واپسی

عمیرہ احمد

فہرست

پیش لفظ

''واپسی'' میری تین ٹیلی فلمز کا مجموعہ ہے...... واپسی' سودا اور لباس۔

اس مجموعے میں شامل پہلی ٹیلی فلم واپسی یاسر شاہ کے انگلش ناول Shrine سے ماخوذ ہے۔ میں پاکستانی اُردو یا انگلش ادب پڑھنے کی شوقین نہیں ہوں مگر یاسر شاہ کا یہ ناول مجھے پچھلے سال screen adaptation کے لئے دیا گیا اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ اپنی چھوٹی بڑی خامیوں کے باوجود Shrine پچھلے چند سالوں میں کسی بھی پاکستانی رائٹر کا لکھا جانے والا میرا سب سے پسندیدہ ناول رہا۔ اسے اس کتاب میں آپ تک پہنچانے کا مقصد آپ لوگوں کو Shrine میں اُٹھائے جانے والے ایشوز سے آگاہ کرنا ہے۔ ایشوز نئے نہ سہی مگر انہیں پیش کرنے کا طریقہ بہت نیا اور دلچسپ ہے۔

''سودا'' آپ کو حیران کر دے گی کیونکہ یہ میرے مزاج اور میرے سٹائل کی کہانی نہیں ہے۔ اور آپ اسے پڑھتے ہوئے کبھی بھی یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اسے میں نے لکھا ہے اور اسی لئے مجھے اس پر بہت محنت کرنا پڑی مگر میں نے بہت کم سکرپٹس کو لکھتے ہوئے اتنا انجوائے کیا جتنا میں نے سودا کو لکھتے ہوئے کیا۔

''لباس'' ایک بہت مشکل اور حساس موضوع پر لکھی جانے والی تحریر ہے۔ میں مشکل اور حساس کے الفاظ کیوں استعمال کر رہی ہوں۔ اس کا اندازہ آپ اسے پڑھنے کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔

تینوں ٹیلی فلمز میں ایک theme مشترک ہے اور وہ واپسی ہے...... یہ آپ طے کریں کہ یہ کتاب واپسی ہے یا سمجھوتہ

عمیرہ احمد

واپسی

یاسر شاہ کے

انگلش ناول Shrine

سے ماخوذ شدہ

کردار

مرکزی

1-ماجو (20 سال کا لڑکا)
2-نوشی (35 سال کا آدمی)
3-پائل (20 سال کی لڑکی)
4-جہاں آرا (60 سال کی عورت)
5-اظہر درانی (60 سال کا آدمی)
6- کاکو (60,50 سالہ آدمی)

ثانوی

1-افتخار (اظہر کا بیٹا)
2-اسلم (35,30 سال کا آدمی)
3-چاندنی (25 سالہ لڑکی)
4- گرو (65,60 سالہ آدمی)
5- گلابو (50,60 سالہ آدمی)
6- حجام (45,40 سالہ)
7- گارڈ
8-فال والا
9-میاں ولائت حسین (65,60 سالہ)
10-جمیلہ (40,35 سالہ)
11-دوسری عورت
12-مرد (45,40 سالہ)
13-پتہ بتانے والا
14-چاندنی کا عاشق (45,40 سالہ)
15-اُستاد جی (45,40 سالہ)
16-پائل کا ننھا بچہ
17-پائل کا جوان بیٹا (25,20 سالہ)
18-پولیس والا
19- حجام کا گاہک

لوکیشن

-1 پائل کا گھر
-2 نوشی کا گھر
-3 اظہر کا اپارٹمنٹ
-4 مزار
-5 میاں ولائت حسین کا گھر
-6 ساحلِ سمندر
-7 حجام کی دکان
-8 فٹ پاتھ
-9 پارک
-10 قبرستان
-11 پائل اور اسلم کا گھر
-12 چائے خانہ
-13 ٹرکوں کا اڈہ
-14 گلی
-15 پارکنگ

منظر:1

وقت	:	رات
جگہ	:	پائل کا کوٹھا
کردار	:	پائل

....

کیمرہ کوٹھے کے فرش پر گھنگھرو باندھے بڑی مہارت کے ساتھ تھرکتے قدموں کو فوکس کئے ہوئے ہے۔

گھنگھروں کی آواز ایک خاص لے میں آ رہی ہے۔ پاؤں زور سے بار بار فرش پر اُٹھ اور پڑ رہے ہیں۔

پاؤں ہلکی ہلکی نیم تاریکی میں ہیں یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ رات ہے اور رقص کرنے والا تاریکی میں ہے۔ پاؤں بہت خوبصورت اور پائل نے چوڑی دار پاجامہ زیب تن کیا ہوا ہے۔

کیمرہ پائل کا چہرہ جسم یا آس پاس کی جگہ نہیں دکھاتا صرف تھرکتے پاؤں میں بجتے گھنگھروں کو فوکس کئے رہتا ہے۔

(گھنگھروں کی آواز فلم میں کئی جگہ پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہو گی)

// Cut //

منظر:2

وقت	:	دن
جگہ	:	سڑک
کردار	:	ماجو

....

کیمرہ تیل کی اُن بوتلوں والے ہینگر کو فوکس کرتا ہے۔ جو ماجو کے ہاتھ میں ہے۔ ماجو سڑک پر چل رہا ہے۔ اور اُس کے اُٹھتے قدموں کے ساتھ ساتھ بوتلیں کھڑکھڑا رہی ہیں۔

کیمرہ ماجو کا چہرہ یا جسم نہیں دکھاتا صرف چلتے ہوئے آدمی کے ہاتھ میں اُس سٹینڈ کو فوکس کرتا ہے جن کے اندر بوتلیں قدموں کی حرکت کے ساتھ کھڑکھڑا رہی ہیں اور اُن کی کھڑکھڑاہٹ عجیب سا شور پیدا کر رہی ہے......(کھڑکھڑاہٹ نما یہ شور پوری فلم میں کئی بار اہم جگہوں پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگا)

// Cut //

منظر:3

وقت	:	دن
جگہ	:	سڑک
کردار	:	نوشی

....

کیمرہ ہیجڑوں کے انداز میں تالیاں بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ جو نوشی کے ہاتھ ہیں۔ نوشی سڑک پر چل رہا ہے اور چلتے ہوئے تالیاں پیٹ رہا ہے۔

کیمرہ نوشی کا چہرہ یا جسم نہیں دکھاتا صرف تالی بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ جو بھدّے ہیں اور اُن پر نیل پالش لگی ہے۔ ہاتھوں میں انگوٹھیاں اور چوڑیاں بھی ہیں (خاص انداز میں بجائی جانے والی تالیوں کی یہ آواز فلم میں کئی جگہوں پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگی)

// Cut //

منظر:4

وقت : دن

جگہ : فٹ پاتھ

کردار : ماجو، افتخار

....

ماجو فٹ پاتھ پر اپنی بوتلیں اپنے سر کے پاس رکھے گہری نیند سویا ہوا نظر آ رہا ہے۔

بوتلوں والے اسٹینڈ میں ایک پتلی سی رسی بندھی نظر آ رہی ہے جو اُس کی لائی کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔

اُس کے کپڑے میلے، بوسیدہ اور پیوند زدہ ہیں۔

کیمرہ اس کے جسم اور بوتلوں کو دکھاتے دکھاتے اُس کے چہرے کو فوکس کر لیتا ہے۔ اور یک دم اُس کے چہرے اور جسم پر بہت زیادہ کیچڑ نما پانی آ کر گرتا ہے۔

ماجو ہڑبڑا کر اُٹھتا ہے اور اپنے کپڑوں پر پڑے اُن کیچڑ کے دھبوں کو دیکھتا ہے۔ پھر سڑک پر دور جاتی ہوئی اُس شاندار کار کو دیکھتا ہے۔ جو اُس کے قریب فٹ پاتھ سے کچھ فاصلے پر موجود پانی کے ایک گڑھے سے تیزی سے گزرتے ہوئے اُس پر چھینٹے اُڑا کر گئی ہے۔

اُس کے ماتھے پر یک دم بل نمودار ہوتے ہیں چہرے سے کیچڑ پونچھتا ہوا وہ اُس سمت چہرہ کر کے زیرِ لب کچھ گالیاں نکالتا ہے جس طرف وہ گاڑی گئی ہے۔

گاڑی تب تک غائب ہو چکی ہے۔

بہت صبح کا وقت ہے اور ابھی سڑکوں پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے۔

ماجو اپنا چہرہ صاف کرنے کے بعد قمیض پر سے بھی کیچڑ صاف کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس کوشش میں وہ کیچڑ کو کپڑوں پر مزید پھیلا دیتا ہے۔ اور اپنے ہاتھوں کو بھی آلودہ کر لیتا ہے۔

سر کھجاتے ہوئے وہ ایک بار پھر فٹ پاتھ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرتا ہے۔

مگر آنکھیں فوری طور پر بند کرنے کی بجائے وہ سر کے پاس پڑی بوتلوں والے اسٹینڈ کو گھورنے لگتا ہے۔ وہ یک ٹک اُن بوتلوں کے اندر موجود تیل پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

تبھی وہ گاڑی ایک بار پھر سڑک پر نمودار ہوتی ہے اور اسی تیز رفتاری سے سڑک پر گزرتے ہوئے ایک بار پھر پانی کے اس گڑھے سے ماجو پر چھینٹے اُڑاتی ہوئی گزرتی ہے۔

ماجو کرنٹ کھا کر غصے میں اُٹھتا ہے۔ اور اس بار بلند آواز میں گاڑی کے عقب میں آواز لگاتا ہے۔

ماجو: حرام زادے......

بے غیرت......

گاڑی تب تک کچھ فاصلے پر نظر آنے والے ایک گھر کے کھلے گیٹ سے اندر جا رہی ہوتی ہے۔ چوکیدار گیٹ بند کر رہا ہے جبکہ ماجو ایک بار پھر اپنی آستینوں اور ہاتھوں کے ساتھ طیش کے عالم میں فٹ پاتھ پر بیٹھا کیچڑ صاف کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ کچھ بڑبڑا بھی رہا ہے۔

// Cut //

منظر:5

وقت	:	دن
جگہ	:	نوشی کا گھر
کردار	:	نوشی

....

کیمرہ نوشی کے چہرے کو فوکس کئے ہوئے ہے۔ نوشی سو رہا ہے مگر اُس کا چہرہ میک اپ سے لتھڑا ہوا ہے۔

یک دم الارم کی آواز پر نوشی بڑبڑا کر اٹھتا ہے اور چارپائی کے سرہانے پڑی تپائی پر رکھا الارم بند کرتا ہے۔

پھر نیم تاریک کمرے میں نظر ڈالتا ہے۔

نوشی الارم بند کر کے چارپائی پر بیٹھا بیٹھا جمائی لیتا ہے اور سرہانے پڑا دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتا ہوا چارپائی سے ٹانگیں نیچے کرتا ہے اور جوتا ڈھونڈنے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر:6

وقت	:	دن
جگہ	:	نوشی کا گھر (صحن)
کردار	:	نوشی

....

نوشی صحن میں نل کے پاس پنجوں کے بل بیٹھا اپنے چہرے پر پانی کے چھپاکے مار رہا ہے۔ پانی اپنے ساتھ اُس کے چہرے کا پاؤڈر اور غازہ اُتار رہا ہے اُس کا کاجل اور پھیل رہا ہے وہ چہرے کو زور زور سے رگڑ رہا ہے۔ پھر پانی کا ایک اور چھپاکہ مار کر نیچے فرش پر بہتے اور نالی میں جاتے ہوئے پانی کو دیکھتا ہے۔

کیمرہ نالی کے پانی کو فوکس کرتا ہے۔

// Cut //

منظر:7

وقت : دن
جگہ : پائل کا گھر
کردار : پائل

....

کیمرہ فرش پر گرتے پانی کے قطروں کو فوکس کرتا ہے جو آہستہ آہستہ فرش پر پانی کو پھیلا رہے ہیں۔

پھر کیمرہ فرش سے آہستہ آہستہ اوپر جھولتی ہوئی لٹوں کو دکھاتا ہے جن سے گرنے والا پانی فرش کو گیلا کر رہا ہے۔

پائل اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سٹول پر بیٹھی شیشے میں کچھ عجیب سے انداز میں پلکیں جھپکائے بغیر اپنا چہرہ دیکھ رہی ہے۔

وہ ابھی ابھی نہا کر باہر نکلی ہے اور صرف اُس کے بالوں سے ہی پانی نہیں نچڑ رہا بلکہ اس کے چہرے پر بھی پانی کے قطرے ہیں وہ شیشے میں سے کمرے کے نظر آنے والے عکس کو دیکھتی ہے۔ گردن موڑے بغیر صرف آنکھوں کو حرکت دیتے ہوئے ...... کمرے میں پڑے ڈبل بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر شراب کی بوتل اور گلاس نظر آ رہے ہیں۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر موتیے کے کچھ گجرے اور کچھ ٹوٹے پھوٹے ہار بھی پڑے ہیں۔ بیڈ کی چادر تقریباً ایک طرف سے فرش پر لٹکی ہوئی ہے تکیے بے ترتیب ہیں اور بیڈ پر سلوٹیں ہیں۔

کمرے کے ایک طرف پڑے صوفے کے سامنے ٹیبل پر کھانے کے کچھ برتن

اوندھے سیدھے پڑے ہیں ایک پلیٹ میں چند ٹھنڈے سیخ کباب نظر آ رہے ہیں۔

وہ آئینے سے کمرے کو دیکھتے ہوئے یک دم اپنے لمبے گیلے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتی ہے اور اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

(گھنگھروؤں کی آواز)

// Cut //

منظر:8

وقت	:	دن
جگہ	:	حجام کی دکان
کردار	:	ماجو

....

ایک گندے اور تنگ سے حمام کے اندر ماجو ٹوٹے پھوٹے شاور کے نیچے کھڑا ہے۔ نلکا گھماتے ہوئے وہ شاور کھولتا ہے۔ پانی کی پتلی سی دھار اُس کے چہرے پر گرتی ہے۔ اور کیچڑ کو دھولے جاتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کیے اپنے سر پر پانی گرنے دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے وہ اس وقت کہیں اور پہنچا ہوا ہے۔

// Intercut //

منظر:9

(خیال)

وقت	:	دن
جگہ	:	باتھ روم
کردار	:	ماجو

....

ماجو ایک شاندار سے باتھ روم کے اندر شاور کے نیچے کھڑا ہے اور شاور کی بھرپور دھار اُس کے جسم پر پڑ رہی ہے۔ وہ مسکرا رہا ہے یوں جیسے سر پر گرتے پانی سے محظوظ ہو رہا ہے۔

// Cut //

منظر:8

وقت : دن
جگہ : حجام کی دکان
کردار : ماجو

....

ماجو شاور کے نیچے کھڑا ایک دم آنکھیں کھول دیتا ہے اور کچھ حیرانگی سے اوپر شاور کو دیکھتا ہے جس میں اب پانی کی دھار بہت پتلی ہوگئی ہے۔ وہ چند لمحے تک سر اوپر کئے شاور سے ٹپکتے پانی کو دیکھتا رہتا ہے جو اب اُس کے ماتھے پر گر رہا ہے۔

(بوتلوں کی کھڑکھڑاہٹ)

// Cut //

منظر:10

وقت : دن
جگہ : حجام کی دکان
کردار : ماجو، حجام، گاہک

....

ماجو حجام کی دکان میں لگے شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں تیل لگا رہا ہے حجام پاس پڑی کرسی پر بیٹھے گاہک کی شیو بنانے میں مصروف ہے۔

ماجو بالوں میں تیل لگانے کے بعد سامنے شیشے کے پاس پڑی ایک اخبار اُٹھا کر اپنے ہاتھ رگڑتا ہے وہ ہاتھوں میں لگا تیل صاف کر رہا ہے۔ اخبار انگلش ہے اور اُس پر ایڈز کے بارے میں ایک بڑا سا اشتہار چھپا ہوا ہے مگر ماجو ہاتھ صاف کر کے اخبار ایک طرف پھینک دیتا ہے اور جیب سے ایک کنگھی نکال کر بالوں میں پھیرنے لگتا ہے

حجام اسے مخاطب کرتا ہے

حجام: افضل کا خط آیا ہے......
تمہیں سلام کہہ رہا ہے۔

بے اختیار مسرور ہو کر

ماجو: کویت سے؟

حجام: ہاں کویت سے......

ماجو: کیا کام مل گیا اسے؟

حجام: ہاں......عیش کر رہا ہے
اس نے تو بیٹھے بٹھائے دن

پھر گئے...... نہ وہ سیٹھ اُسے
ملتا...... نہ اسے باہر لے جاتا......تو وہ
آج تمہاری طرح پھر کسی کی مالش کے
لئے ہی جا رہا ہوتا......اسی کو دن
پھرنا کہتے ہیں......اللہ چھپر پھاڑ کر
دیتا ہے جب دینے پر آئے۔

ماجو کا چہرہ کچھ پھیکا پڑتا ہے۔ وہ آئینے میں اپنے بالوں میں کسی سوچ میں ڈوبا کنگھی کرتا رہتا ہے۔

// Cut //

منظر:11

وقت	:	دن
جگہ	:	سڑک
کردار	:	پائل

....

پائل ایک سیاہ لمبی چادر سے خود کو سر تا پیر چھپائے ہوئے ہے۔ وہ اپنے گھر کے چھوٹے گیٹ کو کھول کر باہر آتی نظر آتی ہے۔ پھر سڑک پر آ جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:12

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : کاکو، پائل

....

پائل سڑک پر چل رہی ہے کیمرہ اُس کے اوپر والے حصے کو فوکس کئے ہوئے ہے۔

وہ چلتے چلتے ایک دم ہولے سے مسکراتی ہے

پھر بولنے لگتی ہے اور ساتھ اسی طرح چلتی رہتی ہے۔

پائل: دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے...... تجھے اس وقت نیند نہیں آئے گی...... تو بلی کی طرح جاگتا ہی رہے گا...... یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی گھر میں آئے یا گھر سے جائے اور کاکو کو پتہ نہ چلے۔

وہ اس جملے پر چلتے چلتے رُکتی ہے۔ پھر مڑ کر پیچھے دیکھتی ہے۔ اُس کے بالکل عقب میں اُس کی سیدھ میں چند قدم پیچھے ایک چھوٹے قد کا ادھیڑ عمر آدمی چلا آ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:13

وقت : دن

جگہ : مزار کی سیڑھیاں

کردار : پائل، نوشی، ماجو

....

کیمرہ سیڑھیاں چڑھتے پائل کے پیروں کو فوکس کرتا ہے پاؤں اُسی طرح مہندی سے سجے خوبصورت ہیں مگر اب اس میں گھنگھرو نہیں ہیں۔ اور جوتے بھی نہیں ہیں۔

پائل سیاہ چادر میں خود کو اچھی طرح چھپائے سیڑھیاں چڑھ رہی ہے۔

کیمرہ اُس سے کچھ پیچھے تالیاں بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ نوشی اب بھی تالیاں بجا رہا ہے مگر اب وہ بھی پائل کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتا نظر آ رہا ہے۔

(بیک گراؤنڈ میں گھنگھروؤں کی آواز تالیوں کی آواز میں مدغم ہوتی سنائی دے رہی ہے۔)

کیمرہ اب عورتوں کا لباس پہنے سجے سنورے نوشی سے ہوتا ہوا اُس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ماجو پر فوکس ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں پکڑی بوتلوں والے سٹینڈ پر...... پھر ماجو کے چہرے پر۔

(کھڑکھڑاتی بوتلوں کی آواز اب گھنگھروؤں اور تالیوں کی آواز میں مدغم ہو گئی ہے اور تینوں آوازیں مل کر ایک عجیب سی لے پیش کر رہی ہیں۔)

تینوں دوست آگے پیچھے مزار کی سیڑھیاں چڑھتے نظر آ رہے ہیں۔

(بیک گراؤنڈ میں گھنگھروؤں تالیوں اور بوتلوں کا شور سنائی دے رہا ہے۔)

// Cut //

منظر:14

وقت : دن

جگہ : مزار کے قریب میدان

کردار : ماجو، پائل، نوشی

....

تینوں ایک درخت کے نیچے بیٹھے چائے کے کپوں میں rusk ڈبو ڈبو کر کھا رہے ہیں۔ پائل باری باری دونوں کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پائل: تم دونوں آج پھر اُداس ہو کیا ہوا ماجو؟ ...... اور نوشی اب کب تک زویا کے لئے منہ لٹکائے پھرے گی۔

نوشی: میرے سے مذاق نہ کر پائل میرا جی اچھا نہیں ہے۔

پائل: اور کتنے دن اپنا جی اس طرح بُرا کر کے پھرے گی ...... کچھ ہوش کے ناخن

لے نوشی ...... زویا کو مرنا تھا مر گئی ...... تو جیتے جی کیوں زندہ درگور کر رہی ہے اپنے آپ کو

نوشی: (بات بدل کر) تجھے کیا ہوا ہے ماجو؟

پائل: (مذاق اُڑانے والے انداز میں) مجھے تو لگتا ہے اُنہیں گاڑیوں میں سے کسی نے ٹکر ماردی ہے اسے جن کی تصویریں اکٹھی کرتا پھرتا ہے۔

نوشی: کیوں رے ماجو......؟

پائل: شکل دیکھو اور شوق دیکھو ...... 20 لاکھ سے کم کی گاڑی پر تو نظر ٹکتی نہیں ہے اس کی ...... کیوں بے بولتا کیوں نہیں ہے آج؟

ماجو: کیا بولوں؟

پائل: کچھ بول...... پر بول تو سہی

ماجو: (ایک سگریٹ سلگاتے ہوئے) افضل کو کویت میں بڑی اچھی نوکری مل گئی ہے۔

نوشی: وہ تیرا مالشیا یار؟

ماجو: ہاں آج صادق حجام نے بتایا مجھے...... اس نے خط لکھا تھا اُسے...... قسمت دیکھو سالے کی ...... وہ میری جگہ

بیٹھا تھا اُس رات مالش کا
سامان لے کر...... میں
تم لوگوں کے پاس بیٹھا رہا
اور وہ سیٹھ اُسے لے اڑا

مذاق اُڑانے والے انداز میں

نوشی: کوس...... پھر جی بھر کے
کوس ہمیں...... گالیاں
دے...... ہماری وجہ سے
تمہیں اُس رات دیر نہ ہوتی
تو اب تو عربوں کی مالش
کر رہا ہوتا۔

رنجیدہ ہو کر

ماجو: تم لوگوں کو کیا کوسوں......
اپنی تو قسمت ہی خراب ہے
......سڑک پر بیٹھے ہیں......
سڑک پر ہی مر جائیں گے
لوگوں کی مالشیں کرتے
کرتے ......تم دونوں تو پھر
بھی اچھے ہو...... گھر ہے
تم دونوں کا...... میرا کیا ہے

اُس کا کندھا تھپکتے ہوئے

پائل: سر پہ کھڑی ہر چھت گھر نہیں ہوتی
ماجو......تو سڑک پر ہے پر
آزاد تو ہے نا...... اپنی مرضی
سے تو جی رہا ہے...... میری طرح
قید میں تو نہیں ہے۔

مذاق اڑانے والے انداز میں

نوشی: آئے ہائے......تم دونوں کی قسمت

خراب ہے......ایک میں ہی
ہوں بھاگ بھری......اپنا تو
گھر بھی ہے......گرو بھی ہے
سکھی سہیلیاں بھی ہیں......
ساری دنیا ہی اپنی ہے
بس ایک خاندان نہیں ہے

افسردگی سے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ

پائل: اپنا بھی گھر ہو جائے گا جب
میں اور اسلم..............
....
....
....

چائے پیتے پیتے نوشی کو بے اختیار اچھو لگتا ہے۔ پائل بات ادھوری چھوڑ کر غصے میں نوشی کو دیکھتی ہے

کیوں کیا تکلیف ہونے لگی ہے
تم دونوں کو اسلم اور میرے
نام پر......تم دونوں کو برداشت
نہیں ہوتا کہ مجھے ایک سچا پیار
کرنے والا مل گیا ہے۔

ماجو: سچا پیار کرنے والا؟......
ہوش کے ناخن لے پائل......
ہم لوگوں کی زندگی میں جھوٹا
سچا کوئی پیار نہیں ہوتا......
صرف کاروبار ہوتا ہے...... وہی
کاروبار جس کے لئے ہم سڑک پر

ہیں اور تم بازار میں ......

نوشی: تو سچا پیار ایسے کہتی ہے جیسے پان چھالیہ کی بات کر رہی ہو۔

پائل: تو چپ رہ تو نہ مرد نہ عورت تجھے کیا پتہ محبت کا

غصے میں آ کر — نوشی: ہیجڑہ بول رہی ہے مجھے؟

مدافعانہ انداز میں — پائل: میں نے کیا کہا؟

ماجو: تو چپ کر نوشی مجھے سمجھانے دے اسے

پائل: کوئی مجھے کچھ نہ سمجھائے ...... اسلم میری زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد ہے جس کے ساتھ میں شادی کا سوچتی ہوں

بڑبڑاتا ہے۔ — نوشی: اور پھر ساری عمر ماتھے پر ہاتھ رکھ کر روؤں گی

پائل: جب میں اسلم کے ساتھ شادی کے بعد اس مزار پر سلام کرنے آیا کروں گی تو تم لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ میری اور اُس کی محبت سچی ہے۔

بات کاٹ کر غصے سے — ماجو: تو ہے کیا پائل؟ ...... ایک طوائف ...... ناچنے والی عورت

...... اسلم غریب ہے مگر اُس کا خاندان ہے۔ اُس کی ماں بہنیں ہیں وہ ایک بازار کی عورت کو اسلم کی بیوی بن کر اس گھر میں آنے دیں گی؟ ایک ایسی عورت کو جس کے نہ آگے کوئی ہے نہ پیچھے ...... تجھے سمجھ کیوں نہیں آتی کہ وہ تجھ سے محبت نہیں کرتا صرف تجھے استعمال کر رہا ہے۔

پائل اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے یک دم ہاتھ میں پکڑا خالی کپ زور سے زمین پر مارتے ہوئے اُٹھ کر تیزی سے وہاں سے چلی جاتی ہے۔

نوشی آواز دیتا ہے

نوشی: پائل .... پائل ....

ماجو ہونٹ کاٹنے لگتا ہے۔ نوشی ماجو سے کہتا ہے۔

تجھے کیا ضرورت تھی اُس سے ایسی باتیں کرنے کی ...... خوامخواہ دل دکھا دیا اُس

کا......

ماجو: بات تو تُو نے شروع کی تھی

نوشی: (ناراضگی سے) میں نے بازاری عورت کہا تھا اُسے؟

ماجو: اب اپنا غصہ میرے پر مت نکل...... کہا نا دوبارہ آئے گی تو مانگ لوں گا معافی۔

// Cut //

منظر:15

وقت : دن

جگہ : ہیجڑوں کا قبرستان

کردار : نوشی

....

نوشی پنجوں کے بل ایک قبر کے پاس بیٹھا اُسے دیکھ رہا ہے۔اُس کے چہرے پر ملال اور یاسیت ہے قبر پر کچھ تازہ پھول پڑے ہیں

نوشی قبر کو دیکھتے ہوئے تصوّر میں کھو جاتا ہے۔

// Intercut //

منظر:16
(ماضی)

وقت : رات

جگہ : نوشی کا گھر

کردار : نوشی، زویا

....

نوشی اور زویا ایک چارپائی پر چت لیٹے ہوئے ہیں۔ وہ دونوں چھت کو دیکھ رہے ہیں کمرے میں نیم تاریکی ہے۔

چھت کو دیکھتے ہوئے

زویا: تجھے پتہ ہے نوشی مجھے سب سے زیادہ کس چیز سے ڈر لگتا ہے؟

نوشی: کس چیز سے؟

زویا: موت سے

نوشی: کیوں ری موت سے کیوں؟......اس زندگی سے تو اچھی ہی ہوگی موت...... ٹکے ٹکے کے لئے سڑکوں پر ناچنا تو نہیں پڑے گا

نوشی یک دم گردن موڑ کر زویا کا چہرہ دیکھتا ہے جو اسی طرح چھت کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

زویا: نہیں مجھے اس لئے موت سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اگلی زندگی میں بھی میں ہیجڑہ نہ ہوں..........

....

....

ایک زندگی کی تو کوئی بات نہیں مگر بار بار ہیجڑہ بن کر جینا...... نہ ری یہ مجھ سے نہیں ہوگا...... ......میں چاہتی ہوں جب میری روح میرے جسم سے نکلے تو یہ جسم یہیں...... ادھر اس دنیا میں ہی ختم ہو جائے...... یہ اگلی دنیا میں میرے ساتھ نہ جائے...... بے جنس جسم کس کام کا؟...... اگلی دنیا میں عورت بنوں چاہے مرد......مگر انہیں دونوں میں سے کچھ بنوں میں...... ہیجڑہ بن کر تماشہ نہ بنوں میں

// Cut //

منظر:15

وقت : دن
جگہ : ہیجڑوں کا قبرستان
کردار : نوشی

....

نوشی قبر پر نظریں گاڑے بیٹھا ہے اُس کے گالوں پر آنسو بہہ رہے ہیں۔ قبر پر پڑے چند پھول ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ قبر کے اوپر سے لڑھک کر کچھ دور جاتے ہیں۔

// Cut //

منظر:17

وقت : دن
جگہ : پائل کا گھر (بڑا ہال)
کردار : کاکو، جہاں آرا بیگم

....

کیمرہ فرش پر گلاب اور موتیے کے مسلے ہوئے پھولوں کو فوکس کرتا ہے۔ جنہیں کاکو جھاڑو کے ساتھ اکٹھے کر رہا ہے۔

تبھی جہاں آرا بیگم ایک پان منہ میں رکھتے ہوئے اندر داخل ہوتی ہے اور کاکو کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: تیرا کام ابھی تک ختم نہیں ہوا کاکو؟

کاکو: بس ہو گیا بی جان

جہاں آرا بیگم پان چباتے ہوئے ایک طرف رکھے تخت پر بیٹھتی ہے۔

جہاں آرا: تو بھی بوڑھا ہوتا جا رہا ہے کاکو...... ہاتھ پیر ڈھیلے پڑنے لگے ہیں تیرے......

بات کرتے کرتے گہری سانس لیتی
ہے جیسے اُسے کچھ یاد آتا ہے۔
کاکو اپنے کام میں مصروف
اپنے کوڑے کو کوڑے دان
میں ڈالنے میں مصروف
ہے۔

ایک زمانہ تھا جب
پھرکی کی طرح گھومتا
تھا تو...... آہ ہاہ......
کیا زمانہ تھا وہ......
جب گوریا زندہ تھی
تب تو اس کوٹھے کو
بھاگ لگے ہوئے تھے
......ارے دن رات
میں فرق کرنا مشکل ہو
جاتا تھا اتنے لوگ ہوتے
تھے یہاں...... یاد ہے۔
نا تجھے کاکو؟

پوچھتی ہے۔

کاکو: جی بی جان

جہاں آرا: کیا ٹھاٹھ تھے تب...... یہ لمبی
گاڑیاں...... اور یہ گاڑیوں
کی لمبی قطاریں...... پوری
سڑک بھری ہوتی تھی۔ کئی
بار تو گاڑی نکالتے لوگوں کے
ایکسیڈنٹ ہوئے...... پھر منسٹر
صاحب کو کہہ کر یہاں ٹریفک
پولیس والا کھڑا کروایا......
سب گوریا کی وجہ سے تھا وہ
قتل کیا ہوئی میرا تو کوٹھا اُجڑ
گیا...... یہ پائل، چنچل، چاندی

بے اختیار nostalgic انداز
میں ہنستی ہے۔ پھر کچھ
یاسیت بھرے انداز میں
کہتی ہے۔ جہاں آرا اب

جیسے اپنے آپ سے باتوں
میں مصروف ہے۔

کوئی ایک بھی اُس کی کلاس
کی نہیں ہے...... وہ تو ایک
ہی تھی اپنے نام کی

سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے
ہوئے آہ بھرتے ہوئے

...... ہائے میری گوریا کیسے
بے رحمی سے مارا ظالم نے۔

کاکو ٹوکری اور جھاڑو
اُٹھا کر کھڑا ہوتا ہے۔
اور دروازے کی طرف
جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:18

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : ماجو

....

ماجو فٹ پاتھ پر چل رہا ہے جب اُسے فٹ پاتھ پر ایک اخبار گرا ہوا ملتا ہے۔ وہ لپک کر اُسے اٹھاتا ہے۔ اور اُلٹ پلٹ کر دیکھتا ہے۔ پھر ایک جگہ اُس کی نظر ٹھہر جاتی ہے وہ تیل کی بوتلیں فٹ پاتھ پر رکھتے ہوئے خود بھی نیچے بیٹھ جاتا ہے اور بڑی احتیاط کے ساتھ اخبار میں ایک گاڑی کی تصویر کو پھاڑ لیتا ہے۔

پھر اپنی جیب سے اخبارات کے کچھ دوسرے تراشے نکالتا ہے اور اُس تراشے کو بھی اُن تراشوں کے ساتھ تہہ کر کے رکھ دیتا ہے پھر دوبارہ اُنہیں جیب میں ڈال لیتا ہے۔

// Cut //

منظر:19

وقت : دن

جگہ : پائل کا کچن

کردار : پائل، جہاں آرا، کاکو

....

پائل کچن کے ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کرنے میں مصروف ہے اور کاکو کچن میں برتن دھونے میں مصروف ہے۔ جب جہاں آرا اندر داخل ہوتی ہے اور کاکو سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: چائے کا ایک کپ بنا کر دے کاکو ...... درد سے سر پھٹا جا رہا ہے۔

وہ کہتی ہوئی پائل کے پاس دوسری کرسی کھینچ کر بیٹھتی ہے اور ایک اُبلا ہوا انڈہ چھیلنے لگتی ہے۔ انڈہ چھیلتے ہوئے وہ پائل سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: اگلی شوٹنگ کب ہے تیری؟

پائل: پرسوں

جہاں آرا: کس کی شوٹنگ ہے؟

پائل: جہانگیر بھٹی کی

جہاں آرا: تو پھر تو وہ حرام زادہ
اسلم بھی ہو گا وہاں۔

پائل سلائس کھاتے کھاتے
رُک جاتی ہے اور ناراضگی
سے ماں کو دیکھتی ہے۔
بے حد درشتی سے کہتی
ہے۔

پائل: اماں اب دوبارہ گالی
مت دینا اُسے......
میں نہیں سنوں گی

جہاں آرا ایک دم اپنی
ٹون بدلتے ہوئے کچھ
نرم آواز میں کہتی
ہے۔

جہاں آرا: دیکھ پائل...... میں ماں
ہوں تیری...... دشمن نہیں ہوں
میں سب تیرے فائدے کے لئے
کہہ رہی ہوں۔ اسلم دو ٹکے کا
ایک کیمرہ مین ہے اور کیمرہ مین
سے طوائفیں عشق نہیں لڑاتی۔

پائل: تو نے ہی کہا تھا کہ اُس سے
چکر چلاؤں تاکہ وہ میرے اچھے
شاٹس لے...... شوٹنگ میں
اور مجھے اور فلمیں مل جائیں۔

جہاں آرا: چکر چلانے کو کہا تھا عشق
لڑانے کو نہیں۔

پائل: میں انسان ہوں روبوٹ نہیں

کہ تیرے کہنے پر چلوں اور تیرے
کہنے پر رُک جاؤں...... محبت
کرتی ہوں میں اُس سے اور
ہمیشہ کرتی رہوں گی۔

جہاں آرا: طوائفوں کی زندگی میں محبت
نام کی کوئی شے نہیں ہوتی......
نہ ہونی چاہیے...... سارے مرد
کتے ہوتے ہیں اور ساری طوائفیں
ہڈیاں...... وہ ہڈی کو چوستے
ہیں، بھنبھوڑتے ہیں اور دل
بھر جانے پر پنجوں سے زمین کھود
کر دفن کر دیتے ہیں...... بس
...... وہ کبھی ہڈی کو گلے کا ہار
یا سر کا تاج بنا کر نہیں پھرتے۔

پائل: میں اسی لئے طوائف بنا
نہیں چاہتی۔

جہاں آرا: طوائفیں بنتی نہیں...... ہوتی
ہیں...... تیری ماں اور اُس
کی پیچھے سے سات نسلیں
طوائفیں ہیں پھر تو اپنے آپ
کو کیا سمجھے بیٹھی ہے۔

پائل: پھر میری نسل میں آگے کوئی طوائف
نہیں آئے گی۔ میں اسلم سے شادی
کروں گی۔ عزت سے گھر بساؤں

گی۔

جہاں آرا: محبت اور عزت...... بھول گئی
گوریا کو...... تیرے سامنے کوٹھے
پر آ کر دن دہاڑے مار گیا
تھا اُس کا عاشق...... وہ
بھی اسی طرح اُس کا دم بھرتا
تھا جیسے آج اسلم تیرا۔

پائل: اسلم ایسا نہیں ہے۔

جہاں آرا: وہ مرد نہیں ہے نا اس لئے۔

پائل: مجھے تمہیں اپنی ماں کہتے شرم
آتی ہے...... مائیں بیٹیوں کو
طوائفیں بنا کر اپنی جیبیں بھرتی
ہیں؟

جہاں آرا: مجھے بھی تمہیں بیٹی کہتے ہوئے
شرم آتی ہے...... اے
تجھ سے چاندنی اچھی ہے وہ
اس کوٹھے کی واحد لڑکی ہے
جو گوریا کے آس پاس کہیں بٹھائی
جا سکے...... مرد تلوے چاٹتے ہیں
اُس کے۔

پائل: تو پھر جاؤ نچاؤ چاندنی کو جو
تمہاری طرح کمینی ہے...... میری
جان چھوڑو

غصے میں اُٹھ کر کچن سے نکل جاتی ہے۔ جہاں آرا بلند

آواز میں چیختی ہے۔

جہاں آرا: دیکھا اس کتیا کو...... کس طرح
زبان چلاتی ہے ماں سے
...... ارے کاکو خبردار
یہ آئندہ کہیں اسلم سے
ملی...... ہر جگہ ساتھ جانا
اس کے...... اور اس حرام
زادے کو میں نے نہ پٹوایا تو میرا
بھی نام جہاں آرا نہیں۔

جہاں آرا چہرے پر دھمکی دینے والے انداز میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہوئے اُٹھ کر کچن سے باہر نکل جاتی ہے۔

کاکو چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے کا پکڑے رہ جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:20

وقت : دن

جگہ : فٹ پاتھ

کردار : ماجو، فالؔ والا

....

فٹ پاتھ پر ایک فال والا اپنا طوطا لئے بیٹھا ہے۔ ماجو اُس طوطے والے کے پاس بیٹھا ہے۔

طوطا سامنے پڑے لفافوں سے ایک لفافہ اُٹھا کر فال والے ہاتھ میں دیتا ہے۔ ماجو کہتا ہے۔

ماجو: ہاں کیا کہتا ہے تیرا طوطا آج؟

کارڈ پڑھتے ہوئے

فال والا: تیرے دن پھرنے والے ہیں ماجو

کسی دلچسپی کے بغیر

ماجو: اچھا؟

فال والا: آج کا دن بڑا مبارک ثابت ہونے والا ہے تیرے لئے۔

ماجو: سال کے 365 دنوں میں سے ایک دن کے

مبارک ہونے سے کیا ہوتا ہے؟...... کچھ اور بتا

فال والا: آج تو کسی سخی سے ٹکرائے گا

ماجو: ٹکرا چکا صبح سویرے ......اُس کی گاڑی کیچڑ کا لیپ کر کے گئی میرے منہ پر سب ....دن پھرنے والے ہیں......سخی سے ٹکرائے گا...... یہ ہے میری قسمت کا حال۔

ناراضگی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اپنا تیل کی بوتلوں والا سٹینڈ بھی اُٹھالیتا ہے۔ فال والا دوبارہ کارڈ لفافے کے اندر ڈال کر رکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:21

وقت : دن
جگہ : چھت
کردار : نوشی

....

نوشی چھوٹی سی چھت پر ایک ڈائجسٹ ہاتھ میں لئے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہے۔ وہ ڈائجسٹ پڑھنے کے ساتھ ساتھ وقفے وقفے سے چھت پر کچھ دور دانہ چگتے کبوتروں کے سامنے اپنے پاس پیالے میں پڑا دانہ بھی پھینک رہا ہے۔ تبھی نیچے سے گرو کی آواز آتی ہے۔

گرو: نوشی ......اے نوشی ...... کم بخت نیچے آئے گی یا میں اوپر آؤں ...... نوشی ......اے نوشی ......مرگئی کیا؟

نوشی ڈائجسٹ بند کر کے ڈھیلے انداز میں گہرا سانس لیتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

// Cut //

منظر:22

وقت : دن
جگہ : نوشی کا گھر
کردار : نوشی، گرو

....

گرو ایک چارپائی پر تکیے کا سہارا لئے ہوئے نیم دراز ہے نوشی اندر آتا ہے۔ گرو غصے میں کہتا ہے۔

گرو: کہاں مرگئی تھی ......آوازیں دے دے کر حلق خشک ہو گیا میرا۔

نوشی: کبوتروں کو دانہ ڈال رہی تھی

گرو: کبوتروں کی اتنی خدمت نہ کر......گرو کی خدمت کر کے دعائیں لے میری ......تاکہ تیری زندگی سنور جائے ......چل پانی پلا مجھے۔

نوشی: زندگی ہو گی تو سنورے گی۔

بڑبڑاتے ہوئے باہر جاتا ہے۔

گرو: اس کا بھی دماغ ہی

خراب ہو گیا ہے......
اسے زویا تو کیوں مر گئی

نوشی دوبارہ پانی کا گلاس لے کر اندر آتا ہے اور گرو کو دیتا ہے گرو پانی پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

گرو: چل ٹانگیں دبا میری

نوشی چارپائی پر بیٹھ کر گرو کی ٹانگیں گود میں رکھتا ہے اور اُنہیں دبانے لگتا ہے۔

گرو پانی پینے کے بعد گلاس نیچے فرش پر رکھتا ہے۔

پھر نوشی سے کہتا ہے۔

گرو: اور کتنے دن سوگ چلے گا تیرا...... زویا تو مر گئی اور بس گئی اب تو کتنے دن یہ روتی صورت لے کر پھرے گی۔

نوشی: کیا سوگ گرو جی...... مجھ جیسی کا کیا سوگ...... میرا تو بس کلیجہ منہ کو آتا ہے جب میں سوچتی ہوں کہ ظالموں نے کتنی بے رحمی سے اُسے مار کر سڑک پر پھینکا تھا...... ارے اس بے چاری نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔

گرو: پر اب تو اُس کے لئے کتنے دن ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے گی...... ایسے نہیں گزرتی زندگی میری جان...... اے زویا میری بچی تھی مجھے

دکھ نہیں ہے کیا اُس کا ......مگر کیا کریں...... یہاں تو اتنے بڑے بڑے لوگ دن دیہاڑے قتل ہو جاتے ہیں اور کوئی پکڑنے والا نہیں ہوتا پھر ایک ہیجڑے کی موت پر کون سا طوفان آئے گا۔

نوشی: آج زویا ماری گئی کل میں پھر......

گرو: (بات کاٹ کر) ارے میری بچی کیوں سوچتی ہے ایسے...... ارے کام میں دل لگا...... کچھ نہیں ہوگا تجھے...... گرو کی دعا ہے تیرے ساتھ۔

نوشی: تو کیا زویا کے ساتھ تمہاری دعا نہیں تھی؟

گرو ناراضگی سے ایک ٹانگ اُسے دے مارتا ہے۔

گرو: ارے گرو سے سوال کرتی ہے ......گرو کو طعنہ دیتی ہے۔

نوشی: غلطی ہو گئی گرو جی۔

گرو: (چارپائی سے اُٹھتے ہوئے) کام پر جانا شروع کر دیوں گھر بٹھا کر گرو تجھے کہاں سے کھلائے گا تو بیوی ہے میری کیا؟

// Cut //

منظر:23

وقت : دن

جگہ : پائل کا کوٹھا

کردار : پائل، اُستاد جی، جہاں آرا

....

پائل فرش پر جہاں آرا اور اُستاد جی کے سامنے دوپٹہ کمر سے باندھے ڈانس کی پریکٹس کر رہی ہے وہ پاؤں میں گھنگھرو باندھے ہوئے ہے۔

اُستاد جی طبلہ بجا رہا ہے وہ ایک ادھیڑ عمر آدمی ہے اور پان چبا رہا ہے۔ جہاں آرا بھی پان چبا رہی ہے اور اُستاد جی کے پاس بیٹھی تکیے سے ٹیک لگائے اپنے گھٹنے پر ہاتھ سے طبلے کی تال کے ساتھ تال دے رہی ہے۔

وہ اس وقت پائل کو ناراضگی سے دیکھ رہی ہے۔ جو اُس کی مرضی کے مطابق ناچ نہیں پا رہی۔

جہاں آرا غصے میں کہتی ہے۔

جہاں آرا: ایڑھی پہلے...... کم بخت
......ایڑھی پہلے......
گھنگھروؤں کی آواز طبلے
کی آواز میں دبنی نہیں
چاہیے ......لوگ یہاں

طبلہ سننے نہیں آتے......
وہ سننا ہو تو اُستاد
کو گھر بلوا لیا کریں
کندھے سیدھے کر......جسم میں
لوچ لا...... یوں مُردوں کی
طرح مت ناچ

پائل اُس کی ہدایات کے مطابق رقص کے انداز میں تبدیلیاں لاتی ہے مگر اُس کے چہرے پر بیزاری صاف نمایاں ہے۔ مگر اُس کے پاؤں کی حرکت اب بہتر ہو گئی ہے جہاں آرا اب کچھ مطمئن نظر آ رہی ہے مگر اُس کی نظریں اب بھی بڑی باریک بینی سے پائل کے پیروں کی حرکت پر جمی ہے۔ وہ اُنہیں دیکھتے دیکھتے گہری آہ بھرتی ہے اور اُستاد جی سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: یہاں گوریا ہوتی تو
اس تال پر اس حال
میں آگ لگا دیتی۔

اُستاد جی سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

اُستاد جی: بے شک...... بے شک

جہاں آرا: یوں بجلی کی طرح تھرکتے
تھے اُس کے پیر......
کہ پل میں یہاں ہوتی
......تو پل میں وہاں
......آپ کو یاد
ہے اُستاد جی پہلی فلم
میں پہلے ڈانس کے
پہلے ہی منظر پر کیا
Clap ملی تھی اُسے سینما میں......

	...... وہ ناچتی نہیں نچوا دیتی
بات کرتے کرتے گہری	تھی مردوں کو
آہ بھرتی ہے۔	
پائل اُس کی	
باتیں سنتے ہوئے	
تھرکتی رہتی ہے	
اُستاد جی کہتا ہے	اُستاد جی: یہ بھی اچھی ہے بی جان
	...... اور اچھی ہو جائے
	گی کچھ وقت گزرتے ہی
	...... رقص محنت مانگتا
	ہے...... ریاض مانگتا ہے۔
بات کاٹ کر	جہاں آرا: نہ اُستاد جی گوریا کے
	برابر تو اس کوٹھے کی
	کوئی لڑکی کھڑی نہیں ہو
	سکتی ...... وہ تو سیکھی
	سکھائی تھی ...... پانچ
	سال کی عمر میں گھنگھرو
	باندھ کر یوں پیر مارتی
	تھی کہ کوٹھا نہیں دل
اُستاد سے بات کرتے	ہلا دیتی تھی...... اور
کرتے یک دم پائل سے	ایک یہ ہے...... کمر
تقریباً چلاتے ہوئے	میں لوچ لا کمینی ......
غصے میں کہتی ہے۔	ادائیں دیکھنے آتے ہیں مرد
اور سامنے پڑا	یہاں ...... ورنہ صرف عورت

گلدان پائل کے	چاہیے ہو تو گھروں میں
پیروں پر دے مارتی	بیویاں نہیں ہیں کیا۔
ہے۔ پائل پھرتی سے	
خود کو بچاتی ہے۔	

اور ناراضگی کے ساتھ مگر اس بار دماغ کو کچھ زیادہ حاضر رکھتے ہوئے جسم میں لچک لاتے ہوئے دوبارہ رقص شروع کرتی ہے۔

جہاں آرا اسے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر تالی بجاتے ہوئے طبلے کے ساتھ تال دے رہی ہے اور پائل کے پیروں پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

// Cut //

منظر:24

وقت : دن

جگہ : نوشی کا کمرہ

کردار : نوشی

....

نوشی اپنے کمرے میں چارپائی پر جیولری کا ایک ڈبہ لے کر بیٹھا ہے۔ وہ چارپائی پر چوکڑی مارے بیٹھا ہے۔ سامنے سرہانے پر ایک شیشہ دھرا ہوا ہے۔

نوشی جیولری کے ڈبے میں ہاتھ مارتے ہوئے رنگ برنگی سستی جیولری کو باری باری ہاتھ پر رکھ کر دیکھتا ہے یوں جیسے وہ یہ طے نہ کر پا رہا ہو کہ اسے کون سی جیولری پہننی ہے۔

پھر یک دم وہ جیولری چھوڑ کر بستر پر پڑی فاؤنڈیشن کی بوتل سے فاؤنڈیشن نکال کر ہاتھوں پر مل کر چہرے پر رگڑنے لگتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ آئینے میں اپنا عکس بھی دیکھ رہا ہے۔

آدھے چہرے پر بے ڈھنگے طریقے سے فاؤنڈیشن لگا کر وہ ہونٹوں پر لپ اسٹک لگانے لگتا ہے۔ مگر اُس کا ذہن کہیں اور اُلجھا ہوا ہے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اُس کا دل اس کام میں نہیں لگ رہا۔

یک دم وہ لپ اسٹک پھینکنے والے انداز میں چارپائی پر پڑے ڈبے میں پھینکتا ہے اور پھر اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:25

وقت : دن

جگہ : سڑک......

کردار : ماجو، ڈرائیور، ڈبہ پھینکنے والا بچہ

....

ماجو سڑک کے کنارے ایک فٹ پاتھ پر بیٹھا ہے۔ وہ سڑک پر گزرنے والی رنگ برنگی گاڑیوں کو دیکھ رہا ہے۔ گاڑیوں کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے بعض لوگ فاسٹ فوڈ کھا رہے ہیں۔

ماجو پاس سے گزرتی گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں کی جھلک دیکھتا ہے پھر اپنا تیل سے چپڑا ہوا سر کھجاتا ہے۔

اس کے پاس سڑک سے گزرنے والی ایک گاڑی کی کھڑکی سے ایک بچہ سوفٹ ڈرنک کا سڑا والا ایک بند گلاس اور برگر کا ایک ڈبہ باہر پھینکتا ہے۔

ماجو کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے کچھ فاصلے پر گری ان دونوں چیزوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر اپنے دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ اپنے سر کو ایک بار پھر کھجاتا ہے۔

پھر اُٹھ کر فٹ پاتھ کے قریب پڑے اُس گلاس کے پاس جاتا ہے اور سڑا منہ میں لئے ہوئے اندر موجود تھوڑی بہت سوفٹ ڈرنک پینے کی کوشش کرتا ہے۔

اس میں ناکام رہنے کے بعد وہ ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے گلاس کا ڈھکن اُتار دیتا ہے اور پھر گلاس کو ٹیڑھا کر کے سڑا کے ساتھ اُس طرح اکٹھی ہونے والی سوفٹ ڈرنک کو پیتا

ہے پھر برگر کا ڈبہ اُٹھا کر کھولتا ہے۔

اندر چند ہڈیاں اور کیچپ کے چند کھلے ہوئے پیکٹ اور نیپکن ہیں۔

ماجوان ہڈیوں کو منہ میں ڈالتے ہوئے اُن پر لگا ہوا بچا کھچا مواد کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ ساتھ ساتھ وہ کیچپ کے کھلے ہوئے پیکٹ کو چوستا ہے۔ اور نیپکن کو اُٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے۔

پھر دوبارہ وہ ہڈیوں کو چوسنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:26

وقت : دن

جگہ : پائل کا کمرہ

کردار : چاندنی، پائل

....

چاندنی بیڈ پر بیٹھی اپنے پیروں کے ناخن پر نیل پالش لگا رہی ہے سرخ رنگ کی ......کیمرہ اس کے خوبصورت پیروں کو فوکس کرتا ہے۔

تبھی پائل اندر داخل ہوتی ہے۔ وہ کچھ ناراضگی سے چاندنی کو دیکھتی ہے جو خود بھی بڑے طنزیہ انداز میں پائل کو دیکھتی ہے۔

پائل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہوتی ہے اور ایک سرخ لپ اسٹک اُٹھا کر اپنے ہونٹوں پر لگاتی ہے۔

چاندنی نیل پالش لگاتے ہوئے کنکھیوں سے اُسے دیکھی ہے۔

پائل الماری کی طرف جاتی ہے اور اُسے کھول کر اندر سے ایک سیاہ چادر نکالتی ہے اور اوڑھنے لگتی ہے۔ تبھی چاندنی کے موبائل پر کال آنے لگتی ہے۔

وہ بیڈ پر پڑا موبائل اُٹھا کر بڑے انداز سے کہتی ہے

چاندنی: ہائے جان...... کیسے ہو؟ ......میں تمہارے ہی بارے میں سوچ رہی تھی

پائل اُس کے اس جملے
پر نفرت بھری نظر
سے چاندنی کو دیکھتی
ہے۔ چاندنی بھی
اُسے دیکھتی ہے مگر
اُس کے ہونٹوں
پر مسکراہٹ ہے اور
وہ بات جاری رکھتی
ہے۔ پائل اب جوتا
بدل رہی ہے۔

بلکہ ابھی تمہاری تصویر
دیکھ رہی تھی ....

....

قسم سے .... کیا
ہوا؟ .... تمہاری بیوی
بھی پاگل ہے ...... چھوڑو
جانے دو اسے .... تم
کیوں پریشان ہوتے ہو
ڈارلنگ .... میں
ہاں ...... ہاں کیوں نہیں چلوں
گی .... تم ملو مجھ سے میں
بس تیار ہوتی ہوں
...... ہاں ایک گھنٹہ میں
لے لینا مجھے ...... ہائے
I love you too.

قہقہہ لگا کر ہنستی ہے
کہتی ہے اور فون
رکھتی ہے۔

پائل تب تک جوتا پہن کر کمرے سے نکل جاتی ہے چاندنی کچھ پر سوچ انداز میں نیل پالش کی بوتل کو اوپر نیچے ہلاتے ہوئے جاتی ہوئی پائل کو دیکھتی ہے۔

// Cut //

منظر:27

وقت : دن
جگہ : پارک
کردار : ماجو، پولیس والا

....

ایک پولیس والا پارک میں ایک درخت کے نیچے لکڑی کی بینچ پر بیٹھا ہے۔ ماجو اُس کے عقب میں بنچ کی دوسری طرف کھڑا اُس کے بالوں میں تیل کی مالش کر رہا ہے۔

پولیس والے کی آنکھیں بند ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ ماجو سے اسی طرح آنکھیں موندے کہتا ہے۔

پولیس والا: چل اب میرے پیروں
کی بھی مالش کر۔

ماجو کچھ کہے بغیر تیل
کی بوتل اُٹھا کر پولیس
والے کے سامنے آ کر
زمین پر بیٹھ جاتا ہے
اور اُس کے بوٹ
اور جرابیں اُتار

کر اُس کے پاؤں گود میں رکھتا ہے اور اُنہیں تیل لگاتے ہوئے اُن کی مالش شروع کرتا ہے۔ پولیس والا بڑے آرام سے پاؤں پسارے بیٹھا ہے پھر یک دم وہ گھڑی دیکھتے ہوئے جیسے ہڑبڑاتا ہے۔

پولیس والا: مجھے تو تھانے پہنچنا ہے ......دیر ہوگئی......چل جلدی جرابیں چڑھا اور جوتے پہنا

ماجو: جی اچھا

تابعداری سے جرابیں چڑھا کر بوٹ پہناتا ہے۔ پولیس والا اُتنی دیر میں جیب سے ایک کنگھی نکال کر اپنے بال سنوارتا ہے اور جھک کر ماجو کے کندھے پر رکھے کپڑے سے ہاتھ صاف کرتا ہے اور پھر ٹوپی بیلٹ میں اڑس لیتا ہے۔ ماجو تب تک جوتے پہنا چکا ہے۔ پولیس والا اُٹھ کر کھڑا ہوتا ہے اور جانے لگتا ہے جب ماجو اُسے آواز دے کر روکتے ہوئے اُٹھتا ہے۔

ماجو: صاحب میرے پیسے

پولیس والا درشتگی سے مڑ کر کہتا ہے۔

پولیس والا: کیسے پیسے......حرام زادے ......تونے وردی نہیں دیکھی کہ پیسے مانگ رہا ہے

......آج کی رات کیا تھانے گزارنے کا ارادہ ہے؟

پلٹ کر جاتا ہے۔

ماجو کے چہرے پر غصے اور بے بسی کے تاثرات ہیں وہ اسی طرح کھڑا پولیس والے کو دور جاتے دیکھتا رہتا ہے۔

جب پولیس والا کافی دور چلا جاتا ہے تو وہ اسے کچھ بلند آواز میں گالی دیتا ہے اور زمین پر تھوکتا ہے۔ پھر غصے میں تیل کی بوتلیں سٹینڈ میں رکھتے ہوئے بڑبڑاتا ہے۔

ماجو: تو حرام زادہ تیرا باپ ......تیرا سارا خاندان
....
....
سخی آج مجھ سے ٹکرائے گا......یہ تھا سخی............
....

// Cut //

منظر:28

وقت : دن

جگہ : ٹرکوں کا اڈہ

کردار : نوشی، گلابو

....

نوشی ہاتھ میں ایک شاپر پکڑے سڑکوں کے ایک اڈے پر ٹرکوں کے نیچے جھانکتا پھر رہا ہے پھر ایک ٹرک کے نیچے جھانکتے ہی وہ رک جاتا ہے اور پنجوں کے بل بیٹھ کر آواز دیتے ہوئے ٹرک کے نیچے سوئے گلابو کو کندھے سے جھنجھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔

نوشی: گلابو...... اے گلابو گلابو

کسمساتے ہوئے آنکھیں کھول کر اور پھر جھنجلاتے ہوئے

کون کم بخت ہے؟ ......تو پھر آ گئی۔

اُٹھ کر ٹرک کے نیچے سے نکلتا ہے اور کچھ مزید کہے بغیر نوشی کے ہاتھ سے شاپر تقریباً چھینتے ہوئے اُس کے اندر سے سوفٹ ڈرنک کی ایک ڈسپوزیبل

بوتل کھول کر پینے لگتا ہے۔نوشی پاس بیٹھا اُسے دیکھتا رہتا ہے۔

نوشی: کیسی ہے تو؟

چپس کا پیکٹ کھولتے ہوئے

گلابو: اب بہت اچھی ہوں ......کام پر جانا شروع کیا تو نے؟

مدھم انداز میں

نوشی: نہیں۔

مذاق اُڑانے والے انداز میں

گلابو: زویا کا ماتم ابھی بھی چل رہا ہے؟

نوشی: بس میرے دماغ سے نہیں جاتی وہ۔

کھکھلا کر ہنستے ہوئے

گلابو: دماغ کب سے ہونے لگا تیرا...... جب میں تم لوگوں کے ساتھ رہتی تھی تب تو نہیں ہوتا تھا.........

نوشی چپ رہتا ہے

....

ہیجڑوں کی آنکھیں ہوتی ہیں کان ہوتے ہیں چہرہ ہوتا ہے...... نامکمل جسم بھی ہوتا ہے......مگر دماغ نہیں ہوتا ہمارا...... نہ دل ہوتا ہے نہ دماغ۔

نوشی: میں بھی ساری عمر یہی سمجھتی رہی...... پر زویا کی موت

کے بعد پتہ چلا کہ میرا دل بھی ہے اور دماغ بھی۔

مسکراتے ہوئے

گلابو: دو سال پہلے جب میں نے اُس اخبار والی کو انٹرویو دیا تھا اُس زمانے میں مجھے بھی یہی بیماری ہوئی تھی دل اور دماغ والی ...... پر اس انٹرویو کے بعد گرو نے دھکے دے کر مجھے گھر سے نکالا اور سب نے میرا بائیکاٹ کر دیا تو میں نے دل اور دماغ دونوں کو نکال دیا...... ......اور دیکھ ٹھاٹ سے جی رہی ہوں۔

نوشی اُس کے گندے کپڑوں اور آس پاس کی گندگی کو دیکھتا ہے۔ گلابو اُس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے ہنس پڑتا ہے۔ پھر چپس کا لفافہ دور پھینکتے ہوئے سوفٹ ڈرنک حلق میں انڈیلتا ہے اور ساتھ ہی نوشی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔

گلابو: سگریٹ

نوشی ایک سگریٹ

سلگا کر اُسے دیتا ہے پھر دوسرا سگریٹ سلگا کر اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کش لگاتا ہے۔ گلابو بھی کش لیتے ہوئے کہتا ہے۔

گلابو: تیرے بڑے احسان ہیں مجھ پر نوشی...... سچ میں اگر تو نہ ہوتی تو میں تو دو سال میں کب کی بھوکوں مر گئی ہوتی۔ تیرا بڑا احسان ہے مجھ پر۔

کش لیتے ہوئے

نوشی: پھر آج تیرا احسان لینے آئی ہوں میں۔

چونک کر

گلابو: کیا مطلب؟

نوشی: گرو کے علاوہ صرف تو ہے جو جانتی ہے کہ مجھے کہاں سے لائے تھے تم لوگ...... گرو مجھے نہیں بتائے گا......مگر تو بتا سکتی ہے تجھ پر تو بڑے احسان ہیں میرے۔

گلابو: کیا کرے گی جان کر؟

سگریٹ بے چین انداز میں دور پھینکتا ہے۔

نوشی: میرے کو واپس جانا ہے گلابو......اپنے خاندان

		والوں کے پاس...... اپنے
		گھر...... میں زویا کی
		طرح کسی رات کسی سڑک پر لاش
		کی صورت میں پھینکا جانا نہیں چاہتی۔
تمسخر اُڑاتے ہوئے	گلابو:	خاندان...... گھر...... مرد کا ہوتا
		ہے...... یا عورت کا...... ہیجڑے
		کا نہیں ہوتا۔
	نوشی:	خون کا رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا......
ترکی بہ ترکی	گلابو:	ہیجڑے سے کوئی خون کا رشتہ
		نہیں رکھتا
لجاجت سے	نوشی:	جو بھی ہو گلابو...... ایک بار
		مجھے اپنی قسمت آزما لینے دے
		...... مجھے جانے دے اپنے گھر
		ہو سکتا ہے رکھ لیں مجھے وہ
حسرت بھرے انداز میں		...... ہاتھ پکڑ لیں...... دامن
آنکھوں میں آنسو		میں چھپا لیں...... واپس ہی
لیے بھرائی آواز میں		نہ آنے دیں......
	گلابو:	دو کمروں کے ایک گھر میں
		جہاں چودہ لوگ دن رات
		پیٹ کا دوزخ بھرنے اور تن
		کو ڈھانپنے کے لئے جدوجہد
		کرتے ہوں وہاں تیرا ہاتھ
		پکڑنے کے لیے کون اُٹھے
		گا۔ پتہ نہیں تیرے لئے کوئی
		رویا بھی ہو گا یا پھر گھر میں

نوشی بات کاٹ کر		جگہ خالی ہو جانے پر......
کہتا ہے۔	نوشی:	یہ سب مت کہہ گلابو...... ایک
		بار مجھے جانے دے...... مجھے
		سب کے چہرے دیکھ لینے دے
		...... دیکھ میں تو گرو اور
		تم سے کوئی گلہ بھی نہیں کر
		رہی کہ تم لوگوں نے مجھے اس
ہاتھ جوڑتے ہوئے		طرح اُٹھا لیا...... میں تو
		بس بھیک مانگ رہی ہوں
		کہ ایک بار مجھے اپنے گھر
		جانے دے وہاں جہاں میں پیدا
		ہوئی تھی...... یا پھر پیدا ہوا تھا۔
مدھم آواز میں	گلابو:	اور اگر کسی نے تیرا ہاتھ نہ پکڑا
نوشی اُس کی		تو......
بات پر چپ		
چاپ پلکیں جھپکائے		
اُسے دیکھتا رہتا ہے		
پھر یک دم ایک		
اور سگریٹ سلگا		
کر اُس سے کہتا		
ہے۔	نوشی:	لے سگریٹ پی

// Cut //

منظر:29

وقت : دن

جگہ : مزار

کردار : پائل، کاکو، اسلم

....

پائل مزار کے قریب ایک چائے خانے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کاکو اُس کے پیچھے چل رہا ہے۔ اسلم چائے خانے کے باہر کھڑا پائل کو دور سے ہی نظر آ جاتا ہے۔ وہ بھی پائل کو دیکھ لیتا ہے۔

پائل کے قریب پہنچنے پر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہیں پھر اسلم پائل کو لے کر چائے خانے کے اندر چلا جاتا ہے۔ کاکو باہر ہی ایک تھڑے پر بیٹھ جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:30

وقت : دن

جگہ : گلی

کردار : نوشی، آدمی، عورت

....

نوشی مردانہ شلوار قمیض میں ملبوس ہے اور اُس کا چہرہ میک اپ سے پاک ہے مگر اس کے باوجود اُس کی چال ڈھال اور انداز سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ وہ ایک ہیجڑہ ہے۔ وہ ایک تنگ گلی میں دروازوں پر نمبر اور نام پڑھتے ہوئے گزر رہا ہے۔

وہ عجیب سی مسرت اور خوشی کا شکار ہو رہا ہے۔

تبھی وہ ایک گزرنے والے آدمی سے پوچھتا ہے۔

نوشی: میاں ولائت حسین کا گھر کہاں ہے؟

آدمی اُس کی آواز پر اُسے غور سے اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے پھر اُس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ آتی ہے اور وہ گلی کے ایک دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔

آدمی: وہ سامنے والا گھر ہے۔

نوشی اُس کی مسکراہٹ سے کچھ نروس ہو جاتا ہے یوں جیسے اُس کی چوری پکڑی گئی ہو۔ پھر اپنا لباس ٹھیک کرتے ہوئے مردوں کی طرح کچھ اکڑ کر آگے بڑھتا ہے اور اُس دروازے کی

پر جا کر دستک دیتا ہے۔

یک دم ہی وہ بہت زیادہ نروس اور پریشان نظر آنے لگتا ہے۔ وہ اپنے ہونٹ بھینچتا اور کاٹتا ہے۔

تبھی اندر سے کسی عورت کی آواز آتی ہے۔

عورت: کون؟

نروس ہو کر گلا صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

نوشی: میاں ولائت حسین گھر پر ہیں؟

کچھ دیر بعد دروازہ کھلتا ہے اور عورت گردن نکال کر منہ کھول کر کچھ پوچھتے پوچھتے رکتی ہے۔

نوشی دوبارہ کہتا ہے۔

نوشی: مجھے میاں ولائت حسین سے ملنا ہے۔

عورت کے لبوں پر مسکراہٹ آتی ہے اور وہ دروازہ کھول کر کہتی ہے۔

عورت: آؤ اندر آ جاؤ...... تم لوگ بھی......

عورت مڑ کر اندر جاتے ہوئے دروازہ کھول دیتی ہے۔

مگر خود چلتی جاتی ہے۔ نوشی کچھ گھبرائے اور اُلجھے ہوئے انداز میں چوکھٹ پر کھڑا کچھ سوچتا ہے پھر قدم اندر دھرتا ہے۔

// Cut //

منظر:31

وقت : دن

جگہ : چائے خانہ

کردار : اسلم، پائل

....

اسلم اور پائل فیملی کیبن میں داخل ہو کر بیٹھتے ہیں۔ پائل اپنی چادر سر سے اُتارتی ہے۔

اسلم اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

اسلم: میں ایک منٹ میں آتا ہوں۔

وہ پردہ ہٹا کر باہر نکل جاتا ہے۔ جبکہ پائل میز پر پڑے ایک کارڈ سے خود کو پنکھا جھلنے لگتی ہے۔ تبھی اسلم دوبارہ اندر آتا ہے اُس کے ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک کی دو بوتلیں ہیں وہ انہیں میز پر رکھتے ہوئے پائل کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔

اسلم: میں چائے والے کو کہہ آیا ہوں کہ کاکو کو بھی چائے پلا دے......تم پیؤ بہت گرمی ہے۔

پائل ایک بوتل اُٹھاتے

ہوئے سٹرا منہ سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

پائل: یہ اچھا کیا تم نے ...... اس دنیا میں واحد کا کوہی ہے جس پر میں آنکھیں بند کر کے اعتبار کر سکتی ہوں۔

پائل ایک سپ لیتی ہے پھر بڑی نزاکت سے ٹشو کے ساتھ اپنے اوپر والے ہونٹ کے اوپر نمودار ہونے والے پسینے کے قطرے صاف کرتی ہے۔ اسلم بھی بوتل سے چند گھونٹ لیتے ہوئے کہتا ہے۔

اسلم: آج پھر کچھ ہوا کیا؟

پائل: کون سا دن جاتا ہے جب کچھ نہیں ہوتا ...... میں برداشت نہیں کر سکتی کہ میرے سامنے کوئی تمہیں بُرا بھلا کہے اور وہ بھی میری اپنی ماں ...... صبح ماجو اور نوشی تمہیں دھوکہ باز اور فراڈیا کہہ رہے تھے اور اب میری ماں۔

ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے پائل سوفٹ ڈرنک پیتے پیتے رُک جاتی ہے۔

اسلم: صرف تمہاری ماں مجھے بُرا بھلا نہیں کہتی۔ میری اپنی ماں اور بہنیں بھی تمہیں اسی طرح گالیاں دیتی ہیں ...... یہاں

آنے سے پہلے میں اپنی ماں سے لڑ کے آیا ہوں وہ کہہ رہی تھی کہ ایک بازاری عورت اُس کے مرنے کے بعد ہی میری بیوی بن کر اس گھر میں آئے گی۔

پائل کی آنکھوں میں اُس کی بات پر آنسو آ جاتے ہیں۔

پائل: میں جانتی تھی یہی ہوگا تم اسی طرح مجھے بیچ منجدھار میں چھوڑ کر چلے جاؤ گے میں نے آنکھیں بند کر کے تم سے محبت کی ...... تم پر اعتبار کیا اور تمہارے پاس مجھے بتانے کے لئے صرف یہی ہے کہ تمہاری ماں ایک بازاری عورت کو اپنی بہو کے طور پر کبھی قبول نہیں کرے گی۔

وہ یک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ اسلم کچھ گھبرا کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔

اسلم: میں نے یہ کب کہا کہ میں تمہیں ماں کے کہنے پر چھوڑ دوں گا ...... رونا بند کرو پائل ...... میں تم سے اُتنی ہی محبت

کرتا ہوں جتنی تم مجھ سے...... پھر تمہیں اعتبار کیوں نہیں ہے کہ میں تم سے شادی نہیں کروں گا۔

روتے ہوئے
پائل: پر کب......؟ ......کب تک میں یہی سنوں گی کہ......

بات کاٹ کر
اسلم: تم چاہو تو ہم آج رات ہی شادی کر لیتے ہیں

پائل یک دم رونا بھول کر بے یقینی سے اُسے دیکھتی ہے۔

پائل: آج رات؟

اسلم: ہاں......اگر میرے گھر والے میری بات پر رضامند نہیں ہوتے تو مجھے پرواہ نہیں ہے ہم دونوں یہ شہر چھوڑ کر لاہور چلے جاتے ہیں...... وہاں میرا ایک دوست فلم انڈسٹری میں کام کرتا ہے میں اُس سے کہہ کر وہاں کوئی کام ڈھونڈ لوں گا ......مگر تم یہ سوچ لو کہ میں تمہیں وہ سب کچھ نہیں دے سکتا جو اب تمہارے پاس ہے...... اگر تم آسائشوں کے بغیر رہ سکتی ہو

تو......

بات کاٹ کر
پائل: میں رہ سکتی ہوں اور رہ لوں گی...... میں تمہارے ساتھ ہر جگہ رہ لوں گی۔

اسلم: ٹھیک ہے پھر میں رات کو ایک بجے اپنے ویسپا پر تمہارے گھر کی سڑک پر آؤں گا۔تم کاکو سے کہنا کہ وہ سڑک دیکھتا رہے جیسے ہی میں وہاں آؤں وہ تمہیں اطلاع دے اور تم اپنا بیگ لے کر باہر آ جانا ہم وہاں سے سیدھے اسٹیشن جائیں گے اور اگلے دن لاہور پہنچ جائیں گے۔

پائل کپکپاتے ہونٹوں سے سرہلاتے ہوئے اُس کی باتیں سنتی رہتی ہے۔اُس کی آنکھوں میں ابھی بھی آنسو مگر ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔

// Cut //

منظر:32

وقت : دن

جگہ : فٹ پاتھ

کردار : ماجو،لڑکا

....

ماجو فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے اسی صبح کیچڑ اُڑانے والی گاڑی کو ایک بار پھر سڑک پر تیزی سے بھاگتے دیکھتا ہے۔ گاڑی ایک ٹین ایجر چلا رہا ہے اور اُس نے گلاسز لگائے ہوئے ہیں۔ گاڑی ماجو کے پاس سے گزرتی ہے تو اس کے اندر سے تیز انگلش میوزک کی آواز آتی ہے۔

ماجو اُس گاڑی کا دور تک تعاقب کرتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں رشک ہے۔

پھر وہ اپنی جیب سے اخبار کے کچھ تراشے نکالتا ہے جو مڑے تڑے ہیں۔

اخبار کے اُس پہلے تراشے پر ویسی ہی ایک گاڑی کی تصویر ہے جو ابھی ماجو کے سامنے سے گزر گئی ہے ماجو ستائشی انداز میں گاڑی کی تصویر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔

// Cut //

منظر:33

وقت : دن

جگہ : ولائت حسین کا صحن

کردار : نوشی، عورت، ولائت حسین، مرد

....

نوشی گھر کے چھوٹے صحن میں داخل ہوتا ہے اور رک جاتا ہے۔ صحن میں کوئی نہیں۔ اندر کمروں میں ہلچل نظر آ رہی ہے اس سے پہلے کہ وہ قدم بڑھائے اندر سے وہی عورت گود میں چند دن کا ایک بچہ لا کر نوشی کے بازوؤں میں پکڑا دیتی ہے۔

عورت: میاں ولائت حسین کا پہلا پوتا ہے یہ اس سے پہلے اُن کے سارے بیٹوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی رہیں......لو اب ناچو اسے لے کر۔

نوشی بچہ پکڑ کر شاکڈ انداز میں عورت کو دیکھتا ہے پھر اٹھتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کرتا ہے۔

نوشی: مگر میں...... میں......

عورت اُس کی بات پر توجہ نہ دیتے ہوئے پلٹ کر آواز لگاتی ہے۔

عورت: ابا...... آ بھی جائیں باہر ...... ہیجڑے آئے ہیں ......

بات کرتے مڑ کر نوشی سے کہتی ہے۔

.... ہاں شروع کرو۔

نوشی منہ کھولتا بند کرتا ہے یوں جیسے سمجھ نہ پا رہا ہو پھر ہاتھوں میں پکڑے بچے کو دیکھتا ہے۔ پھر اندرونی کمروں کے دروازوں سے نکلنے والے لوگوں کو، وہاں سے چند بچے، عورتیں، ایک بوڑھا آدمی اور ایک مرد باہر صحن میں آ کر اُس کے گرد کھڑے ہوتے ہیں۔

اندر سے آنے والی عورت کہتی ہے۔

ایک دوسری عورت: ارے یہ کیسا ہیجڑہ ہے...... نہ وہ کپڑے نہ سرخی پاؤڈر...... نہ کوئی زیور...... جمیلہ تو کس کو پکڑ لائی ہے اندر؟

جمیلہ دوسری عورت سے کہتے ہوئے نوشی کو دیکھتی ہے جو صحن میں تخت پر بیٹھے میاں ولائت حسین کے بوڑھے چہرے

پہلی عورت: میں نہیں لائی...... خود آیا ہے...... ان لوگوں پر تو جیسے وحی نازل ہوتی ہے بچوں کی پیدائش کی...... کپڑے وہ نہ پہنے ہوں مگر ہیجڑہ تو ہیجڑہ ہی ہوتا

کو بھیگی آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہا ہے۔ تبھی ساتھ والے گھروں کی چھتوں پر بھی عورتیں چڑھ جاتی ہیں اور بچے بھی

ہے ناچنا تو آتا ہی ہو گا...... ہاں چل شروع کر۔

مرد: چل شروع بھی کر ...... کیا کچھ لینا نہیں ...... یا پھر گونگا ہے تو؟

نوشی اُس مرد کے چہرے کو دیکھتا ہے۔ اُس کے چہرے پر بے بسی ہے وہ منہ کھولتا ہے پر تبھی میاں ولائت حسین قدرے ناراضگی سے تخت پر بیٹھے بیٹھے کہتے ہیں۔

ولائت: اب گانا شروع بھی کر...... لمبی عمر کی دعا دے میاں ولائت حسین کے پہلے پوتے کو...... نسل بڑھانے والا آیا ہے ہمارے خاندان میں۔

نوشی کپکپاتے لبوں کے ساتھ ہاتھوں میں پڑے بچے کو دیکھتا ہے پھر

ہجڑوں کے مخصوص انداز میں اُسے بازوؤں میں جھلاتے ہوئے رقص کے انداز میں صحن کے وسط میں ایک چکر کاٹتا ہے۔ پھر منہ کھول کر بھرائی ہوئی آواز میں گانے لگتا ہے صحن میں قہقہے ابھرتے ہیں۔ تالیاں گونجتی ہیں۔

نوشی آنکھوں میں نمی لئے بھدی آواز میں جوتا اُتار کر صحن میں بچہ لئے رقص کر رہا ہے۔ آس پاس کی چھتوں پر کھڑی عورتیں اور بچے بھی محظوظ ہوتے ہوئے ہنس رہے ہیں میاں ولائت حسین مسکرا رہا ہے۔

ایک عورت آگے بڑھ کر دس کا ایک نوٹ بچے کے سر پر رکھتی ہے۔ نوشی گاتے ہوئے اُس نوٹ کو پکڑ لیتا ہے۔

// Cut //

منظر:34

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : پائل، کاکو

....

پائل کاکو کے ساتھ فٹ پاتھ پر چل رہی ہے اور وہ چلتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

پائل: کاکو مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے۔

کاکو: کیسی مدد پائل بی بی؟

پائل کچھ دیر چلتے ہوئے اپنے برابر میں اُس کا چہرہ دیکھتی ہے پھر دوٹوک انداز میں اُس سے کہتی ہے۔

پائل: میں آج اسلم کے ساتھ اس گھر سے بھاگ رہی ہوں ......

بے یقینی سے

کاکو: پائل بی بی

بات کاٹ کر	پائل:	دیکھ کاکو مجھے سمجھانے کی
		کوشش مت کرنا......
		میں فیصلہ کر چکی ہوں
		......تو اگر یہ نہیں چاہتا
		کہ میرا حال بھی گوریا
		والا ہو تو پھر آج رات
		مجھے اس گھر سے نکل
منت بھرے انداز میں		جانے دے......
		مدد کرے گا نا میری؟
بے اختیار سر ہلاتے ہوئے	کاکو:	ہاں

پائل بے اختیار مسکراتی ہے۔

// Cut //

منظر:35

وقت	:	دن
جگہ	:	ولائت حسین کا صحن
کردار	:	نوشی، عورت، ولائت حسین، بچہ، مرد، جمیلہ

....

نوشی صحن میں بچہ عورت کو پکڑا رہا ہے۔ بچہ نوشی کی آستین کو پکڑے ہوئے ہے۔ اور عورت کی گود میں جانے کے بعد بھی اُس کی آستین اپنی مٹھی میں لئے ہوئے ہے۔

نوشی گیلی آنکھوں سے اپنی آستین اُس کی مٹھی سے چھڑاتا ہے پھر دونوں ہاتھ اُس کے سر پر وار کر اپنی کنپٹیوں پر رکھ کر بلائیں لینے والے انداز میں بھینچتا ہے۔

پھر تخت پر بیٹھے میاں ولائت حسین کی طرف جاتا ہے اور ایک دم اُس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر اُن کے گھٹنے اور پاؤں چھوتا ہے۔ پھر سر جھکائے بھرّائی ہوئی آواز میں کہتا ہے نوشی: میاں جی پیار دیں مجھے۔

ولائت حسین نہ سمجھنے والے انداز میں اُلجھتے ہوئے اپنے خاندان کے افراد کے چہرے دیکھتے ہوئے نوشی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں نوشی اُن کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لے کر چومتا ہے۔ پھر تیزی سے اُٹھ کر صحن سے نکل جاتا ہے۔

میاں ولائت حسین اُلجھے انداز میں اُسے دیکھتے رہتے ہیں صحن میں کھڑا مرد عورت سے بچہ لیتے ہوئے کہتا

ہے۔

مرد: عجیب ہی ہیجڑہ تھا۔

عورت: ہاں عجیب تھا مگر ناچا اچھا...... اور بڑا دل لگا کر ناچا۔

تبھی دوسری عورت کی نظر تخت کے نیچے میاں ولائت حسین کے پیروں کے پاس جاتی ہے۔

جمیلہ: ارے یہ ابا کے پیروں کے پاس کیا پڑا ہے؟

میاں ولائت حسین بھی جھک کر دیکھتے ہیں۔ وہاں دس' پانچ کے بہت سے نوٹ اور سکے پڑے ہیں۔ نوشی ویلوں کے سارے روپے وہیں رکھ گیا ہے۔

میاں ولائت حسین: یہ ہیجڑہ پیسے ادھر ہی بھول گیا...... ارے کسی کو بھیجو پیچھے۔

مرد صحن کا دروازہ کھول کر ایک لمحے کے لئے باہر جاتا ہے۔ پھر اندر آ کر کہتا ہے۔

مرد: گلی میں کہیں نہیں ہے وہ۔

میاں ولائت حسین روپے اُٹھاتے ہوئے کہتے ہیں اور بڑبڑانے والے انداز میں...... وہ ہیجڑہ کہتے کہتے رک جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔

ولائت: عجیب ہیجڑہ...... عجیب آدمی تھا......

// Cut //

منظر:36

وقت : دن

جگہ : نوشی کا گھر

کردار : نوشی، نوری، گرو

....

یہ ایک چھوٹے سے گھر کا چھوٹا سا صحن ہے۔ نوری نامی ایک ہیجڑہ بنا سنورا اندرونی کمرے سے نکل رہا ہے صحن میں ...... جب اچانک بیرونی دروازہ کھول کر نوشی اندر داخل ہوتا ہے وہ تھکا ہوا نظر آ رہا ہے۔ نوری اُسے مردانہ کپڑوں اور حلیے میں دیکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر چیخ مارتا ہے اور بلند آواز میں کہتے ہوئے گرو کو آواز لگاتا ہے

نوری: ارے یہ کون مردوا ہے جو مجھ اکیلی کو گھر میں دیکھ کر یوں دن دہاڑے اندر چلا آ رہا ہے...... گرو جی...... گرو جی......

....

نوشی نوری کی طرف دیکھے بغیر صحن میں پڑے ایک تخت پر آ کر بیٹھ جاتا ہے وہ سر جھکائے ہوئے ہے۔

ارے...... ارے یہاں کہاں بیٹھ رہا ہے خالہ جی کا گھر سمجھ رکھا ہے کیا؟

...... گرو جی ...... ہائے
گھر میں ڈاکہ پڑ گیا ہے

نوری اندرونی کمرے کی طرف منہ کر کے کہتا ہے

گرو اندر سے دوڑتا ہوا آتا ہے اور ساتھ میں بول بھی رہا ہے وہ گھبرایا ہوا ہے اور جوتا گھسیٹ رہا ہے اور دوپٹہ سنبھالتے ہوئے گلے میں ڈال رہا ہے۔

گرو: ہائے ...... ہائے ...... کیا
کہہ رہی ہے کم بخت ......
کون گھس آیا گھر میں
......

نوشی کو دیکھتے ہی گرو بھی دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر بے اختیار چیخ مارتا ہے۔

گرو: ہائے میرے اللہ ...... یہ تو
نوشی ہے ......

نوری: ہاہ ...... نوشی ہے کیا؟
...... پنی نوشی ...... نہ گرو
جی ...... دھیان سے دیکھیں۔

نوشی کی طرف جاتے ہوئے اُس کے پاس بیٹھتے ہوئے اُس کی قمیض جھٹکتا ہے اور پھر اُس کے بال

گرو: اے نوشی ...... کہاں مری
ہوئی تھی تو ...... اور یہ
کیا حلیہ بنا کر آئی ہے
...... یہ کپڑے ...... اور
بال کہاں ہیں تیرے

ہاتھ میں لیتے ہوئے اُس کی پشت پر دو ہتڑ مارتا ہے۔

نوری بھی مٹک مٹک کر چلتا ہوا آ کر نوشی کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔

نوشی نوری کے کیوٹکس لگے بھدے سانولے پیر دیکھتا ہے پھر آہستہ آہستہ پیروں سے اوپر اُس کے چہرے تک اُسے غور سے دیکھتا ہے۔

نوری اُسے اپنے آپ کو غور سے دیکھتے ہوئے مصنوعی انداز میں شرماتا ہے اور دوپٹہ کا کونہ منہ میں ڈال کر بل کھانے لگتا ہے۔

گرو: جواب دے اے نوشی ......
میں پوچھ رہی ہوں کہاں

تھی تو؟

(نوری کا چہرہ دیکھتے ہوئے) نوشی: میں ......؟ ......

میں ....

....

(بے اختیار بڑبڑاتا ہے پھر مسکراتا ہے پھر یک دم قہقہہ لگا کر ہنستا ہے اور ہنستا ہی جاتا ہے)

میں آج ...... آج راستہ بھول گئی۔

(دونوں ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے) گرو: ہائے میرے اللہ ...... اس عمر میں راستہ بھول گئی تو نوشی۔

(اُسی طرح ہنستے ہوئے) نوشی: گھر کا راستہ بھول گئی؟

(حیرت سے) گرو: آئے ہائے ...... نگوڑ ماری تجھے اپنے ہی گھر کا راستہ بھول گیا؟

(اُسی طرح قہقہہ لگاتے ہوئے) نوشی: ہاں ...... اپنے ہی گھر کا ...... اپنے ہی گھر کا راستہ بھولتا ہے گرو ...... اپنے ہی گھر کا بھولتا ہے ......

(اُس کی پشت تھپکتے ہوئے) گرو: چل پہنچ تو گئی ...... واپس تو آ گئی۔

نوشی: واپس تو آنا ہی پڑتا ہے ...... واپس ہی تو آنا پڑتا ہے ......

نوری: وہ کیا کہتے ہیں گرو جی جو

صبح کا بھولا ہو وہ شام کو گھر آ جائے تو اُسے بھولا نہیں کہتے ...... بے ناگرو جی۔

....

(یک دم بڑبڑاتی ہے اور پھر اُن دونوں کے کچھ کہنے سے پہلے ہیجڑوں والے انداز میں تالی مار کر اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ پھر نوری کو آنکھ مارتے ہوئے کہتی ہے) نوشی: ہاں اُسے بھولا نہیں کہتے .... آج مزار پر جانا تھا ...... آئے ہائے میں تو بھول ہی گئی جمعرات تھی آج ......

نوشی: نوشی سج سنور کر نکلے گی تو تیرے جیسیاں انگلیاں کاٹ کر رہ جائیں گی۔

گرو: پر یہ مردوؤں جیسے کپڑے کیوں چڑھائے پھر رہی ہے ...... ناک کٹا دے گی کیا اپنے گرو کی؟

(دونوں کانوں اور گالوں کو پیٹتے ہوئے پھر یک دم بدلے ہوئے لہجے میں مدھم آواز میں کہتی ہے پھر یک دم پھر اپنا لہجہ اور آواز بدل کر پرجوش) نوشی: ہائے توبہ گرو ...... میری ایسی مجال کہاں۔

آواز میں گوری سے کہتی ہے اور پھر مٹکتے ہوئے اندر کمرے میں چلی جاتی ہے۔

گرو اُس کی بلائیں لیتے ہوئے ماتھے پر ہاتھ رکھتا ہے۔

گرو: بڑے دن کے بعد نوشی کو اس موڈ میں دیکھ رہی ہوں...... اے اللہ کا شکر ہے زویا کے چکر سے تو نکلی یہ......

// Cut //

منظر:36

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، چاندنی

....

پائل اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے بالوں میں گجرے سجا رہی ہے۔ وہ بے حد خوبصورت نظر آ رہی ہے اور اُس کے چہرے پر ایک اطمینان بھری مسکراہٹ بھی ہے۔ تبھی چاندنی باتھ روم سے ساڑھی پہنے برآمد ہوتی ہے اور پائل پر ایک نظر ڈالتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کر کھڑی ہو کر برش بالوں میں پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

چاندنی: آج بہت سج سنور رہی ہو......خیر تو ہے؟

ٹکڑا توڑ انداز میں

پائل: ہاں آج تمہارے عاشق کو پھانسنے کا ارادہ ہے میرا۔

چاندنی بُرا منائے بغیر ہنس کر پائل سے کہتی ہے

چاندنی: کیوں اُس اسلم سے دل بھر گیا......وہ محبت ......عزت بھری زندگی

......اپنا گھر...... وغیرہ
وغیرہ۔

پائل: تمہیں کیوں تکلیف ہے؟

اب لپ اسٹک اُٹھاتے ہوئے

چاندنی: مجھے کیوں تکلیف ہو گی؟......
مجھے تو صرف دلچسپی ہے......
اس 21صدی کے ایک
اور فلمی رومانس میں......
....

کاٹ کھانے والے انداز میں

پائل: تم اپنی دلچسپی اپنے پاس
رکھو اور اپنے گنجے عاشق
کو سنبھالو۔

طنزیہ انداز میں

چاندنی: وہ سر سے خالی ہے......مگر
جیب بھری ہوئی ہے اس
کی......تمہارے عاشق کی
طرح مالی امداد نہیں مانگتا
مجھ سے۔

حقارت سے

پائل: تم اندر سے باہر اور
اوپر سے نیچے تک ایک
طوائف ہی ہو......عورت
پن نہیں ہے تم میں۔

عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ لپ اسٹک لگا کر تقریباً پھینکنے والے انداز میں اسے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتی ہے اور پھر ہونٹوں کو ایک دوسرے پر رگڑتے ہوئے لپ اسٹک ہموار کرتی ہے۔

چاندنی: جن میں اندر سے باہر اور
اوپر سے نیچے تک عورت
پن ہے ان کے مرد
راتیں طوائفوں کے
کوٹھوں یا طوائفوں کے

ساتھ گزارتے ہیں......تو
کس بھاؤ بکتا ہے یہ عورت پن؟

پائل اُس کے جملے پر کچھ لاجواب ہو کر اُسے دیکھتی ہے۔ چاندنی کچھ دیر چپ رہ کر اطمینان سے اپنی لپ اسٹک ٹھیک کرتی ہے۔ شیشے میں دیکھتے ہوئے پائل سے کہتی ہے۔

چاندنی: اور جب تم اپنے اندر
سے طوائف پن نکال
کر صرف عورت پن
لے آؤ گی تو تمہارے
میاں اسلم تمہاری
بجائے کسی اور طوائف
کے پیچھے کتے کی طرح
دُم ہلاتے پھر رہے ہوں
گے۔

کہتے ہوئے کمرے سے نکلتی ہے۔ پائل غصے میں اُسے جاتا دیکھتی ہے۔

// Cut //

منظر:37

وقت : رات

جگہ : فٹ پاتھ

کردار : ماجو، اظہر درانی

....

ماجو رات کے وقت فٹ پاتھ پر سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں اپنی بوتلیں رکھے بیٹھا ہے۔
وہ ساتھ ایک سگریٹ بھی سلگائے ہوئے ہے۔ سڑکوں پر اب ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے۔

دفعتاً صبح والی کار سڑک پر نمودار ہوتی ہے۔ مگر اس بار اس کی رفتار بہت کم ہے۔

ماجو کچھ چونک کر کار پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

کار کے اندر ایک ادھیڑ عمر آدمی ہے۔ کار آہستہ رفتار سے سڑک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جاتی ہے۔ ماجو کے سامنے سے گزرتے ہوئے اندر بیٹھا آدمی گردن موڑ کر ماجو کو دیکھتا ہے۔ ماجو بھی اُس کی نظر سے نظر ملاتا ہے۔

کار ایک چکر کاٹنے کے بعد دوبارہ ماجو کی طرف آتی ہے۔ مگر اس بار کار آگے گزر جانے کی بجائے ماجو کے سامنے رُک جاتی ہے۔

کار میں بیٹھا ہوا آدمی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے ماجو کو انگلی کے اشارے سے بلاتا ہے۔

ماجو چند لمحے ساکت بیٹھا رہتا ہے پھر یک دم اپنی بوتلوں والا ہینگر اُٹھائے ہوئے پرجوش انداز میں کھڑا ہوتا ہے۔

// Cut //

منظر:38

وقت : رات

جگہ : پائل کے گھر کا ہال

کردار : پائل، کچھ مرد، جہاں آرا، اُستاد جی، کاکو، افتخار

....

ہال میں چاندنیاں بچھی ہوئی ہیں اور کچھ مرد تکیوں کے سہارے بیٹھے ہیں۔

جہاں آرا اور اُستاد جی ایک طرف بیٹھے ہیں۔ کاکو مردوں کے سامنے پان پیش کر رہا ہے اور ہال کے وسط میں پائل تھرک رہی ہے۔

جہاں آرا اُسے دیکھ کر بہت خوش نظر آ رہی ہے۔ مرد پائل پر نوٹ نچھاور کر رہے ہیں اور پائل پوری جان سے ناچ رہی ہے مگر اُس کے ذہن میں اسلم کی آواز گونج رہی ہے۔

اسلم: ہم یہاں سے بہت دور چلے جائیں گے

پائل مسکراتے ہوئے چکر کاٹتی ہے۔

....

....

وہ تیزی سے فرش پر پاؤں کو حرکت دیتی ہے۔

میں تمہیں اس گندگی سے نکال دوں گا۔

....

....

اُس کی مسکراہٹ جیسے قہقہے
میں تبدیل ہوتی ہے اور
وجود میں سرشاری آتی
ہے۔

ہم دونوں شادی
کر لیں گے۔

جہاں آرا اُسے دیکھتے
ہوئے اُس کی بلائیں لیتے
ہوئے کنپٹیوں پر دونوں
مٹھیاں لگاتی ہے پھر
تھوڑا سا جھک کر استاد
جی سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: دیکھا اُستاد جی آج
کیا لوچ ہے پائل
کے جسم میں...... گوریا
یاد آ رہی ہے۔

پائل اب بھی ناچ رہی
ہے اُس کے کانوں
میں اسلم کی آواز گونج
رہی ہے۔

اسلم : ہم دونوں کا ایک گھر
ہو گا...... چھوٹا ہی سہی
مگر ہمارا اپنا گھر ہو گا۔

پائل بازو پھیلاتے ہوئے
سرشاری میں چکر کاٹتی
ہے۔ ایک مرد اُٹھ کر
نوٹوں کی ایک گڈی
مٹھی میں رگڑتے ہوئے
اُس پر نچھاور کرتا

ہے۔
نوٹ ہوا میں اُڑتے ہوئے اُس کے وجود سے مس ہوتے ہوئے اُس کے
قدموں میں
گرتے ہیں۔

اسلم کی آواز: ہمارے بچے ہوں گے
اور کوئی انہیں طوائف
کی اولاد نہیں کہہ سکے
گا اُن کے پاس باپ
کا نام ہو گا۔

پائل کی سرشاری
بڑھتی ہے وہ ایک
اور چکر کاٹتی ہے۔
اور لہراتی ہے۔

اسلم کی آواز: ہم بڑھاپا اپنے بچوں کے
بچوں کو کھیلتے کھاتے دیکھتے اکٹھے
گزاریں گے...... عزت
سے......

پائل ایک اور چکر
لگاتی ہے۔ چند اور مرد نوٹوں کی گڈیاں ہوا میں اُچھالتے ہیں فضا میں نوٹ ہی نوٹ اُڑتے
نظر آتے ہیں۔ پائل چکر پر چکر کاٹ رہی ہے اُس کے کانوں میں ایک ہی
آواز آ رہی ہے۔

اسلم کی آواز: عزت سے......
عزت سے......
عزت سے......

جہاں آرا بلاؤں پر بلائیں لئے جا رہی ہے۔ کاکو ایک کونے میں کھڑا پان کی طشتری ہاتھ میں
لئے ناچتی پائل کو دیکھ رہا ہے۔ پائل تیز قدموں کے ساتھ جیسے ایک مستی میں ناچ رہی ہے۔

// Cut //

منظر:39

وقت : رات

جگہ : سڑک

کردار : ماجو، آدمی

.................؟

آدمی خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ ماجو کی بوتلیں اُس کے پیروں کے پاس پڑی ہیں۔ وہ مرعوب انداز میں اپنی آرام دہ سیٹ میں سمٹ کر بیٹھا ہے۔ اور اُس نے ٹیک نہیں لگا رکھی۔ وہ ونڈ سکرین سے باہر سڑک کو دیکھ رہا ہے۔

گاڑی میں مکمل خاموشی ہے۔ آدمی خاموشی سے گاڑی ڈرائیور کرتے ہوئے ونڈ سکرین سے باہر دیکھ رہا ہے۔

ماجو کچھ دیر اسی طرح ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے رہنے کے بعد گردن ہلکی سی ترچھی کر کے آدمی کا جائزہ لیتا ہے۔ وہ سفید کاٹن کا کرتہ پہنے ہوئے ہے اور اُس کی کلائی میں ایک قیمتی سنہری گھڑی ہے۔ اُس کی شخصیت بہت زیادہ بارعب ہے۔

ماجو مزید مرعوب ہو کر گردن سیدھی کر کے ایک بار پھر سڑک کو دیکھنے لگتا ہے۔

وہ ساتھ ہی ساتھ اپنے ذہن میں سوچ بھی رہا ہے

ماجو: (خیال) فال والے نے ٹھیک
کہا تھا آج واقعی میرا واسطہ
ایک سخی سے پڑ گیا ہے......

یہ گاڑی...... اور یہ آدمی......
......اور اب یہ آدمی مجھ سے
کیا چاہتا ہے صرف مالش
یا کچھ اور......؟

آدمی تبھی گاڑی میں لگا کار سٹیریو میں ایک بٹن دباتا ہے۔ سٹیریو آن ہوتا ہے اور وہ دونوں یک دم اُچھل پڑتے ہیں کار میں بے حد بلند راک میوزک گونجتا ہے۔ آدمی تیزی سے والیم کم کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آدمی: یہ میرے بیٹے کی گاڑی ہے
وہی اس طرح کا میوزک
سنتا ہے...... میں عام طور

بات جاری رکھتا ہے۔

پر یہ گاڑی ڈرائیو نہیں کرتا......
......صرف اس طرح کے کاموں
کے لئے...... جب مجھے اپنی شناخت
چھپانی ہو۔

بات سنتے ہوئے

ماجو: (خیال) تو اب یہ تو صاف
ہو گیا کہ اسے مجھ سے کیا کام ہے۔

آدمی: میری اپنی گاڑی رات کے
اس وقت بھی یہاں پہچان
لی جائے گی اور میں یہ خطرہ
مول نہیں لے سکتا......

بات بدلتے ہوئے

ہم بس پہنچنے ہی والے ہیں

ماجو چونک کر اُس پارکنگ کو دیکھنے لگتا ہے جس میں آدمی داخل ہو رہا ہے وہ ایک کئی منزلہ بلڈنگ ہے۔

// Cut //

منظر:40

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، جہاں آرا، کاکو

....

پائل ابھی اپنے کمرے میں داخل ہو کر بیڈ پر بیٹھ کر گھنگھرو اُتار رہی ہے جب جہاں آرا یک دم کمرے میں داخل ہوتی ہے اور لپکتے ہوئے پائل کے پاس جا کر اُس کا ماتھا چومتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: جی خوش کر دیا...... میری جان...... آج تو مجھے ڈر تھا کہ نظر نہ لگ جائے...... لا میں تیری نظر اُتاروں۔ ....

کہتے ہوئے ہزار کا ایک نوٹ پائل کے سر سے وارتی ہے۔ پھر کاکو کو آواز دیتی ہے۔

جہاں آرا: کاکو...... کاکو

کاکو اندر آتا ہے

کاکو: جی بی جان

نوٹ کاکو کو دیتی

جہاں آرا: یہ لے پائل بی بی

ہے جو نوٹ تھامتے ہوئے پائل کو دیکھتا ہے دونوں کی نظریں ملتی ہیں پھر دونوں نظریں چراتے ہیں۔

کے سر کا صدقہ...... ....اور تو یہاں پائل کے کمرے کے باہر کیا کر رہا تھا۔

پائل: میں نے بلایا تھا مجھے کام تھا۔

کاکو تب تک باہر جاتا ہے۔ پائل پھر گھنگھرو اُتارنے لگتی ہے

جہاں آرا: اس طرح جی لگاتے ہیں کام میں...... اس طرح ناچتی تھی گوریا۔ ......آج پہلی دفعہ گوریا کی بہن اور جہاں آرا کی بیٹی لگی ہے تو۔

جھنجھلاتے ہوئے

پائل: اماں تھک گئی ہوں میں۔

جہاں آرا: چل میری جان آرام کر...... میں کاکو سے کہہ کر جوس بھجواتی ہوں تیرے لئے......

پیار سے کہتے ہوئے کمرے سے جاتی ہے۔ پائل نخوت سے کہتی ہے۔

پائل: گوریا کی بہن جہاں آرا کی بیٹی ....

// Cut //

منظر:41

وقت : رات

جگہ : پارکنگ

کردار : ماجو، آدمی، گارڈ

....

ماجو اور آدمی اب گاڑی سے نکل رہے ہیں۔ آدمی گاڑی سے نکلنے کے بعد پارکنگ کے گارڈ کی طرف جاتا ہے۔ ماجو اُس کا تعاقب کرتا ہے۔

گارڈ آدمی کو سلام کرتا ہے۔ آدمی سو کا ایک نوٹ گارڈ کے ہاتھ میں دبا کر آگے جاتا ہے۔

گارڈ ماجو کے پاس سے گزرنے پر عجیب سی نظروں سے اُسے دیکھتا ہے۔ جبکہ ماجو کی نظریں اُس کی مٹھی میں دبے نوٹ پر ہے۔

// Cut //

منظر:42

وقت : رات

جگہ : پائل کا کمرہ

کردار : پائل، کاکو

....

پائل تھکی ہوئی مگر تیز رفتار قدموں سے اپنے کمرے میں آتی ہے کاکو اُس کے پیچھے ہے۔

پائل وارڈ روب کھول کر اُس میں سے ایک سفری بیگ نکالتی ہے اور کاکو کو دے دیتی ہے۔

پائل: یہ لے کاکو......اور جا کر دیکھ کر آ کہ اسلم آ گیا یا نہیں ......اور جیسے ہی وہ آئے مجھے آ کر بتا میں انتظار کر رہی ہوں۔

کاکو: جی اچھا پائل بی بی

پائل: ٹھہرو کاکو......

کاکو: جی......

پائل: میں نے پہلے یہ کبھی تم سے

کہا نہیں مگر کاکو تم اس
گھر میں میرے واحد دوست
تھے......تمہارے علاوہ
اس گھر میں کبھی کسی
پر اعتبار نہیں کر سکتی تھی
اور کاکو دیکھنا ایک دفعہ
میری اور اسلم کی شادی
ہو جائے پھر میں تمہیں بھی لاہور بلا لوں گی۔
تم ہمارے ساتھ رہنا۔

ہلکے سے مسکرا دیتا ہے۔ کاکو: اس کی ضرورت نہیں پائل
بی بی...... میں اس کوٹھے
پر پیدا ہوا اور کوٹھے پر ہی
مروں گا......اس عمر میں
لوگ نیا گھر نہیں بناتے ......آپ
بس اپنا خیال رکھنا اور اسلم کے
ساتھ خوش رہنا......میرے لئے یہی
کافی ہے۔

مڑ کر کمرے سے نکل جاتا ہے۔
پائل کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آ جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:43

وقت : رات
جگہ : ایلیویٹر
کردار : آدمی، ماجو

....

آدمی اور ماجو آگے پیچھے ایلیویٹر میں داخل ہونے کے بعد کھڑے ہوتے ہیں آدمی ایلیویٹر کا بٹن دباتا ہے۔ ماجو اپنی بوتلیں لئے کھڑا ہے۔ آدمی پہلی بار اُسے گہری نظروں سے دیکھتا ہے پھر سیٹی پر کوئی ٹیون بجانا شروع ہو جاتا ہے۔

پھر یک دم وہ ماجو سے کہتا ہے۔

آدمی: تمہارا نام کیا ہے؟
ماجو: ماجو
آدمی: ماجو......hmmm

وہ کہتے ہوئے ایک بار پھر سیٹی بجانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر:44

وقت : رات

جگہ : پائل کا کمرہ

کردار : پائل، جہاں آرا، افتخار

....

پائل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے گجرے اُتار رہی ہے اور اپنی جیولری بھی پھر وہ کمرے میں ٹہلنے لگتی ہے۔

تبھی یک دم دروازہ کھول کر جہاں آرا بیگم اندر آتی ہے اُس کے ساتھ 19 سال کا ایک نوجوان بھی ہے۔

پائل ٹھٹھک کر رُک جاتی ہے۔ جہاں آرا افتخار سے کہہ رہی ہے۔

جہاں آرا: آئیں آئیں افتخار صاحب اندر آئیں ......رُک کیوں گئے ہیں ......آپ کا اپنا ہی گھر ہے۔

افتخار دروازے سے اندر کمرے میں آ جاتا ہے اس کی نظریں مسلسل پائل پر ہیں اور پائل بے حد الجھی

ہوئی ہے جہاں آرا تعارف کرواتی ہے

جہاں آرا: یہ ہے پائل جس کا آپ پوچھ رہے تھے اور پائل یہ افتخار صاحب ہیں ......ابھی امریکہ جانے والے ہیں پڑھنے کے لئے ......بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر غرور نام کو نہیں ......تم سے ملنا چاہ رہے تھے ......میں لے آئی۔

پائل اُس لڑکے کو ڈانس کے دوران ہال میں بھی دیکھ چکی ہے۔

پائل: اماں اس وقت میری طبیعت بہت خراب ہے میں سونا چاہتی ہوں ......میں پھر کبھی افتخار صاحب سے مل لوں گی۔

جہاں آرا: ارے کچھ دیر ہی تو بیٹھنا چاہتے ہیں یہ تمہارے......

جہاں آرا کی بات کاٹ کر

افتخار: نہیں کوئی بات نہیں...... اگر ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تو آپ انہیں آرام کرنے دیں............ سوری میں نے آپ

پائل چپ سنتی ہے۔

جانے لگتا ہے۔ جہاں آرا پائل پر ایک تیز نظر ڈال کر افتخار کے پیچھے لپکتی ہے۔

کو ڈسٹرب کیا۔

جہاں آ: ئیں افتخار صاحب ہیں ہال میں چلتے ہیں ..... آپ نے ابھی پارو کو ناچتے نہیں دیکھا۔ ..... اسے دیکھ کر آپ ئل کو بھی بھول جائیں گے۔

کہتی ہوئی کمرے سے نکل جاتی ہے۔ پائل کے لبوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ آتی ہے اور وہ بڑبڑاتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کرتی ہے

ل: ئل کو تو اب واقعی بھول ائیں گے سب ...... وہ ن دو کوڑی کے لوگوں کے سامنے ناچتی نہیں رہے گی ساری عمر۔

// Cut //

منظر:45

وقت : رات

جگہ : اپارٹمنٹ

کردار : ماجو، آدمی

....

اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلتا ہے اور آدمی اندر داخل ہوتا ہے ماجو اُس کے پیچھے ہے وہ اندر آتے ہی مرعوب نظروں سے اپارٹمنٹ اور وہاں موجود چیزوں پر نظریں دوڑاتا ہے۔

آدمی آگے چلتا ہوا ایک بیڈ روم کا دروازہ کھولتا ہے اور ماجو سے کہتا ہے

آدمی: ماجو تم بیٹھو...... میں ابھی آتا ہوں

ماجو اندر داخل ہوتا ہے آدمی ماجو کے پیچھے دروازہ بند کر دیتا ہے۔ ماجو اب بیڈ روم میں اکیلا ہے اور اُسے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں ہے۔

کمرے کے وسط میں کھڑا وہ بوتلیں ہاتھ میں لئے سحرزدہ انداز میں کمرے پر نظریں دوڑا رہا ہے۔ وہ پتھر کے بت کی طرح ساکت ہے۔

// Cut //

منظر:46

وقت : رات

جگہ : پائل کا کمرہ

کردار : کاکو، پائل

....

پائل بیڈ پر بیٹھی ہے جب یک دم کاکو اندر آتا ہے وہ بے تابی سے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

پائل: آ گیا؟

کاکو: نہیں پائل بی بی ابھی بھی نہیں ...... میں وہاں سڑک پر کھڑا ہو کر انتظار کر کے آیا ہوں۔

پائل: سڑک کے دوسرے موڑ پر دیکھتے۔

کاکو: ادھر بھی دیکھ کر آیا ہوں ...... اسلم نہیں ہے وہاں۔

پائل: پھر جاؤ دیکھو ہو سکتا ہے تمہارے واپس

آتے ہوئے آ گیا ہو

کاکو: جی پائل بی بی

کہتے ہوئے کمرے سے نکل جاتا ہے۔ پائل کمرے میں لگے وال کلاک کو دیکھتی ہے جس پر ڈیڑھ بج رہا ہے۔

// Cut //

منظر:47

وقت : رات

جگہ : اپارٹمنٹ

کردار : ماجو، آدمی

....

آدمی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل اور گلاس ہیں۔ ماجو چونک کر گردن موڑ کر دیکھتا ہے۔

آدمی کہتا ہوا صوفے کی طرف بڑھتا ہے اور

آدمی: تم ابھی تک کھڑے ہو......بیٹھو......

خود بیٹھ جاتا ہے۔ وہ شراب کی بوتل اور گلاس بھی میز پر رکھ دیتا ہے ماجو صوفے کے دوسرے سرے پر بیٹھتا ہے اور بوتلیں میز پر رکھ دیتا ہے۔ آدمی سگریٹ کا پیک اور لائٹر جیب سے نکالتے ہوئے بوتلوں والے اُس سٹینڈ کو دیکھتا ہے۔ اُس کے لبوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آتی ہے۔

ماجو کو خود شیشے کی ٹاپ والی اُس میز پر وہ بوتلیں اتنی بُری لگتی ہیں کہ وہ انہیں اُٹھانے لگتا ہے۔ آدمی سگریٹ پیک سے نکالتے ہوئے اُسے ٹوکتا ہے۔

آدمی: یہیں رہنے دو.........

ماجو رُک جاتا ہے۔

آدمی سگریٹ سلگا کر ایک کش لیتا ہے اور بوتلوں کی طرف لائٹر سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے

آدمی: کتنے پیسے کما لیتے ہو سارا دن مالش سے؟

اور لائٹر کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے شراب کی بوتل کھولنے لگتا ہے۔

ماجو: سو......ڈیڑھ سو......

آدمی ایک گلاس میں تھوڑی سی شراب اُنڈیلتا ہے اور سگریٹ ہونٹوں سے انگلیوں میں منتقل کرتے ہوئے شراب کا ایک سپ لیتا ہے۔

پھر کہتا ہے

آدمی: اور اس دوسرے کام سے؟ ......پیو گے؟

ماجو کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اس سے پہلے کہ وہ جواب دے آدمی ساتھ ہی اس سے دوسرا سوال کرتا ہے اور پھر اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر اپنا گلاس رکھتے ہوئے دوسرے گلاس میں بھی کچھ شراب انڈیلتا ہے اور ماجو کی طرف بڑھاتا ہے۔

ماجو جھجھکتے ہوئے گلاس پکڑتا ہے اور اُس میں نظر آنے والے جھاگ کو دیکھتا ہے آدمی اپنا گلاس اُٹھا کر دوبارہ شراب کا سپ لیتا ہے۔

// Cut //

منظر:48

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، کاکو

....

پائل کمرے میں بے تابی سے ٹہل رہی ہے جب کاکو اندر داخل ہوتا ہے۔ پائل اُسے دیکھتے ہی کہتی ہے۔

کہتے ہوئے الماری کی طرف جاتی ہے۔ پائل: ٹھہر جاؤ...... مجھے چادر لے لینے دو......

کاکو: پر پائل بی بی ......اسلم تو ابھی بھی نہیں آیا۔

مڑ کر بے یقینی سے کاکو کو دیکھتی ہے۔ پائل: کیا کہہ رہا ہے تو ......دو بج گئے ہیں اتنی دیر وہ کیوں کرے گا؟

کاکو: مجھے نہیں پتہ مگر سڑک پر کوئی نہیں ہے۔

پائل: اس کا ویسپا خراب ہو

گیا ہوگا یا پھر اُس کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہو گا...... پہلے بھی ہمیشہ یہی ہوتا تھا جب بھی وہ مجھ سے ملنے لیٹ آتا تھا......کتنی بار اُس سے کہا تھا اس ویسپا سے جان چھڑاؤ......مگر...... تم جاؤ جا کر دیکھو اُسے۔

کاکو: جی پائل بی بی

کہتے ہوئے باہر جاتا ہے پائل سر دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے بستر پر بیٹھتی ہے۔

// Cut //

منظر:49

وقت : رات

جگہ : اپارٹمنٹ

کردار : ماجو، آدمی

....

آدمی اور ماجو صوفہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ماجو شراب کا پہلا سپ لیتا ہے اور اُس کا حلق جلنے لگتا ہے وہ بے اختیار گلاس ٹیبل پر رکھ دیتا ہے۔ آدمی غور سے اُسے دیکھتے ہوئے مسکراتا ہے اور پوچھتا ہے۔

آدمی : سگریٹ؟

ماجو ہاں میں سر ہلاتا ہے۔

آدمی پیکٹ کھول کر ایک سگریٹ اُس کی طرف بڑھاتا ہے۔ ماجو سگریٹ ہونٹوں میں دباتا ہے۔ آدمی لائٹر جلا کر سگریٹ سلگاتا ہے۔ ماجو کی نظریں ستائشی انداز میں لائٹر پر ہیں۔ آدمی لائٹر ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنا گلاس دوبارہ اُٹھاتا ہے اور کہتا ہے۔

آدمی : مَیں اس اپارٹمنٹ میں رہتا نہیں ...... صرف اس کام کے لئے کبھی کبھار آتا ہوں۔

ماجو سگریٹ کے کش لگاتے

ہوئے اُس کا چہرہ دیکھتا ہے۔ آدمی اپنے گلاس میں موجود شراب کے آخری دو گھونٹ بھرتا ہے۔ اور پھر ماجو پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

آدمی : تم پہلے نہالو...... میں اپنا ایک سوٹ نکال دیتا ہوں تمہارے لئے ...... تمہیں پورا تو نہیں آئے گا ......مگر چلے گا۔

وہ کہتا ہوا اُٹھتا ہے اور ڈریسنگ روم کی وارڈ روب کھول دیتا ہے۔

ماجو کی نظر اب بھی ٹیبل پر پڑے چمکتے لائٹر پر ہے۔

// Cut //

منظر:50

وقت	:	رات
جگہ	:	پائل کا کمرہ
کردار	:	پائل

....

پائل اپنے بیڈ پر نیم دراز ایک میگزین لئے بیٹھی ہے اور میگزین کے صفحات اُلٹ پلٹ رہی ہے مگر اُس کا ذہن کہیں اور ہے۔

وہ اسلم کے بارے میں سوچ رہی ہے۔ اسلم کے ساتھ اپنے مستقبل کے بارے میں۔

میگزین کے صفحات پلٹتے پلٹتے وہ تصور میں کھو جاتی ہے۔ بہت سے منظر Flashes کی صورت میں اُس کے سامنے آتے ہیں۔

// Intercut //

منظر:51

وقت	:	دن
جگہ	:	ایک چھوٹا سا گھر
کردار	:	پائل، اسلم

....

اسلم اور پائل ایک چھوٹے سے گھر میں چار پائی پر صحن میں بیٹھے ہیں پائل روٹی کے لقمے اسلم کے منہ میں ڈال رہی ہے اور اسلم محبت بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:52

وقت : دن
جگہ : گھر
کردار : پائل

....

پائل صحن میں اسلم کے کپڑے دھونے کے بعد صحن کی تار پر پھیلا رہی ہے۔

// Cut //

منظر:53

وقت : دن
جگہ : گھر
کردار : پائل

....

پائل صحن میں جھاڑو دے رہی ہے۔

// Cut //

منظر:54

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : پائل ،اسلم

....

اسلم ویسپا پر بیٹھا ہے پائل اُس کے پیچھے بیٹھی ہے۔ وہ ویسپا چلا رہا ہے۔ دونوں ہنستے ہوئے باتیں کر رہے ہیں پائل کی لٹیں تیز ہوا سے اُڑ رہی ہیں۔

// Cut //

منظر:55

وقت : دن

جگہ : کمرہ

کردار : پائل، بچہ، اسلم

....

پائل پانچ چھ سال کے ایک بچے کے بالوں میں کنگھی کر رہی ہے۔ بچہ یونیفارم پہنے ہوئے ہے۔ اسلم اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے آتا ہے اور بچے کی انگلی پکڑ کر باہر لے جاتا ہے۔

پائل پیچھے اُس کا بیگ لئے جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:56

وقت : دن

جگہ : صحن

کردار : اسلم، ایک نوجوان، پائل

....

پائل اور اسلم صحن میں کھڑے ہیں وہ اب ادھیڑ عمر ہیں۔ اُن کے سامنے سفید اوور آل پہنے اُن کا بیٹا کھڑا ہے اور پائل اُسے گلے سے لگانے کے بعد اُس کا ماتھا چومتی ہے۔

// Cut //

منظر:50

وقت : رات

جگہ : پائل کا کمرہ

کردار : پائل

....

پائل میگزین پر سر رکھے آنکھیں بند کئے یک دم ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتی ہے پھر اپنی آنکھوں کو مسلتی ہے اور آس پاس کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ پھر یک دم اُٹھ کر بیٹھ کر وال کلاک کو دیکھتی ہے۔ وال کلاک تین بجا رہا ہے۔ وہ بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی ہے اور اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

پائل: تین بج گئے اور کاکو نے مجھے اُٹھایا نہیں...... ارے تین بجے تو ٹرین نے لاہور کے لئے روانہ ہو جانا تھا۔

وہ جوتا پہنتے ہوئے بڑبڑاتی ہے اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:57

وقت : رات

جگہ : باتھ روم

کردار : ماجو، آدمی

....

ایک شاندار باتھ روم کا دروازہ کھلتا ہے اور ماجو اور آدمی اندر داخل ہوتے ہیں۔

ماجو کو باتھ روم میں نظر ڈالتے ہی جیسے سکتہ ہو جاتا ہے۔ وہ ویسا ہی باتھ روم ہے جیسا وہ اکثر اپنے تصور میں حمام میں نہاتے ہوئے دیکھتا ہے۔

آدمی باتھ روم میں کپڑے لٹکاتے ہوئے اس کو مختلف taps پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُن کا فنکشن بتاتا ہے۔

آدمی: یہاں سے ٹھنڈا پانی آئے گا...... یہاں سے گرم......

پھر وہ وہاں پڑی چھوٹی بڑی بوتلوں کے ایک ڈھیر سے ایک بوتل الگ کر کے اُس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ شیمپو ہے...... اگر صابن لگانا چاہو تو وہ سامنے پڑا ہے۔

آدمی کہتا ہوا باتھ روم کا دروازہ بند کر کے باہر نکل جاتا ہے۔ ماجو کا سکتہ جیسے

ٹوٹ جاتا ہے وہ ہاتھ میں پکڑی بوتل کو دیکھتا ہے۔ پھر باتھ روم میں چاروں طرف نظریں دوڑاتا ہے اور پھر اُس کے چہرے پر مسرت اور خوشی کی مسکراہٹ نمودار ہوتی ہے۔ وہ بوتل کو بیسن کے پاس رکھتے ہوئے بڑے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ پھر بوتلوں کے ڈھیر کو دیکھتا ہے پھر شاور کو اور پھر سوچتا ہے۔

ماجو: (خیال!) یہ صاحب بہت اچھا آدمی ہے...... میں اس سے کہوں گا کہ وہ مجھے اس گھر کی دیکھ بھال اور چوکیداری کے لئے رکھ لے...... اسے اس گھر اور یہاں کی چیزوں کی حفاظت کے لئے کسی نہ کسی آدمی کی تو ضرورت ہوگی میں اس سے کہوں گا وہ مجھے رکھ لے...... پھر میں...... میں اس غسل خانے میں روز نہا سکوں گا جتنی دیر دل چاہے...... جتنا مرضی پانی لگا کے۔

وہ سوچتے ہوئے اپنی قمیض اُتارنے کے لئے اُٹھانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر:58

وقت : رات

جگہ : پائل کا گھر

کردار : پائل، مغنیہ

....

پائل تیزی سے سیڑھیاں اُترتی ہوئی نیچے آتی ہے اور کاکو کو آواز دیتی ہے۔

پائل: کاکو......کاکو

پھر وہ ہال کمرے کے سامنے سے تیزی سے گزرتی ہے ہال کمرے کے اندر سے ابھی بھی طبلے اور گھنگھروؤں کی آواز آ رہی ہے۔ اندر سے ساتھ گانے کی بھی آواز آ رہی ہے۔

مغنیہ: ہم بھول گئے ہر بات
مگر تیرا پیار نہیں بھولے
کیا کیا ہوا دل کے ساتھ
مگر تیرا پیار نہیں بھولے

پائل بھاگتے ہوئے بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے۔

// Cut //

منظر:59

وقت . رات

جگہ : باتھ روم

کردار : ماجو

....

ماجو شور کے نیچے کھڑا ہے۔ اور پانی سے جیسے محظوظ ہوتے ہوئے آنکھیں بند کیے وہاں پر کھڑا ہے۔

آنکھیں بند کرتے ہی اُس کے تصور میں حمام کا غسل خانہ آ جاتا ہے۔ وہ جیسے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتا ہے اور پھر اپنے آپ کو اس غسل خانے میں پا کر مسکراتا ہے۔ پھر گرتے پانی سے اپنے کندھوں اور بازوؤں کو ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:60

وقت : رات

جگہ : برآمدہ

کردار : کاکو، پائل، چاندنی، عاشق

....

پائل دروازہ کھول کر برآمدے میں نکلتی ہے اور تبھی وہ بیرونی گیٹ کی طرف سے کاکو کو آتے دیکھتی ہے کاکو پاس آتا ہے تو وہ اُس سے کہتی ہے۔

پائل: بیگ دے آئے اُسے ......اور مجھے بتانا بھول گئے ......چلو اب جلدی کرو......آج کی ٹرین تو نکل گئی اب کسی اور ٹرین کا انتظار کرنا پڑے گا۔

کاکو: پائل بی بی اسلم ابھی بھی نہیں آیا ..... میں ہر دس منٹ کے بعد باہر چکر لگا رہا ہوں

مگر وہ کہیں نہیں ہے۔

پائل: تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے کاکو؟

کاکو: آپ میرے ساتھ آئیں اور خود دیکھ لیں سڑک پر کوئی نہیں۔

پائل: پر تین بج رہے ہیں اور ہمیں تین بجے کی ٹرین سے لاہور جانا تھا۔

کاکو: (جھجک کر) بی بی کیا آپ کو یقین ہے کہ......

پائل: (بات کاٹ کر) اب یہ مت پوچھنا مجھ سے کہ اسلم واقعی مجھ سے محبت کرتا ہے یا نہیں ......اور مجھے واقعی اس گھر سے لینے آئے گا یا نہیں؟

کاکو: نہیں پائل بی بی میں تو صرف یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ کو واقعی یقین ہے کہ اُنہیں آج رات کو ہی آنا تھا؟

دونوں چپ چاپ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہتے ہیں پھر پائل کی آنکھوں میں آنسو آنے لگتے ہیں اور وہ کہتی ہے۔ اُس کے گالوں پر

پائل: وہ آج رات نہیں آئے گا تو پھر کبھی نہیں آئے گا کاکو......

آنسو بہہ رہے ہیں

......اُس کو آ جانا چاہیے......

پائل نے دل دیا ہے اُسے......

کیا اُسے اس کا احساس ہی نہیں ہے۔

اُس کے آنسوؤں

کاکو: میں ایک بار پھر دیکھتا ہوں۔

سے گھبرا کر پلٹتا ہے اور تبھی کھلے گیٹ سے چاندنی ایک مرد کے ساتھ ایک گاڑی میں آتی نظر آتی ہے۔ پائل یک دم پلٹ کر بھاگتے ہوئے اندر چلی جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:61

وقت : رات

جگہ : بیڈ روم

کردار : ماجو، آدمی

....

آدمی بیڈ روم کے صوفے پر بیٹھا اُسی طرح شراب اور سگریٹ پی رہا ہے جب ماجو اپنے سائز سے بڑے شلوار قمیض میں باہر نکلتا ہے۔ اُس نے شلوار کی لمبائی کو کم کرنے کے لئے اُسے نیفے میں اُڑسا ہوا ہے۔

اور قمیض کی آستینوں کو بھی فولڈ کیا ہوا ہے۔

آدمی اُسے دیکھ کر مسکراتا ہے پھر انگلش میں کہتا ہے۔

آدمی: Much better

ماجو آ کر آدمی کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے۔

ماجو: میں نے آپ کے بیٹے کو دیکھا ہے

آدمی ایک بار پھر ایک سگریٹ ماجو کی طرف بڑھاتا ہے اور پھر لائٹر اُٹھانے لگتا ہے جب ماجو کے جملے پر

وہ جیسے کرنٹ کھا کر دیکھتا ہے۔

آدمی: کیا مطلب؟ اس گاڑی میں ایک لڑکے کو کئی بار میں نے دیکھا ہے۔

لائٹر سے ماجو کے ہونٹوں میں دبا سگریٹ سلگانے لگتا ہے اور کچھ مطمئن ہو کر اُسے بتاتا ہے۔

آدمی: اوہ...... اچھا...... ہاں وہ میرا بیٹا ہی ہو گا...... تمہاری عمر کا ہی ہے...... اکلوتا بیٹا ہے میرا...... ...... اگلے ہفتے وہ پڑھنے کے لئے امریکہ چلا جائے گا۔

ماجو: کیوں؟

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ

آدمی: ہمارے خاندان میں سب پڑھنے کے لئے باہر جاتے ہیں۔ ...... آج اپنے دوستوں کے ساتھ اس وقت ایک پارٹی میں گیا ہوا ہے وہ۔ ...... میں بہت miss کروں گا اُسے جب وہ باہر چلا جائے گا............

یک دم بات بدلتے ہوئے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے آدمی پوچھتا ہے۔

تم اس کام کے لئے کتنے پیسے لیتے ہو؟

ماجو کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتا ہے پھر یک دم منہ بند کر لیتا ہے۔

آدمی: ایک ہزار ٹھیک رہے گا؟

بے یقینی سے بے اختیار

ماجو: روپے؟

آدمی: اور کیا پیسے؟......

ہنس کر والٹ سے ایک نوٹ نکال کر اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے ماجو کانپتے ہاتھوں سے نوٹ پکڑ لیتا ہے۔ آدمی اُس کی کیفیت سے جیسے محظوظ ہو رہا ہے۔ ماجو بے یقینی سے ہزار کے نوٹ کو دیکھتے ہوئے فال والے کی بات یاد کرتا ہے۔

فال والا: تیرے دن پھرنے والے ہیں ماجو......

کھڑا ہوتے ہوئے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

آدمی: آؤ وہاں چلیں

کیمرہ بیڈ کو فوکس کرتا ہے۔

// Cut //

منظر:62

وقت : رات

جگہ : پائل کا گھر

کردار : پائل، چاندنی، مغنیہ

....

پائل لاؤنج میں صوفہ پر جا کر بیٹھ جاتی ہے، ہال کمرے سے مغنیہ کے گانے کی آواز آ رہی ہے۔

مغنیہ: ٹوٹی ہے میری نیند مگر
تم کو اس سے کیا

پائل کی آنکھوں سے آنسو اور تیز رفتاری سے بہنے لگتے ہیں اور وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپا لیتی ہے۔

بجتے رہے ہواؤں سے در
تم کو اس سے کیا
اوروں کا ہاتھ تھامو
انہیں راستہ دکھاؤ
میں بھول جاؤں
اپنا ہی گھر
تم کو اس سے کیا

چاندنی تب اندر آتی ہے اور سرسری سی نظر

پائل پر ڈال کر سیڑھیاں چڑھتی جاتی ہے۔ پائل دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے بیٹھی ہے۔

لے جائیں مجھ کو مال غنیمت
کے ساتھ عدو
تم نے تو ڈال
دی ہے سپر
تم کو اس سے کیا

تم نے تو تھک کے دشت
میں خیمے لگا لئے
تنہا کٹے کسی کا سفر
تم کو اس سے کیا

// Cut //

منظر:63

وقت : رات

جگہ : بیڈروم

کردار : ماجو، آدمی

......

ماجو اور آدمی ڈبل بیڈ پر ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر چت لیٹے ہیں۔ آدمی سائیڈ ٹیبل سے پھر سگریٹ پیک سے سگریٹ نکالتے ہوئے وہ اُٹھ کر بیٹھتا ہے اور لائٹر سے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہتا ہے۔

آدمی: میں خود بھی کچھ دیر پہلے ایک پارٹی سے آیا ہوں۔

ماجو: کس پارٹی سے؟

آدمی ایک اور سگریٹ سلگاتے ہوئے اُسے ماجو کی طرف بڑھاتا ہے۔ ماجو بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سگریٹ پکڑ لیتا ہے۔

آدمی: تھی ایک پارٹی سندھ کلب میں ...... وہی ناچ گانا، نمائشی قہقہے

فریب اور جھوٹ ......
مجھے نفرت ہے ان پارٹیز سے۔

ماجو: اگر آپ کو اتنی نفرت ہے تو آپ وہاں جاتے کیوں ہیں؟

آدمی: کیونکہ میری بیوی کو جانا پسند ہے وہاں ...... ابھی بھی اسے وہیں چھوڑ آیا ہوں۔

ماجو: کیوں؟

آدمی: کیونکہ وہ ابھی اور رہنا چاہتی تھی وہاں۔

ماجو: وہ واپس کیسے آئے گی؟

آدمی: ڈرائیور کو واپس بھیج دیا تھا میں نے۔

ماجو: وہ جب گھر آئے گی اور آپ گھر پر نہیں ہوں گے تو وہ آپ کو تلاش نہیں کرے گی؟

بے اختیار قہقہہ لگا کر

آدمی: نہیں ...... بڑے گھروں میں کوئی کسی کو تلاش نہیں کرتا ...... وہ آئے گی ...... کلینزنگ ملک سے اپنا چہرہ صاف

کرے گی ...... مساج کرے گی ...... چہرے کی مالش .... اور سو جائے گی .... میں اور وہ کئی کئی دن آپس میں بات نہیں کرتے ......

بات کرتے کرتے عجیب سے انداز میں رُک کر ماجو کو دیکھتے ہوئے مساج کا ترجمہ کرتا ہے۔ ماجو نہ سمجھنے والے انداز میں مسکراتا ہے۔ آدمی بات جاری رکھتا ہے۔

ماجو: کیوں؟ ...... آپ کو اچھی نہیں لگتی وہ؟

دو ٹوک انداز میں

آدمی: نہیں۔

ماجو: پھر آپ نے اُس سے شادی کیوں کی؟

عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ کش لیتے ہوئے

آدمی: شادی ایک چیز ہوتی ہے۔ ...... پسند ایک اور چیز ہوتی ہے...... کر لیتے ہیں ہم لوگ اس طرح کی خاندانی عورتوں سے شادیاں ......

آدمی: ......وہ سارا دن شاپنگ کرتی ہے...... رات کو پارٹیز اٹینڈ کرتی ہے۔

ماجو: خوبصورت ہے؟

آدمی: پتہ نہیں...... لوگ کہتے ہیں ہے...... میں نے بہت عرصہ

ہو گیا اسے غور سے دیکھا نہیں۔

ماجو: اس کو پتہ ہے کہ آپ یہاں اس گھر میں ......

بات کرتے ہوئے رُک جاتا ہے۔ آدمی غور سے اُس کا چہرہ دیکھ کر ایک کش لگاتا ہے۔

آدمی: نہیں ...... اُس کو نہیں پتہ ...... یا کم از کم وہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ اُسے نہیں پتہ جیسے میں اسے کسی دوسرے مرد کے ساتھ کہیں دیکھ کر یہ ظاہر کرتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا ......

ہلکی سی ہنسی کے ساتھ تبھی بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل بجنے لگتا ہے۔

آدمی چونک کر موبائل اُٹھاتا ہے۔

// Cut //

منظر:64

وقت : رات

جگہ : پائل کا کمرہ

کردار : پائل، چاندنی

....

کمرے کا دروازہ اک سے کھلتا ہے اور پائل تقریباً دوڑتی ہوئی آتی ہے اور ادھر ادھر دیکھے بغیر اوندھے منہ بڈ پر لیٹ کر رونے لگتی ہے بلند آواز میں ہچکیوں سے وہ روتی جاتی ہے کچھ دیر کے لئے اور تبھی اُسے احساس ہوتا ہے کہ کمرے میں کسی اور کی بھی ہچکیوں کی آواز ہے وہ یک دم خاموش ہو کر سیدھی ہوتی ہوئی اُٹھتی ہے اور ساکت ہو جاتی ہے۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی چاندنی بھی زار و قطار رو رہی ہے۔

وہ دونوں آئینے میں اپنے آنسوؤں سے بھیگے چہروں کا عکس دیکھتی ہیں۔

پھر یک دم چاندنی اپنی جگہ سے اُٹھتی ہے اور پائل کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اُس کے کندھے پر سر رکھ کر بلند آواز میں رونے لگتی ہے۔ پائل بھی بے اختیار اُس کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔

بیک گراؤنڈ میں مغنیہ کے گانے کی آواز آ رہی ہے۔

مغنیہ: آج کی شب تو بہت کچھ ہے مگر کل کیلئے
ایک اندیشہ بے نام ہے اور کچھ بھی نہیں

دیکھنا یہ ہے کہ کل تجھ سے ملاقات کے بعد
رنگِ اُمید کھلے گا کہ بکھر جائے گا
وقت پرواز کرے گا کہ ٹھہر جائے گا
جیت ہو گی یا کھیل بگڑ جائے گا
خواب کا شہر رہے گا کہ اُجڑ جائے گا

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی

// Cut //

منظر:65

وقت : رات

جگہ : بیڈ روم

کردار : ماجو، آدمی

....

ماجو بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا ہے۔ آدمی موبائل کان سے لگائے کہتا ہے۔

آدمی: Hello ! ....

وہ ہیلو کہتے ہوئے دوسری طرف سے بات سنتا اور پھر اضطراب کے عالم میں اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ماجو کش لیتے لیتے ٹھٹھکتا ہے۔

What ?

کیسے ہوا یہ سب کچھ؟......

......تمہاری گاڑی تو میرے پاس ہے...... پھر تمہارے پاس کون سی گاڑی تھی؟..................

My God..................

میں آ رہا ہوں............

don`t worry............

............آفیسر کو اپنا تعارف کروایا ہے تم نے؟

....

Alright............

Just calm down

میں پہنچتا ہوں۔

وہ موبائل بند کرتا ہے۔ ماجو اُس سے پوچھتا ہے

ماجو: کیا ہوا؟

آدمی: تم اپنی چیزیں لو ہمیں ابھی یہاں سے نکلنا ہے۔ میرے بیٹے کی گاڑی کے نیچے آ کر کوئی مر گیا۔

آدمی اب کار کی چابیاں اُٹھاتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا ہے۔

ماجو اُٹھ کر کھڑا ہوتا ہے۔

ماجو: میں کپڑے بدل......

آدمی تیزی سے بات کاٹتا ہے۔

آدمی: ضرورت نہیں تم رکھو یہ کپڑے......بس اندر سے اپنے کپڑے اُٹھا لو۔

ماجو باتھ روم کی طرف جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:66

وقت : رات

جگہ : پائل کا کیمرہ

کردار : پائل، چاندنی

....

پائل اور چاندنی بیڈ پر برابر میں چت لیٹی ہیں۔

پائل: مجھے لگتا تھا تم مجھ سے نفرت کرتی تھی۔

چاندنی: نہیں میں تم پر رشک کرتی تھی......ہم سب کو لگتا تھا تمہیں واقعی سچی محبت مل گئی ہے اور تم یہاں سے نکل کر وہ سب کچھ پالو گی جس کے ہم سب خواب دیکھتے ہیں۔

اُسی انداز میں

پائل: اور میں تم پر رشک کرتی تھی......تم میں اعتماد تھا تم جس طرح مردوں کے ساتھ ہائی سوسائٹی میں پھرتی

تھی اُس طرح یہاں کی کوئی دوسری لڑکی نہیں پھر سکتی تھی...... مجھے بعض دفعہ لگتا تھا مرد تمہارے سامنے گھبرا جاتے ہیں ......تمہارے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے نظر آتے ہیں۔

اُسی انداز میں

چاندنی: ہائی سوسائٹی......! ہم کچھ بھی کر لیں پائل اپنے اوپر سے طوائف کا لیبل ہم نہیں اُتار سکتیں......کوئی نہ کوئی چیز یہ چغلی کھاتی ہے کہ ہم اس بازار سے ہیں...... کہ ہم وہ عورتیں نہیں ہیں جو پہلے صاحب حیثیت مردوں کی بیٹیاں ہوتی ہیں پھر بہنیں ......اور پھر صاحب حیثیت مردوں کی بیویاں بنتی ہیں......ہمیں دیکھتے ہی سب کو پتہ چل جاتا ہے کہ ہم...... ہم بس سیدھی طوائفیں ہی پیدا ہوئی تھیں۔

پائل الٹے لیٹے اُس کا کندھا تھپکتی ہے مگر چاندنی عجیب سے اشتعال میں اُٹھ کر

بیٹھ جاتی ہے۔

چاندنی: کیا ہے جو یہ بڑے خاندانوں
کی بیٹیاں اور بڑے آدمیوں
کی بیویاں نہیں کرتیں ......
اگر ہم جسم دکھاتی ہیں تو یہ
ہم سے بھی کم کپڑے پہن کر
غیر مردوں میں پھر رہی
ہوتی ہیں ...... ہم شراب پیتی
ہیں یہ بھی پیتی ہیں ...... ہم
فحش باتیں کرتی ہیں یہ بھی
کرتی ہیں ...... ہم مردوں کے
ساتھ چکر چلاتی ہیں یہ بھی
غیر مردوں کے ساتھ افیئر چلاتی
ہیں ...... ہم مردوں سے تحفے
لیتی ہیں یہ بھی لیتی ہیں ......
پھر فرق کیا ہے دونوں میں؟

اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے

پائل: ضرورت اور شوق کا ...... ہم
سب کچھ ضرورتاً کرتی ہیں ......
وہ سب کچھ شوقیہ ...... جسم
فروشی ہمارا پیٹ بھرتی ہے
اور اُن کا دل بہلاتی ہے۔

چاندنی یک دم ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔

....

چاندنی: ہاں ضرورت اور شوق کا
ہی فرق ہے۔

پائل: آج کچھ ہوا کیا؟

چاندنی: ہاں اظہر درانی کی بیوی تھی

پارٹی میں ...... بہت بڑا انڈسٹریلٹ
ہے ...... مجھے کہنے لگی میں اظہر
سے کہوں گی وہ کسی مالشیے کے
ساتھ سو جائے مگر کسی طوائف
کے ساتھ نہیں ...... پتہ نہیں کون
کون سی بیماریاں پھیلاتی ہیں
یہ عورتیں ...... میرا دل چاہا
میں سینڈل اُتار کر اُس عورت
کے منہ پر دے ماروں خود
پورے شہر میں کہانیاں مشہور
ہیں اس کی اور مجھے کہہ رہی
ہے کہ ہم بیماریاں پھیلاتے ہیں۔

سنجیدگی سے

پائل: دینا پتہ اُس کے شوہر کا ......
میں ماجو سے کہوں گی وہ
سوئے اُس کے شوہر کے
ساتھ ...... تاکہ شوق تو پورا
ہو اُس کی بیوی کا۔

چاندنی: تمہیں پتہ ہے اُس کا شوہر
پہلے ہی مالشیوں کے ساتھ
سوتا پھر رہا ہے۔

چاندنی اُس کی بات پر یک دم قہقہہ لگا کر ہنستی ہے۔ پائل بھی ہنس پڑتی ہے۔ پھر دونوں کو جیسے ہنسنے کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنستی ہیں۔

// Cut //

منظر:67

وقت : رات
جگہ : باتھ روم
کردار : ماجو

....

ماجو باتھ روم میں اپنے کپڑے لپیٹے اپنی بغل میں دبائے بڑی حسرت سے باتھ روم کو دیکھ رہا ہے تبھی باہر سے آدمی کی آواز آتی ہے۔

آدمی: جلدی آؤ...... مجھے دیر ہو رہی ہے۔

ماجو ہڑبڑا کر ایک آخری نظر باتھ روم پر ڈالتے ہوئے ٹشو کے ڈبے سے چند ٹشو تیزی سے لے کر اپنی جیب میں اڑستا ہے اور باتھ روم سے نکل جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:68

وقت : رات
جگہ : لاؤنج
کردار : پائل، کاکو

....

پائل مطمئن انداز میں کچھ گنگناتے ہوئے سیڑھیاں اُتر رہی ہے اُس کے پیروں میں ایک بار پھر گھنگھرو بندھے ہوئے ہیں۔

تبھی کاکو اندر آ کر اُس کے قریب اُس سے کہتا ہے۔

کاکو: میں ابھی پھر باہر دیکھ کر......

پائل اُس کی بات کاٹ دیتی ہے۔

پائل: اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا بیگ لاکر میرے کمرے میں رکھ دے...... مجھے اب کہیں نہیں جانا ....

کاکو حیرانگی سے اُسے دیکھتا رہتا ہے۔ وہ بڑے ناز اور انداز سے چلتی ہوئی ہال کمرے کی طرف جا رہی ہے۔

// Cut //

منظر:69

وقت : رات

جگہ : سڑک

کردار : ماجو، آدمی

....

ماجو آدمی کی گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور آدمی زن سے گاڑی اُڑا کر لے جاتا ہے۔ ماجو تیل کی بوتلیں اور اپنے کپڑے پکڑے حسرت سے دور جاتی گاڑی کی ٹیل لائٹس کو دیکھتا ہے۔

گاڑی موڑ مڑ کر غائب ہوتی ہے اور ماجو اپنے اردگرد دیکھتا ہے۔ فٹ پاتھ پر کہیں کہیں اکا دکا لوگ سو رہے ہیں وہ ایک نظر اپنے صاف ستھرے لباس کو دیکھتا ہے پھر تیل کی بوتلوں کو پھر اپنے پہلے والے کپڑوں کی گٹھڑی کو پھر وہیں فٹ پاتھ پر بیٹھ جاتا ہے۔

// Cut //

منظر:70

وقت : دن

جگہ : لاؤنج

کردار : کاکو، جہاں آرا

....

کاکو لاؤنج کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ وہ بے حد شاکڈ اور ڈسٹربڈ نظر آ رہا ہے۔

جہاں آرا ہال کمرے سے نکلتے ہوئے جماہی لیتی ہے پھر انگڑائی لیتی ہے کاکو کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: میں سونے جا رہی ہوں کاکو......تو دروازے دیکھ لے......آج ساری رات تو تجھے آوازیں دیتے ہوئے ہی گزری...... پتہ نہیں گھڑی گھڑی کہاں غائب ہو جاتا تھا تو............ کیا ہوا؟ تیرا رنگ کیوں اُڑا ہوا ہے؟

کاکو: ایکسیڈنٹ

جیسے اُس کی نیند غائب ہوتی ہے
جہاں آرا: کیا؟ کیا بک رہا ہے

کاکو: مزار کے قریب والی سڑک پر ایک سکوٹر والے کو ایک گاڑی والے نے ٹکر مار دی۔

جہاں آرا: آئے ہائے تو اس سے ہمیں کیا...... روز کئی ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں کراچی میں۔

....

کاکو: وہ جو افتخار صاحب رات کو آئے تھے وہ اُن کی گاڑی تھی۔

بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھ کر
جہاں آرا: میرے اللہ...... وہ جو اُنیس بیس سال کا لڑکا تھا جو بار بار مجھ سے پائل کا پوچھ رہا تھا؟

کاکو: ہاں

بے تابی سے
جہاں آرا: وہ ٹھیک تو ہے؟

کاکو: ہاں وہ ٹھیک ہے بس گاڑی سکوٹر سے ٹکرانے کے بعد کھمبے سے ٹکرا گئی اور ابھی بھی وہیں کھڑی ہے مگر افتخار کو پولیس لے گئی وہ ٹھیک

تھا۔

اطمینان سے
جہاں آرا: پولیس کی کوئی بات نہیں اس کا باپ بڑا آدمی ہے چھڑوالے گا اُسے۔

کاکو: مگر سکوٹر والا مر گیا۔

جہاں آرا: بے چارہ چلو اللہ اُس کی مغفرت کرے۔

ہکلاتے ہوئے
کاکو: وہ...... وہ اسلم تھا۔

چونکتے ہوئے
جہاں آرا: اسلم؟...... وہ کیا کر رہا تھا رات کے اس وقت یہاں؟

کاکو: پتہ نہیں مگر وہ اسی کا ویسپا تھا...... وہ سڑک پر اسی وقت مر گیا۔

جہاں آرا ایک دم گہرا اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: اللہ کی قدرت ہے کبھی تو بیٹھے بٹھائے دل کی مرادیں پوری کرتا ہے...... پائل کی جان چھوٹی اُس سے ...... اُس حرام زادے نے راتوں کی نیندیں حرام کر رکھی تھیں ...... یہ لے یہ

اپنے ہاتھ میں پکڑی ایک پوٹلی سے ایک نوٹ نکال کر اُس

پیسے اور مزار پر چادر چڑھا کر آ ...... میں نے منت مانی تھی کہ اسلم سے پیچھا چھوٹے گا

تو مزار پر چادر چڑھاؤں گی۔

کاکو کسی معمول کی طرح نوٹ پکڑ لیتا ہے۔ جہاں آرا جانے کے لئے پلٹتی ہے مگر پھر جیسے کچھ یاد آنے پر مڑتی ہے۔

جہاں آرا: اور دیکھ خبردار پائل کو
اس حادثے کے بارے
میں کچھ پتہ چلا...... میں
تو اب سٹوڈیو بھی نہیں بھیج
رہی اُسے...... کراچی کی
کوئی فلم نہیں کرواؤں گی
اُسے...... اب لاہور میں
ہی کام کرواؤں گی......
سنا کاکو تو نے ...... یہ راز
تیرے اندر ہی رہنا چاہیے
مزار کے قریب سڑک
پر کس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے
تو نہیں جانتا...... سمجھا؟

بے اختیار

کاکو: سمجھ گیا۔

جہاں آرا پلٹ کر جاتی ہے۔ کاکو ہاتھ میں پکڑے نوٹ کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کی آنکھوں اور چہرے پر افسردگی ہے۔

// Cut //

منظر:71

وقت : طلوع آفتاب

جگہ : سمندر کا کنارہ

....

سمندر کے کنارے پر طلوع آفتاب کا منظر ہے۔ ایک نئی صبح نکل رہی ہے۔ پرندے آسمان پر اُڑ رہے ہیں ایک عجیب سی خاموشی ہر جانب ہے۔

// Cut //

منظر:72

وقت : دن

جگہ : مزار

کردار : پائل، کاکو

....

پائل مزار کی سیڑھیاں اُتر رہی ہے جب وہ کاکو کو ایک چادر ہاتھ میں پکڑے سیڑھیاں چڑھتے دیکھتی ہے۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں۔ پائل اُس کو روک کر پوچھتی ہے۔

پائل: تو کہاں جا رہا ہے کاکو؟

کاکو: بی جان نے یہ چادر چڑھانے کے لئے دی ہے اس کو چڑھانے آیا ہوں۔

مسکراتے ہوئے کہتی ہے

پائل: میں نے سوچا پھر اماں نے تجھے میرے پیچھے بھیج دیا ہے...... لا چادر دے میں خود چڑھاتی ہوں۔

پائل ہاتھ بڑھاتے ہوئے

کاکو ہچکچاتے ہوئے کہتا ہے

کاکو: نہیں پائل بی بی میں خود چڑھاتا ہوں

پائل: ارے دے ادھر...... میں نے کہا ناں میں چڑھاتی ہوں...... مجھ پر بھی کرم کیا ہے پیر سائیں نے...... اسلم کا اصلی چہرہ دکھا کر مجھے بچا لیا اُس نے۔

چادر اُس سے کھینچتے ہوئے

کاکو افسردگی سے اُسے دیکھتا ہے وہ اب سیڑھیاں چڑھ رہی ہے۔

// Cut //

منظر:73

وقت : دن

جگہ : مزار

کردار : پائل، کاکو

....

پائل بڑے انہاک اور عقیدت سے مزار پر چادر چڑھا رہی ہے۔

کاکو چپ چاپ اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر:74

وقت : دن

جگہ : مزار کے پاس کوئی جگہ

کردار : نوشی، ماجو، پائل

....

ماجو کھانے پینے کی کچھ چیزیں لے کر ایک جگہ بیٹھا ہے جب سب سے پہلے نوشی نمودار ہوتا ہے۔ وہ زرق برق لباس میں فل میک اپ کے ساتھ ہے اور لہراتا آ رہا ہے۔

ماجو کے پاس آتے ہی وہ تالی بجاتا ہے۔

نوشی: آئے ہائے...... تو کون ہے...... میں تو ماجو سے ملنے آئی ہوں

ماجو کچھ شرما کر

ماجو: میں ماجو ہی ہوں نوشی

مصنوعی حیرانگی سے سینے پر ہاتھ رکھ کر نوشی یک دم نیچے بیٹھ جاتا ہے۔

نوشی: ہائے میرے اللہ...... یہ شہزادہ چارلس یہاں

اُس کے کپڑوں کو چھوتے

ہوئے

کیسے آ گیا

ماجو: بکواس مت کر نوشی ...... اور یہ حلوہ پوری کہا

نوشی: حلوہ پوری ...... اور وہ بھی تو کھلا رہا ہے۔

آواز لگاتے ہوئے

دنیا والو آؤ مجھے جگاؤ ...... میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں؟

ماجو غصے سے دانت پیستا ہے

ماجو: اب اگر ایک لفظ اور کہا تو میں گھونسہ مار کر تیرے دانت توڑ دوں گا ہیجڑے۔

نوشی: ہیجڑہ کس کو بول رہا ہے مالشیے ...... میں بتاؤں تجھے؟

وہ یک دم غصے میں اُس کے بال نوچنے لگتا ہے۔ تبھی پائل وہاں آتی ہے اور بے حد ناراضگی سے دونوں کو جھڑکتی ہے۔

پائل: دونوں کتوں کی طرح صبح ہی صبح لڑنا شروع ہو جاتے ہو ...... اور کچھ نہیں

تو ایک عورت کا ہی لحاظ کر لیا کرو ...... ارے حلوہ پوری ...... یہ کون لایا ہے؟

کہتے ہوئے بیٹھ کر حلوہ پوری کا لفافہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور لقمہ لیتی ہے۔ ماجو اور نوشی الگ ہو جاتے ہیں اور خود بھی لقمے لینے لگتے ہیں ...... پائل ماجو کو دیکھتی ہے۔

پائل: آج تو بڑا انگریز بنا ہوا ہے ماجو ...... نہ وہ تیل ...... اور کپڑے بھی نئے ....

وہ آگے بڑھ کر اُس کے بالوں کو سونگھتی ہے اور جیسے خوشبو سے محظوظ ہوتی ہے۔

بالوں میں بھی کوئی امپورٹڈ شیمپو لگایا ہے ...... قصہ کیا ہے؟

ماجو: بتا دوں گا سارا قصہ تم پہلے یہ حلوہ پوری تو کھاؤ ...... میں کھلا رہا ہوں ...... اور ابھی چائے اور سگریٹ بھی پلواؤں گا۔

معنی خیز انداز میں

نوشی: لگتا ہے رات کو کوئی اونچا ہاتھ مارا ہے۔

ماجو: ایسا ہی سمجھو ...... اور تیرا سوگ ختم ہو گیا؟ ...... صبح ہی صبح ٹشن ٹاش ہو کر نکلا

نوشی: ہاں ہوگیا ختم سوگ
...... جب زندگی خود
ہی ماتم ہے تو میں کس
کے لئے کتنا روؤں ......
...... آج فلم انڈسٹری میں
مصنوعی سنجیدگی سے بات بدلتے ہوئے آنکھیں گھماتے ہوئے
ہیروئن کے لئے آڈیشن دینے
جا رہی ہوں ...... چار ہفتوں
میں پورے شہر میں پوسٹروں
پر میری ہی تصویریں دیکھو
گے تم ...... فلم انڈسٹری کی
بڑی بڑی ہیروئنوں کا
پتہ کاٹ دوں گی اور
بڑے بڑے ہیرو کے گھر تباہ
کر دوں گی ...... بس چار
دن کی مہمان ہے نوشی
تمہارے پاس۔

پائل کی طرف متوجہ ہو کر
ماجو: تمہارے اسلم کا کیا حال
ہے؟

ہنستے ہوئے
پائل: مرگیا حرام زادہ ......
آئندہ نام مت لینا اُس
کا میرے سامنے ......

نوشی: مرد سارے کتے ہوتے ہیں
ماجو کے علاوہ

پائل: ماجو مرد کہاں ہے......

تینوں ہنستے ہیں
ماجو تو مالشیا ہے۔

پھر ماجو ایک ٹھنڈا
سانس لیتے ہوئے
کہتا ہے۔
ماجو: رات میری قسمت بدلتے بدلتے
رہ گئی

بے اختیار
ہلکی سی افسردگی کے ساتھ
پائل: میری بھی

تینوں اکٹھے کہتے ہیں بے اختیار
نوشی: میری بھی ......

تینوں ایک دوسرے
کا چہرہ دیکھتے ہیں
اور پھر یک دم کھکھلا
کر ہنس پڑتے ہیں۔

(بیک گراؤنڈ میں
تالیوں، بوتلوں
اور گھنگھروؤں کا
شور)

// Cut //

سودا

کردار

مرکزی

1- بگو بندر والا (60 سالہ آدمی)
2- بانو (35 سالہ عورت)
3- نیامت (60 سالہ عورت)
4- رحیمو (35 سالہ مرد)
5- چھمکی (20 سالہ لڑکی)

ثانوی

1- چھمکی کا باپ (60 سالہ آدمی)
2- منا (رحیمو کا بیٹا) (دو سالہ بچہ)
3- جنتے (40 سالہ عورت)
4- جنتے کا بیٹا (ایک سالہ بچہ)
5- ایک مرد
6- دوسرا مرد
7- تیسرا مرد

لوکیشنز

1- بگو کی جھونپڑی
2- رحیمو کی جھونپڑی
3- چھمکی کی جھونپڑی
4- سڑک
5- ساحل سمندر
6- پارک
7- ہوٹل (کھوکھا)
8- میدان
9- بستی
10- سڑک
11- پارکنگ لاٹ
12- سگنل

منظر: 1

وقت : دن

جگہ : میدان

کردار : بکّو

....

رسی گلے میں باندھے بندریا ڈگڈگی کی آواز پر سر پر ہاتھ رکھے ناچ رہی ہے۔ رسی کا سرا بکّو کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے دوسرے ہاتھ میں ایک ڈگڈگی ہے جسے وہ بجا رہا ہے۔ وہ خود پیروں کے بل زمین پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک دائرے کی شکل میں چند بچے اور لوگ اُس کے اور بندریا کے گرد کھڑے ہیں۔ بکّو کا حلیہ ملگجا ہے اُس کی داڑھی اور بال بڑے اور بکھرے ہوئے ہیں۔ بالوں میں سفیدی نمایاں ہے۔ گریبان کھلا ہوا ہے۔ دانت پیلے ہیں۔ اُس کے گلے میں تعویذ ہیں اور ہاتھ میں ایک کڑا۔ اس کی انگلیوں میں چند انگوٹھیاں بھی نظر آ رہی ہیں بڑے بڑے نگینوں والی انگوٹھیاں۔ اُس کے ایک کان میں روئی کا ایک پھاہا رکھا ہوا ہے جسے وہ ہمیشہ اپنے کان میں ہی رکھتا ہے۔

بندریا کو نچاتے ہوئے وہ منہ سے مختلف آوازیں نکال رہا ہے۔ اور کچھ کہتا ہوا نظر آ رہا ہے مگر بیک گراؤنڈ میں صرف ڈگڈگی کی آواز گونج رہی ہے۔ کیمرہ تماشائیوں اور بکّو پر سے ہوتا ہوا ایک بار پھر بندریا پر آ کر مرکوز ہو جاتا ہے جو دائرے کے وسط میں سر پر ہاتھ رکھے ناچنے میں مصروف ہے۔ ڈگڈگی کی آواز تیز ہو رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 2

وقت : دن

جگہ : سڑک کے کنارے ایک کھوکھا نما ہوٹل

کردار : رحیمو، چھمکی

....

ٹی وی سکرین پر ایک فلمی اداکارہ ایک گانے پر سٹیج پر ناچتی نظر آ رہی ہے۔ کیمرہ اُسے فوکس کیے ہوئے ہے۔ بیک گراؤنڈ میں گانے کے بول گونج رہے ہیں۔

پھر کیمرہ آہستہ آہستہ کلوز شاٹ سے لانگ شاٹ پر آ جاتا ہے۔ TV ہوٹل کے ایک کونے میں ایک اونچے چھجے پر رکھا ہے۔ ہوٹل میں بہت سے مزدور اور نچلے طبقے کے لوگ کھانا کھاتے ہوئے TV سکرین پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ اُن میں رحیمو بھی ہے۔ وہ سامنے پڑی میز پر رکھی دال روٹی کھانے میں مصروف ہے مگر اُس کی نظریں ناچتی ہوئی اُس عورت پر ہیں جو سکرین پر نظر آ رہی ہے۔ وہ دیکھے بغیر کھانا کھا رہا ہے یوں جیسے اسے ڈر ہو کہ وہ سکرین سے نظر ہٹائے گا تو وہ عورت غائب ہو جائے گی۔ وہاں بیٹھے تمام مردوں کا تقریباً یہی حال ہے۔ تبھی چھمکی بڑے ناز و ادا سے چلتی ہوئی ہوٹل میں داخل ہوتی ہے وہ TV سکرین کو دیکھتی ہے اور پھر وہاں بیٹھے مردوں کو ...... رحیمو پر کچھ دیر کے لئے اُس کی نظریں ٹھہر جاتی ہیں۔ جو سکرین کی طرف متوجہ ہے مگر وہ رکتی نہیں چلتے ہوئے تھڑے پر کھانے کے دیگچے لگائے ہوئے ہوٹل کے مالک کے پاس چلی جاتی ہے اور اُس سے کھانا مانگتی ہے۔ ہوٹل کا مالک اُس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہوئے ایک لفافے میں اُسے سالن اور چاول ڈال کر دیتا ہے۔ ہوٹل میں بیٹھے ہوئے تمام مردوں کی نظریں اب TV کی

بجائے چھمکی پر جم گئی ہیں۔ رحیمو بھی اُسے گھور رہا ہے۔ مگر چھمکی کھانا لے کر اُسی نازو انداز سے لہراتے ہوئے مردوں کی میزوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے تمام مرد دوبارہ TV سکرین کو دیکھنے لگتے ہیں لیکن رحیمو کی نظریں کھانا کھاتے ہوئے ہوٹل کے باہر سڑک پر دور جاتی ہوئی چھمکی پر جمی ہوئی ہیں۔ وہ ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ کھانا بھی کھا رہا ہے۔ ہوٹل میں اب بھی TV پر لگا ہوا گانا گونج رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 3

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : بانو

....

سگنل سرخ ہونے پر ایک بڑی سڑک پر چند گاڑیاں رکتی نظر آتی ہیں اور تبھی بانو بھاگتی ہوئی اُن میں سے ایک گاڑی کی طرف جا کر شیشہ کو ہاتھ سے بجاتے ہوئے منت بھرے انداز میں کچھ کہتے ہوئے ہاتھ جوڑے بھیک مانگتی نظر آتی ہے۔ گاڑی کے اندر بیٹھا ہوا مرد شیشہ نیچے کرتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک نوٹ پکڑا دیتا ہے۔ وہ نوٹ پکڑ کر دوسری گاڑی کی طرف جاتی ہے مگر اس سے پہلے کہ وہ گاڑی تک پہنچ سکے سگنل سبز ہو جاتا ہے اور وہاں کھڑی گاڑیاں ایک زناٹے سے چلی جاتی ہیں بانو کے چہرے پر مایوسی آتی ہے مگر وہ تقریباً بھاگتی ہوئی گاڑیوں اور دوسری ٹریفک سے بچتے ہوئے فٹ پاتھ پر چڑھ جاتی ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر وہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے مڑے تڑے نوٹ کو دوسرے نوٹوں کے ساتھ لپیٹ کر مٹھی میں بھینچ لیتی ہے اور دوبارہ سگنل کو دیکھنے لگتی ہے جو ایک بار پھر سرخ ہو رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 4

وقت : دن

جگہ : پارکنگ ایریا

کردار : نیامت، ایک عورت

....

نیامت پارکنگ ایریا میں ایک گاڑی کی طرف بڑھتی عورت جس کے ہاتھ میں شاپر ہیں کے سامنے ہاتھ جوڑے منت سماجت کرتے ہوئے چل رہی ہے۔ مگر وہ عورت اُسے جھڑک رہی ہے۔ نیامت پھر بھی ساتھ چل رہی ہے۔ وہ عورت اپنی گاڑی کے پاس پہنچ کر نیامت کو پھر جھڑکتی ہے۔ اُس کا ڈرائیور دروازہ کھولتا ہے وہ اندر بیٹھتی ہے۔ ڈرائیور بھی نیامت کو جھڑکتے ہوئے اپنی سیٹ پر بیٹھ جاتا ہے۔ نیامت اب بھی کھڑکی کے ساتھ چپکی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بھیک مانگ رہی ہے۔ ڈرائیور زن سے گاڑی پارکنگ ایریا سے لے جاتا ہے۔ نیامت ایک لمحے کے لئے کھڑی رہتی ہے پھر ایک دوسری گاڑی کی طرف بھاگتی ہے جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر مرد بیٹھ رہا ہے۔ گاڑی چل رہی ہوتی ہے جب وہ شیشہ بجاتے ہوئے ساتھ بھاگنے لگتی ہے مرد ایک نوٹ تھوڑے سے کھلے ہوئے شیشے سے باہر نکالتے ہوئے چلتی گاڑی سے اُسے پکڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ نیامت اُسے پکڑنے میں ناکام رہتی ہے نوٹ ہوا میں اُڑتا ہوا باہر گرتا اور گاڑی تیز رفتاری سے گزر جاتی ہے۔ زمین پر گرنے کے بعد بھی نوٹ کچھ دیر ہوا سے زمین پر لڑھکتا رہتا ہے۔ نیامت بھاگتے ہوئے نوٹ کے پیچھے جاتی اور بالآخر جھپٹ کر دو تین کوششوں کے بعد اُسے پکڑنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اُس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آتی ہے وہ نوٹ کو ملگجی چادر کے پلو سے باندھ لیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 5

وقت : رات

جگہ : جھونپڑی (بلّو کے گھر کا صحن اور برآمدہ)

کردار : بلّو، نیامت

....

ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی کے باہر چھوٹے سے صحن میں دیوار کے ساتھ مٹی کے ایک چولہے پر بلّو ایک اُپلا جلانے میں مصروف ہے وہ لنگی پہنے ہوئے زمین پر چولہے کے پاس پاؤں کے بل بیٹھا ہوا ہے۔ چمٹے کے ساتھ وہ اُپلے کو اُلٹ پلٹ رہا ہے تاکہ وہ اچھی طرح جل جائے۔ حقے کی ٹوپی اُس کے پاس زمین پر دھری ہے کچھ دیر میں وہ اُپلے کے ٹکڑے کر کے اُسے ٹوپی میں رکھ کر ٹوپی اُٹھا کر جھونپڑی کے آگے چھپر میں پڑی ایک چارپائی پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ حقے میں ٹوپی رکھ کر وہ حقے کی لے کو ہاتھ میں لے کر ہونٹوں میں رکھتا ہے اور کش لگانے لگتا ہے۔ چھپر میں بجلی کا ایک بلب جل رہا ہے۔ تبھی جھونپڑی کے اندر سے نیامت باہر نکلتی ہے۔

نیامت: دیخ کیا وقت ہوگیا ہے پر
تیری ہوتی سوتی نہ آئی۔

بلّو آرام سے حقہ پیتے ہوئے کہتا ہے۔

بلّو: آ جاوے گی...... آ جاوے گی
...... تیرے کو کیا پھکر ہے؟

اُس کے پاس چارپائی پر

نیامت: آج آوے گی...... کل آوے

بیٹھتی ہے۔

گی ...... پرسوں نہیں آوے گی ...... بتارئی ہوں میں تیرے کو ...... پھر نہ کہنا نیامت نے جبان بند رکھی ...... عقل نہ دی۔

حقے کی نے منہ سے نکالتے ہوئے جھڑکتا ہے۔

بکّو: جبان بند ہی رکھ تو بہتر ہے ...... تیری عقل کو کیا سمجھے ہے بکّو ...... ایک بچہ تک تو پیدا کر نہ سکی تو ...... اور چلی ہے بکّو کو عقل سکھانے۔

غصے میں آ جاتی ہے

نیامت: نیامت ایک بچہ پیدا نہ کر سکی ہے تو اُس نے کیا دس پیدا کر دیئے ......

دوبارہ حقہ پینے لگتا ہے

بکّو: چل بڑ بڑ نہ کر ...... عورت جات ہی رجیل (رذیل) ہے ...... نہ تیرے سے کوئی پھائدہ ہوا ...... نہ اُس سے ...... دونوں بانجھ ...... دونوں بنجر ...... میری تو قسمت ہی کھراب تھی جو تم دونوں کو کھریدا۔

نیامت: جب دونوں بانجھ ہووے ہیں تو اُس کو کیوں سر پہ اُٹھائے پھرتا ہے ......

غصے سے جھڑکتا ہے۔

بکّو: تو تجھ کو سر پہ اُٹھا کر پھیروں؟

نیامت: دیکھ لینا بکّو ایک روج

سر پکڑ کر روئے گا تو ...... یہ جو بانو ہے نا بانو ...... یہ اب نہیں رہنے والی تیرے ساتھ

بکّو غصے میں آ کر حقہ اُٹھا کر دور پھینکتا ہے اور اُٹھ کر کھڑا ہو کر اُس پر چلاتا ہے۔

بکّو: وہ بھی بھاگ گئے ...... اور تو بھی جا ...... میری جان چھوڑ ...... گلطی ہوئی جو آ گیا یہاں ......

وہ تیز قدموں سے اپنے احاطے کے دروازے سے باہر نکل جاتا ہے۔ نیامت غصے میں پاؤں پٹختی اُس کے پیچھے دروازے میں آ کر چلاتی ہے۔

نیامت: کیسے تڑفے (تڑپے) ہے اُس کے لئے ...... اُس کے بارے میں کوئی کچھ نہ کہئے ...... 60 سال کی عمر کی عمر میں بھی مجنوں بن کے پھرتا ہے اُس کے پیچھے ...... اُس چڑیل ...... اُس بدجات کے پیچھے

نیامت کا سانس پھول رہا ہے وہ کھانسنے لگتی ہے۔

// Cut //

منظر:6

وقت : رات

جگہ : پارک

کردار : بانو، رحیمو

....

بانو اور رحیمو لکڑی کے بنچ پر بیٹھے ہوئے ہیں پارک میں لائٹس روشن ہیں ۔ وہ دونوں لکڑی کے بنچ پر پاؤں اونچے کئے بیٹھے ہیں۔ دونوں آئس کریم کے کپ کھا رہے ہیں۔ رحیمو آئس کریم کا کپ خالی کرتے ہوئے اُسے دور پھینکتا ہے۔

اور کہتا ہے۔	رحیمو:	چل اب چلتے ہیں...... بہت رات ہوگئی ہے...... یہ نہ ہو بگو تجھے ڈھونڈنے نکل پڑے۔
بانو اطمینان سے آئس کریم کھاتی ہے۔	بانو:	نکل پڑے......نکلتا ہے تو۔
	رحیمو:	تیرے کو ڈر نہیں لگتا؟
بانو آئس کریم کھاتے ہوئے رُکتی اور کچھ تلخی سے کہتی ہے	بانو:	نا کس چیج کا ڈر؟
	رحیمو:	وہ مارے گا تجھے......اُس نے میرے ساتھ دیکھ لیا تو۔
	بانو:	تو تیرے ساتھ میں نہ ہوتی تو

		پھر وہ مجھے نہ مارتا؟...... مار سے بانو نہیں ڈرتی تو تو کیوں ڈرتا ہے؟
	رحیمو:	وہ مجھے بھی مارے گا۔
	بانو:	تو تُو بھی مارنا اُسے تو تو جوان آدمی ہے......وہ تو بوڑھا ہے
غصے سے	رحیمو:	میں اتنا بہادر ہوتا تو اُس کتے کو (زندہ) جندہ (زمین) جمین میں نہ گاڑ دیتا جو پپو کو بھگا کر لے گیا۔
بے اختیار قہقہہ لگاتی ہے	بانو:	میرے لئے تو وہ پھرشتہ (فرشتہ) ہی بن کے آیا......اچھا ہوا تیری اور میری دونوں کی جان چھوٹی......رے تو نے کیا کرنا تھا اتنی لمبی جبان (زبان) والی عورت کو؟
بے ساختہ کہتا ہے	رحیمو:	تیری جبان (زبان) چھوٹی ہے؟
	بانو:	رے میں نے تجھے کیا کہا ہے؟
	رحیمو:	گُسہ (غصہ) کیوں کر رہی ہے مجاک (مذاق) کر رہا تھا۔
	بانو:	میرے ساتھ ایسے مجاک کرنے کی کوئی (ضرورت) جرورت نہیں گالیاں دینے کے لئے وہ بگو بندر ہے اور اُس کی بندریا ......

رحیمو: جسے وہ نچاتا ہے؟

بانو: نہ جو اُسے نچاتی ہے...... میں اپنی سوتن کی بات کر رہی ہوں۔

کھڑا ہوتے ہوئے اُس کا بازو کھینچتا ہے۔

رحیمو: چل اُٹھ جا...... جو بھی بولنا ہے رستے میں بولتی جا...... بڑی رات ہو گئی ہے...... کھالہ (خالہ) بھی منے کو سنبھالتے سنبھالتے گالیاں دے رئی ہو گی مجھے۔

بانو کپ پھینکتے ہوئے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ بڑبڑاتی ہے۔

بانو: اُٹھ رئی ہوں...... اُٹھ رئی ہوں...... تو بھی بس

// Cut //

منظر: 7

وقت : رات

جگہ : بستی

کردار : بگو، چھمکی

....

جھونپڑ پٹی سے باہر نکلنے والے رستے پر بگو جا رہا ہے جب سامنے سے چھمکی اپنے مخصوص اٹھلانے لہرانے والے انداز میں جا رہی ہے۔ اُس کو دیکھ کر بگو کی رفتار میں کمی آ جاتی ہے اور آنکھوں میں چمک بھی چھمکی اُسے دیکھ کر نظر انداز کرتے ہوئے گزر جانا چاہتی ہے۔

جب وہ اُسے روکتا ہے۔

بگو: چھمکی بانو کو دیکھا ہے کہیں۔

رُکتی ہے

چھمکی: نہ...... ابھی آئی نہیں؟

وہ پوچھتا ہے

بگو: نہیں...... اور تو اتنی رات کو کہاں سے آ رہی ہے؟

ماتھے پر بل آتے ہیں

چھمکی: تجھے کیوں بتاؤں...... تو باپ ہے میرا؟

بگو: تیرا باپ یار ہے میرا!

مذاق اُڑا کر

چھمکی: تو چاچا کہوں تجھے؟

بگو: نہ میں کسی کا چاچا نہیں...... تیرے

پھاندے کے لئے کہہ رہا تھا......
جمانہ (زمانہ) بڑا (خراب) کھراب
ہو گیا ہے......

چھمکی: جمانہ صرف میرے لئے کھراب
ہوا ہے یا بانو کے لئے بھی؟......
تو جا کر پہلے اُس کو ڈھونڈھ......
میں تو کھود (خود) آ رہی ہوں
اس کو تو جا کر لانا پڑتا ہے
تیرے کو۔

وہ چبھتے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے گزر جاتی ہے۔ بکّو کچھ شرمندہ ہو کر آگے جاتا ہے پھر چند قدم پر مڑ کر چھمکی کو دیکھتا ہے۔ جو بڑے آرام سے جا رہی ہے۔ وہ وہیں کھڑا اُس وقت تک اُس کو دیکھتا رہتا ہے جب تک وہ موڑ مڑ کر اُس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو جاتی۔

پھر وہ ایک گہری سانس لے کر مڑ کر چل پڑتا ہے۔

// Cut //

منظر: 8

وقت : رات
جگہ : بکّو کے گھر کا صحن
کردار : بکّو، بانو، نیامت

......

نیامت توے پر روٹیاں پکانے میں مصروف ہے جب بانو دروازہ کھول کر صحن میں قدم رکھ دیتی ہے۔ نیامت گردن موڑ کر دروازے کی آواز پر دیکھتی ہے اور بانو کو دیکھ کر جیسے اُس کی آنکھوں میں آگ آ جاتی ہے وہ روٹی توے پر ڈال کر اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

بانو بڑی بے نیازی سے چلتے ہوئے اُسے نظر انداز کرتے ہوئے برآمدے کی طرف جانا چاہتی ہے مگر نیامت اُسے ٹوکتی ہے۔

نیامت: آ گئی تو؟......

ترکی بہ ترکی کہتی ہے۔ — بانو: نہیں ابھی نہیں آئی۔

نیامت: آج تو بڑی جلدی آ
گئی نواب (زادی) جادی
......رحیمو کے ساتھ "کام"
جلدی (ختم) کھتم ہو گیا؟

طنزیہ انداز میں پلٹ کر دیکھتی ہے اور کہتی ہے — بانو: ہاں جلدی (ختم) کھتم ہو
گیا...... تیرے کو رحیمو
کا بڑا (خیال) کھیال رہتا

ہے...... بیٹا لگتا ہے تیرا
یا کچھ اور؟

نیامت: وقت تو گزارتی ہے اُس
کے ساتھ اور رشتہ میرا پوچھتی
ہے...... بدجات

بانو: میں ہی گُجار (گزار) سکتی ہوں
اب تو تو گُجارنے کے قابل نہیں
رہی...... بڑھیا۔ — مسکراہٹ کے ساتھ دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر

نیامت: اپنی (زبان) جبان پر کابو (قابو)
رکھ ورنہ

بانو: ورنہ کیا کرے گی تو؟

نیامت: آنے دے بگّو کو...... نہ پٹوایا
تجھے تو مجھے نیامت نہ کہنا۔

بانو: کتیا کہوں؟

نیامت: کتیا تو...... تیری ماں...... بد
جات...... چڑیل...... ڈائن
...... بانو...... دس سال میں
ایک بچہ نہیں دے سکی۔ — غصے سے بے قابو ہو کر چلاتی ہے

بانو: تو نے تو 30 سال گزارے ہیں
بگّو کے ساتھ...... تو نے کتنے بچے
پیدا کر دیئے؟

اس سے پہلے کہ نیامت کچھ کہتی بگّو صحن کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے وہ بانو کو دیکھ کر سیدھا غصے میں اُس کی طرف آتا ہے۔

بگّو: کہاں تھی تو اتنی دیر؟

بانو: جہاں ہر روج (روز) ہوتی

ہوں

بگّو: جو پوچھ رہا ہوں سیدھی طرح
بتا ورنہ تیرا سر پھاڑ دوں
گا۔

بانو: بھیک مانگنے گئی تھی۔

نیامت: بھیک مانگنے گئی تھی...... یا اپنے
یار کے پاس گئی تھی؟ — بیچ میں بولتی ہے

بانو: اپنے نہیں تیرے یار کے پاس
گئی تھی۔ — ترکی بہ ترکی جواب دیتی ہے۔

بگّو: تیرے کو رات نظر نہیں آتی
پتہ نہیں چلتا کہ کس وقت گھر
آنا ہے؟

بانو: کھالی (خالی) ہاتھ آتی گھر؟
...... صبح سے کچھ نہیں ملا...... اب
جا کے چار پیسے اکٹھے ہوئے
ہیں۔

بگّو: کہاں بھیک مانگ رہی تھی تو؟
...... بستی کے کسی آدمی نے سڑک
پر تجھے نہیں دیکھا۔ — غصے سے

بانو: بستی کے سارے آدمی اندھے
ہیں۔ — غصے سے ہنس کر

نیامت: ہاں بس رحیمو آنکھوں والا
ہے۔

بانو: دیکھ اس کو چپ کرا لے...... بہت
سُن لی ہے میں نے اس کی — غصے سے بگّو سے کہتی ہے

غصّے سے — بکّو: رحیمو کے ساتھ تھی تو؟

لڑتے ہوئے — بانو: تو نے دیکھا ہے؟

مداخلت کرتے ہوئے — نیامت: میں نے دیکھا ہے کئی بار دیکھا ہے۔

بانو: تو تو پاگل ہے...... مگج (مغز) پھر گیا ہے تیرا

نیامت: اور تیرا تو ہے ہی نہیں۔

چلّا کر — بکّو: کان کھول کر سن لے تو...... آج کے بعد تو گھر سے باہر نہیں نکلے گی...... گھر بیٹھ...... تو اس کابل نہیں کہ تو گھر سے باہر جائے۔

بانو: مجھے کوئی شوک نہیں سڑکوں پر کھواری (خواری) کا...... جان بھی ماروں اور بے جتی (بے عزتی) بھی کرواؤں...... اب تو کہے گا تو بھی ادھر سے باہر نہ نکلوں گی...... جاؤ مرو...... تم اس بڑھیا کے ساتھ...... کھوار (خوار) ہو...... تمہیں پتہ چلے روپیہ کیسے آتا ہے۔

وہ تیز قدموں سے جھونپڑی کے اندر گھس جاتی ہے۔ نیامت کے چہرے پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔

توے پر پڑی روٹی جل کر سیاہ ہو چکی ہے اس میں سے دھواں نکل رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 9

وقت : رات

جگہ : رحیمو کی جھونپڑی

کردار : رحیمو، چھمکی

....

چھمکی رحیمو کے سامنے اُس کی جھونپڑی میں کمر پر ہاتھ رکھے کھڑی ہے وہ غصے میں نظر آ رہی ہے جبکہ رحیمو معذرت خواہانہ انداز میں بات کر رہا ہے

رحیمو: جس کی چاہے کسم لے لے...... میں بانو کے ساتھ نہیں تھا...... میں اپنے کام سے باجار (بازار) گیا ہوا تھا۔

چھمکی: مُنے کی کسم کھا

رحیمو: مُنے کی کسم میں اُس سے نہیں ملا۔

ناراضگی سے — چھمکی: کتنا کمینہ آدمی ہے تو اولاد کی کسم کھا رہا ہے جھوٹی کسم۔

رحیمو: تجھے یکین (یقین) کیوں

نہیں آتا کہ میں اُس سے نہیں ملا۔

غصّے سے

چھمکی: تو پھر وہ تھی کہاں ...... نہ تو مجھے نجر (نظر) آیا نہ وہ ......

مسکراتے ہوئے

رحیمو: مجھے کیا پتہ کہ وہ کہاں تھی ...... مگر اپنا تو بتایا ہے کہ میں باجار گیا تھا۔

مشکوک انداز میں

چھمکی: باجار کیا لینے گئے تھے؟

رحیمو: سو کام ہوتے ہیں ...... اب تجھے سب کچھ بتاؤں کیا؟

غصّے سے

چھمکی: دیکھ لے رحیمو میں نے اگر تجھے اُس چڑیل کے ساتھ دیکھ لیا تو میں اُس کا تو گلا گھونٹوں گی ہی ساتھ تجھے بھی مار دوں گی

آگے بڑھ کر بازو پھیلاتا ہے۔

رحیمو: تو ابھی مار دے ...... لے

چھمکی جیسے کچھ لاجواب ہوتی ہے۔ پھر ہلکی سی تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے۔

چھمکی: نہ ...... ماروں گی تو اُس کے ساتھ ہی ...... یوں اکیلے مارنے کا کیا مجا (مزہ)

رحیمو: اچھا اُس کے ساتھ ہی

مارنا...... مگر پھر تو ساری عمر ہی وقت ڈھونڈتی رہے گی۔

چھمکی: اور میرے سے پہلے اگر بگّو نے دیکھ لیا تو وہ تو کچھ پوچھے گا بھی نہیں تجھ۔

لاپرواہی سے

رحیمو: رے چھوڑ اُس بڈھے سے کون ڈرتا ہے؟ ...... ہاں تیری بات اور ہے ...... تیرے سے تو پیار ہے مجھ کو

طنزیہ انداز میں

چھمکی: بڈھا؟ ...... وہ بڈھا تیرے سے زیادہ روپے کماتا ہے۔

رحیمو: دو دو بیویاں ہیں اُس کی ...... وہ عیش کرتا ہے اُن کی کمائی پر ...... ورنہ بندر نچا کر کیا ملتا ہے اُسے؟

مسکراتے ہوئے

چھمکی: جو بھی ہے ...... اُس کی جیب میں پیسہ تو ہے۔

رحیمو: میری جیب میں بھی آ جائے گا تو پھکر (فکر) نہ کر۔

مڑ کر دروازے کی طرف جاتی ہے

چھمکی: ہو رے کب آئے گا...... سنتے سنتے جمانے (زمانے) ہو گئے ...... جب باپ میرا مجھے کسی کو بیچ دے گا تب تیرے پاس روپیہ آئے گا

تو کیا پھائندہ (فائدہ)

رحیمو: رے سُن تو کیا جارئی اے۔

چھمکی: بس جارئی ہوں۔ بڑا ٹیم (time) ہو گیا اے۔

ہاتھ جھٹکتی دروازے سے نکل جاتی ہے۔ رحیمو اس کے پیچھے دروازے تک جاتا ہے اور پھر گہری سانس لے کر واپس پلٹ آتا ہے۔

// Cut //

منظر: 10

وقت : صبح

جگہ : بلّو کی جھونپڑی

کردار : بانو، نیامت

....

بانو چارپائی پر جھونپڑی کے اندر سو رہی ہے۔ نیامت بھیک مانگنے کے لئے باہر جانے کی تیاری میں مصروف ہے۔ وہ اپنی چادر لے کر اوڑھ رہی ہے اور ساتھ ساتھ سوئی ہوئی بانو کو بھی وقتاً فوقتاً گھور رہی ہے جو آنکھیں بند کئے سونے کی ایکٹنگ کر رہی ہے۔ نیامت کمر پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز میں بانو کو مخاطب کرتی ہے۔ بانو کروٹ بدل کر اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیتی ہے۔

نیامت: بلّو کہہ کر گیا ہے کہ گھر سے باہر نکلے گی تو وہ ٹانگیں توڑ دے گا۔

....

....

نیامت: نہ تو گھر سے باہر جائے گی نہ گھر میں کسی کو بلائے گی سنا تونے؟

....

....

....

بانو اس بار اُس کی بات پر جسم پر پڑی ہوئی چادر کو کھینچ کر سر اور منہ بھی اُس سے لپیٹ لیتی ہے

نیامت: اور اُٹھ کر گھر کی جھاڑ پونچھ کر لینا اسی طرح سوئی نہ پڑی رہنا

بانو اب بھی کوئی جواب نہیں دیتی نیامت کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔ اُس کے بڑبڑانے کی آوازیں باہر تک آتی ہیں۔ بانو اُس کے جانے کے بعد چہرے سے چادر ہٹا دیتی ہے اور کروٹ بدل کر جھونپڑی کے کھلے دروازے کی طرف دیکھتی ہے جس سے نیامت نکل کر گئی ہے پھر وہ نفرت کے عالم میں زیرلب کچھ کہتے ہوئے لیٹے لیٹے زمین پر تھوکتی ہے اور دوبارہ چادر سے چہرہ ڈھانپ لیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 11

وقت	:	دن
جگہ	:	چھمکی کی جھونپڑی
کردار	:	چھمکی، بکّو

....

بکّو کی بندریا اُس کے کندھے پر بیٹھی ہوئی ہے اور وہ چھمکی کے دروازے کو کھٹکھٹا رہا ہے۔ چند لمحوں کے بعد چھمکی دروازہ کھولتی ہے۔ وہ نہا کر نکلی ہے اور اُس کے لمبے گیلے بال کھلے ہوئے ہیں۔ بکّو اُسے دیکھ کر جیسے مبہوت ہو جاتا ہے۔ چھمکی کے ماتھے پر اُسے دیکھ کر کچھ بل آتے ہیں اور وہ اس کو گھورتی ہے بکّو جلدی سے کہتا ہے۔

بکّو: تُجل ہے؟

چھمکی تیکھے انداز میں دروازے کے پٹ پر ہاتھ رکھے کہتی ہے۔

چھمکی: ابا پہلے کبھی اس ٹیم (time) گھر پر ہوا ہے؟

بکّو کچھ نادم ہوتا ہے پھر خجالت آمیز انداز میں ہلتا ہے

بکّو: ہاں ...... ہاں ...... وہ ...... میں ہاں ...... لے مجھے یاد ای نئی را ......

طنزیہ انداز میں

چھمکی: اس عمر میں دماگ اکثر ساتھ نہیں دیتا۔

بلّو: تو ہمیشہ میرے ساتھ اتنی کوڑی (کڑوی) کیوں بولتی ہے چھمکی؟

چھمکی: تو یہ بتا کہ ابا سے کام کیا ہے؟

بلّو: یہ تو میں تیرے ابا کو ہی بتاؤں گا۔

چھمکی تڑاک سے دروازہ بند رتی ہے۔

چھمکی: تو پھر جب ابا ہو گا تو ہی آنا۔

بو کچھ شرمندہ ہو کر واپس پلٹتا ہے۔ بندریا اُس کے سر پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔

// Cut //

منظر: 12

وقت	:	دن
جگہ	:	سڑک
کردار	:	نیامت، بھکاری عورت، بچہ

....

نیامت چند ماہ کے ایک ننگ دھڑنگ بچے کو گود میں لئے فٹ پاتھ پر بیٹھی چاول کھلانے میں مصروف ہے۔ وہ بڑے پیار سے اُسے چمکار رہی ہے۔ اور جب وہ بچہ اُس کے ہاتھ سے لقمہ لیتا ہے تو وہ بے اختیار خوش ہوتی ہے۔ اور اس کا سر سہلاتی ہے۔

نیامت: لے میرا چاند...... میرا لال...... کھا لے...... میرا راجا...... رے کھا لے...... ایسے...... اور کھا رے...... کھا لے...... شابا (شاباش) میرا چاند......

ایک دوسری بھکاری عورت آ کر اُس کے پاس فٹ پاتھ پر بیٹھتی ہے اور بچے کو اُس کی گود سے چمکارتے ہوئے لیتی ہے۔ بچہ اپنی ماں کے پاس کھکھلاتا ہوا جاتا ہے۔ نیامت کا چہرہ بجھ جاتا ہے۔

بھکاری عورت: کچھ کھایا اس نے؟

نیامت: ہاں کھایا......

بھکاری عورت: میرے کو یو (فکر) پھکر

ہو رہی تھی ...... پتہ نہیں میرے بگیر (بغیر) کچھ کھاتا بھی ہے کہ نہیں

عورت ایک اور لقمہ بچے کے منہ میں ڈالتی ہے۔ نیامت حسرت بھرے انداز میں اُسے دیکھتی ہے۔

نیامت: ہاں ......تو ماں ہے...... (فکر) پھکر تو ہونی تھی تیرے کو...... لے پانی بھی دے اسے۔

وہ پانی کا ایک گلاس اُس کی طرف بڑھاتی ہے۔ عورت گلاس پکڑتے ہوئے لاپرواہی سے کہتی ہے۔

بھکارن: ہاں ماں تو ہوں مگر ساتویں بچے کے کوئی کتنے نکھرے (نخرے) اُٹھائے......

ٹوکتے ہوئے

نیامت: کتنی ناشکری کرتی ہے تو جنتے...... مجھے دیکھ ایک بچے کے لئے ترستی ہوں۔

بھکارن: ہاں......تو تُو لے لے اسے

تعجب سے

نیامت: کیا بولے ہے رے؟

بھکارن: ہاں...... ہاں...... کھرید (خرید) لے۔

مایوسی سے

نیامت: میں کیسے کھرید (خرید) سکوں ہوں...... بکّو گلا گھونٹ دے گا میرا

بچے کے منہ میں اور چاول ڈالتی ہے۔

بھکارن: چل نہیں ......تو نہ سہی...... کوئی اور کھرید (خرید) لے گا...... میں اور شکّو ایک دو بچہ بیچ کے گھر کے لئے (زمین) جمین کھریدنے کا سوچ رہے ہیں...... شکّو کی ماں نے جندگی اجیرن کر دی ہے۔

منت بھرے انداز میں جھک کر

نیامت: تو......تو ویسے ہی دے دے مجھے۔

بھکارن: لے ویسے کیسے دے دوں ......مفت تو کوئی جناور (جانور) بھی نہ بیچے......اور یہ تو لڑکا ہے۔

مایوسی سے

نیامت: بوہت بار کہا ہے میں نے بکّو سے کہ بچہ کسی سے کھرید (خرید) لیتے ہیں مگر وہ مانے تب نا......کہتا ہے ہوگی تو اپنی ہی اولاد ہوگی...... ورنہ بے اولادی ٹھیک ہے......

بچے کو تھپکتی ہوئی

بھکارن: تیری سوکن بھی تو ایک بچہ نہ پیدا کر سکی...... کیا پھائدہ (فائدہ) ایسے رنگ روپ کا......

قدرے غصے اور مایوسی سے

نیامت: میرے کو تو لگتا ہے وہ بچہ پیدا ہی نہیں کرنا چاہتی...... دس سال

ہو گئے اسے...... جب سے آئی ہے......
جبان ہی چلا رئی ہے...... آوارہ ہو
گئی ہے۔

نیامت اُلجھی نظروں سے اُسے دیکھنے لگتی ہے پھر بچے کو دیکھتی ہے۔

بھکارن: تو بکّو سے پھر بات کر...... تجھے ستا
دے دوں گی۔

// Cut //

منظر: 13

وقت : شام
جگہ : بکّو کی جھونپڑی اور صحن
کردار : نیامت، بانو، بکّو

....

بانو جھونپڑی کے آگے چھپر کے نیچے چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے جب نیامت صحن کا دروازہ کھول کر اندر آتی ہے۔ وہ چند لمحے کے لئے ایک اُکھڑی ہوئی نظر بانو پر ڈالتی ہے اور پھر صحن کے کونے میں پانی کی بالٹی کے پاس جا کر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے منہ اور ہاتھ دھونے لگتی ہے پھر وہ چادر سے منہ پونچھتے ہوئے صحن میں چولہے کے پاس آ کر وہاں برتنوں میں کچھ کھانے کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے جب اُسے کچھ نہیں ملتا تو وہیں سے پکار کر بانو سے کہتی ہے۔

نیامت: کچھ پکایا ہے کہ نہیں پکایا؟

بانو لیٹے لیٹے کہتی ہے۔

بانو: پکایا تھا۔

نیامت: پکایا تھا تو کہاں ہے؟

بانو: کھا لیا......اپنے لئے پکایا
تھا۔

نیامت: کیوں باکی (باقی) سب مر
گئے کیا؟

بانو اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے

بانو: تیری نکرانی (نوکرانی)
نہیں ہوں کہ تیرے لئے

کھانے پکاتی پھروں کہ
تو مہارانی کی طرح آئے اور میں
سب کچھ تیرے آگے سجا کے رکھوں
کھود (خود) پکا کے کیوں نہیں کھا
سکتی؟

چلاّ کر — نیامت: تو (حرام خور) حرام کھور تو گھر میں
کیا کرنے بیٹھی تھی...... تو ہاتھ پیر
نہیں ہلا سکتی؟

ترکی بہ ترکی — بانو: نہیں ہلا سکتی...... اب ہر کوئی اپنا
کام (خود) کھود کرے گا...... کھانا
بھی اپنے لئے پکائے گا......
بڑی کھدمتیں (خدمتیں) کر لیں
میں نے۔

غصے سے — نیامت: یہ تو نہیں...... تیری جبان (زبان)
سے تیرا یار بول را ہے۔

طنزیہ انداز میں — بانو: اچھا تیرا یار بول را ہے پھر......
تیرے کو کیا تکلیپھ (تکلیف)
ہے...... تو بھی ڈھونڈھ لے۔

غصے میں — نیامت: میں تیرے جیسی بدجات (بدذات)
نہیں۔

طنزیہ — بانو: یہ کہہ کہ تو میرے جیسی کھوب
صورت (خوبصورت) نہیں......
اس عمر میں تجھ کو کون دیکھے ہے۔

غصے میں — نیامت: کھوب صورت ہے پر بانجھ اے
...... ایک دم بانجھ...... بنجر......
بنجر جمین (زمین) ہو یا

عورت...... کوئی مول نئی ہووے
ہے اُس کا

بانو: اور تو...... تیرا کیا مول ہے......
تو بانجھ نئی ہے کیا؟

نیامت: میں تو ایک مرد کے ساتھ ہی
رہی ساری جندگی...... سرف ایک
سے بچہ پیدا نہیں ہوا...... تو تو
کتنے مردوں کے ساتھ پھر آئی ہے۔
کسی ایک سے بھی بچہ پیدا نہ کرسکی
تیرے جیسا کوئی بانجھ ہے؟

بانو طیش میں آ کر اُس پر لپکتی
ہے اور دونوں صحن میں گتھم
گتھا ہو جاتی ہیں۔
صحن کے کھلے دروازے اور
صحن کی دیواروں پر آس
پاس کے لوگ اکٹھے ہو جاتے
ہیں۔ سب دلچسپی سے صحن کے
درمیان اِن دونوں کو
لڑتے اور ایک دوسرے کے
کپڑے پھاڑتے اور بال نوچتے
گالیاں دیتے دیکھتے ہیں
تبھی بگّو اپنے بندر کے ساتھ
آ جاتا ہے۔ وہ صحن کے
اندر کا منظر دیکھ کر غصے میں
آ جاتا ہے۔ اور نیامت اور
بانو جنھوں نے ابھی اُسے نہیں

بانو: چنڈال...... کتیا...... بڑھیا
...... کیوں ایسا کرتی ہے۔

نیامت: حرام زادی...... تو کیا سمجھے
ہے کہ تیرے سے ڈر جاؤں
گی۔

بانو: تیرا تو گلا گھونٹوں گی میں
بوٹیاں نوچوں گی تیری

نیامت: ڈائن...... چڑیل...... پچھل
پیری......

بانو: کمینی...... تجھے تو مار ڈالوں
گی آج میں......

نیامت: دیکھتی ہوں کتنا جور (زور)
ہے تیرے میں...... بگّو کو
آنے دے...... پھر بتاتی ہوں
تیرے کو

دیکھا وہ ابھی بھی اُسی طرح لڑ اور بول رہی ہے۔

بانو: بکّو کی ایسی کی تیسی ...... تو اور تیرا بڈھا شوہر۔

بکّو بانو کے منہ سے اُس کی بات سن کر آگ بگولہ ہو جاتا ہے اور سامنے آ کر اُس کی پٹائی شروع کر دیتا ہے۔ نیامت پھولے ہوئے سانس کے ساتھ ایک طرف کھڑی مسکراتی ہوئی بانو کو پٹتے دیکھتی ہے۔ بکّو اُسے مارتے ہوئے بول رہا ہے۔ اُس کا سانس اب پھول رہا ہے۔ بانو خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ اسے بالوں سے کھینچ رہا ہے۔ اور تھپڑ مار رہا ہے پھر ساتھ اردگرد کھڑے لوگوں سے کہتا ہے۔

بکّو: بڈھا کس کو بولے ہے رے تو...... مجھ کو......

......حرام جادی...... کتیا......نمک حرام...... کیا سمجھے ہے اپنے آپ کو...... تیرے جیسی (ہزار) ہجار ملتی ہیں بکّو کو...... ......اور بکّو تجھے بڈھا لگتا ہے...... تیرے جیسی بانجھ کو پوچھتا کون ہے اور بکّو نے دس سال سے تجھے گھر میں ڈال رکھا ہے...... تیرے پہلے کھسم (خصم) نے تو پانچ سال بعد بیچ دیا تجھے......اور تو...... تیری اتنی جبان...... رے تم کیا دیکھ رہے ہو......تمہاری ماں کا تماشہ ہو رہا ہے...... دور ہو جاؤ...... یہاں سے

دروازے اور دیواروں سے جھانکنے والی عورتیں اور مرد کچھ کھکھلاتے ہوئے جانے لگتے ہیں۔

// Cut //

منظر: 14

وقت : سہ پہر
جگہ : رحیمو کی جھونپڑی
کردار : رحیمو، چھمکی

....

رحیمو اور چھمکی زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے آگے برتنوں میں کھانا ہے۔ چھمکی اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہے جبکہ رحیمو کچھ غصے سے بول رہا ہے۔

رحیمو: تیرے باپ کو بھی کھدا (خدا) کا کوئی کھوف (خوف) نہیں...... 40 ہجار (ہزار) مانگ را ہے یوں جیسے میں نے کوئی......

بات کاٹ کر

چھمکی: تو کیا گلط (غلط) کرے ہے رے...... میں تو کہتی ہوں 40 ہجار (ہزار) میں سستا ہی بیچ رہا ہے مجھے...... بارہ ہجار (ہزار) میں تو تو نے پنو جیسی عورت کو کھریدا تھا میں تو پھر کھبصورت اور جوان ہوں۔

غصے میں آتے ہوئے — رحیمو: نام نہ لے پیو کا۔...... وہ
مل جائے مجھے تو ٹکڑے کر
دوں اُس کے۔

طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ — چھمکی: بس کر...... تیرا لے کیا گئی
جو اتنا گسہ کرے ہے......
بلکہ اُلٹا تجھے اپنا بچہ تک
تو دے گئی۔

غصے سے — رحیمو: میرے کو برباد کر گئی......
بارہ ہجار (ہزار) ڈبو دیئے
میرے...... اور تو کہتی ہے کہ لے کے
کیا گئی...... بچے کا کیا کروں میں
......اچار ڈالوں؟

اطمینان سے — چھمکی: اچار نہ ڈال...... بیچ دے اسے۔

چونک کر — رحیمو: کیا؟

آرام سے — چھمکی: چار پیسے آ جائیں گے...... لڑکے
کا مول اسی عمر میں لگتا ہے
ہوش آ جائے تو کوئی پوچھتا
نہیں اُسے...... اور لڑکی کو کوئی
اس عمر میں نہیں پوچھتا......
ہوش میں آنے کے بعد ہی
مول لگتا ہے...... بیچ دے اسے
......تو اسے کس لئے سنبھالے پھر
رہا ہے...... اپنی دوسری بیوی
کے لئے...... وہ پالے گی اسے؟

سوچتے ہوئے — رحیمو: کہہ تو تو ٹھیک رہی ہے...... مگر

بیچوں کسے؟

چھمکی: بکو بندر والے کو بیچ دے۔

رحیمو: مجاق (مذاق) نہ کر۔

چھمکی: لے...... مجاق والی کیا بات ہے
نیامت بستی کے ہر بچے کو لے کر
بیٹھی ہوتی ہے آج کل...... بات کر
اُس سے۔

رحیمو ہونٹ کاٹتے ہوئے اُسے دیکھ رہا ہے۔ چھمکی آرام سے اب کھانا کھا رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 15

وقت : رات

جگہ : چھمکی کا صحن

کردار : سُچل، بگو

....

سُچل اور بگو چار پائی پر صحن میں بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ بگو سوچ میں ڈوبا لگ رہا ہے۔

سچل: لے 15 ہجار تو مجھے رحیمو کہہ کے گیا اے...... اور تو پانچ ہجار کہہ رہا ہے...... کس جمانے (زمانے) میں رہ را ہے تو؟

سنجیدگی سے — بگو: دس سال پہلے میں نے بانو کو چار ہجار میں کھریدا (خریدا) تھا تب بانو کی عمر بھی چھمکی جتنی تھی۔

حقہ پیتے ہوئے — سُچل: وہ دس سال پہلے کا جمانہ تھا اور بانو کی ایک شادی ہو چکی تھی...... چھمکی تو ابھی کنواری ہے۔

منت والے انداز میں — بگو: پھر بھی 40 ہجار بہت جیادہ ہے......

اکھڑے انداز میں — سُچل: تو میں تجھے مجبور تھوڑا کر رہا ہوں...... تو نہ کھرید ......

نرم آواز میں — بگو: یہ یاروں والی بات تو نہ کی تو نے سچل

سنجیدگی سے — سچل: یاری اپنی جگہ...... سودا اپنی جگہ...... میرے پاس کون سی دس بارہ لڑکیاں ہیں کہ ایک کے سودے میں یاری کے لئے گھاٹا کھا لوں تو دوسری جگہ سے نکسان (نقصان) پورا ہو جائے گا۔

منت کرتے ہوئے — بگو: پھر بھی کچھ تو لحاج (لحاظ) کر سُچل

ترکی بہ ترکی — سُچل: تو کر رہا ہے؟...... تجھے بتایا ہے کہ رحیمو پندرہ ہجار دے رہا ہے۔

بگو: رحیمو نکھٹو بھی تو ہے...... تیری بیٹی سے کام کروا کروا کر مار دے گا اُسے

غصے سے — سُچل: تو تو کون سا لینڈ لارڈ ہے...... تو نے بھی تو بھیک ہی منگوانی ہے۔

بگو: پر میں کھود (خود) بھی تو کماتا

ہوں۔

سُچل: کماتے ہو تو 40 ہجار (ہزار) کیوں جیادہ (زیادہ) لگ رہے ہیں تجھے؟

بگو اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

بگو: پھر کچھ موہلت دے مجھے......

حقے کا کش لگاتے ہوئے

سُچل: ایک مہینہ لے لے......ایک مہینہ رحیمو کو دے رہا ہوں...... ایک ہی تجھے دیتا ہوں...... 30 دن کے بعد جو 40 ہزار لے کر آ گیا وہ چھمکی کو لے جائے۔

بگو قدرے ناراضگی کے عالم میں دروازے کی طرف جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 16

وقت : دن

جگہ : بگو کی جھونپڑی

کردار : بگو، نیامت، بانو

....

نیامت صحن میں بندریا کو پتے کھلا رہی ہے۔ بگو باہر سے دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ صحن میں پڑے گھڑے سے پانی پیتا ہے پھر بندریا کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتا ہے اور نیامت سے کہتا ہے۔

بگو: اٹھا اُس کو بھی...... کام پر جائے، کتنے دن گھر بیٹھے گی۔

اعتراض کرتی ہے۔

نیامت: پھر اُس کو باہر کا راستہ دکھا رہا ہے۔

اندر بانو جھونپڑی میں لیٹی اُس کی گفتگو سن رہی ہے۔ اُس کے چہرے پر زخموں کے نشان ہیں۔

بگو: تو گھر میں اُسے رکھنے کا کیا پھائدہ (فائدہ) ہے...... باہر جاتی ہے تو چار پیسے ہی لے کر آتی ہے...... جا اُٹھا اُسے

نیامت: بھاگ جائے گی بگو......

بگو: جب بھاگے گی تو دیکھ لوں گا۔

کہتا ہوا باہر نکل جاتا ہے

نیامت پاؤں پٹختی ہے اندر بانو چارپائی پر لیٹی مسکرا رہی ہے۔ وہ اٹھ کر چارپائی پر بیٹھ جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 17

وقت : دن
جگہ : رحیمو کی جھونپڑی
کردار : چھمکی، رحیمو

....

چھمکی اور رحیمو دونوں چارپائی پر بیٹھے ہیں رحیمو پریشان نظر آ رہا ہے۔

رحیمو: پھر تمہارے باپ نے کیا کہا؟

چھمکی: میرے باپ نے 30 دن کی مہلت دی ہے اُسے...... 30 دن میں جو روپیہ لے آیا...... تو مجھے لے جائے گا۔

رحیمو: اور تو چلی جائے گی اُس کے ساتھ؟

گہرا سانس لے کر — چھمکی: جانا ہی پڑے گا۔

ناراضگی سے — رحیمو: اور جو میرے ساتھ کسمیں کھائی ہیں پیار محبت کی وہ...... رے چھمکی تو کتنی بے وفا ہے۔

طنزیہ انداز میں — چھمکی: وعدے تو تو نے بڑے کئے ہیں میرے ساتھ...... تو کیوں نہیں پورا کرتا۔

غصے میں — رحیمو: تیری عمر سے تگنی عمر ہے اُس بندر

والے کی

بات کاٹ کر — چھمکی: اور تیری جیب سے تگنا پیسہ ہے اُس کے پاس۔

دو بدو — رحیمو: دو بیویاں پہلے ہیں...... تیرے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔

اسی انداز میں — چھمکی: اچھی طرح نہ رکھے گا تو بھاگ جاؤں گی جیسے تیری بیوی بھاگ گئی۔

غصے سے — رحیمو: پھر پینو کا نام لیا؟

چھمکی: نام تو تو لے رہا ہے...... میں نے تو صرف تیری بیوی کہا...... اچھا میں چلتی ہوں اب...... تو سوچ لے...... 40 ہجار کوئی بڑی رقم نہیں......

کہتی ہوئی لاپرواہی سے کمرے سے نکل جاتی ہے۔

رحیمو کھڑا ہو کر بے چینی سے کمرے کے چکر لگانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر:18

وقت : دن
جگہ : ساحل سمندر
کردار : بگّو

....

بگّو ساحل سمندر پر بندر کا تماشہ دکھا رہا ہے۔ آس پاس بہت سے لوگ کھڑے ہیں اور وہ بندریا سے بھیک منگوا رہا ہے۔ اُس نے زمین پر ایک چادر بچھائی ہوئی ہے۔ بندریا روپے لاکر اُس چادر پر پھینک رہی ہے تماشہ ختم ہونے کے بعد بگّو چادر پر سے سارے روپے اکٹھے کر لیتا ہے اور چادر اُٹھا کر خود بھی زمین سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ بندریا کو رسی سے باندھے ساتھ چلاتے ہوئے اُسے اچانک چھمکی کا خیال آتا ہے۔ کچھ دیر کے لئے اُسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اُس کے ساتھ بندریا نہیں چھمکی چل رہی ہے۔ وہ بندریا کو دیکھتے ہوئے بے اختیار مسکرانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر:19

وقت : دن
جگہ : پارک
کردار : بانو، رحیمو

....

رحیمو اور بانو دونوں بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔	رحیمو:	کل کیوں نہیں آئی...... میں نے بڑا انتجار کیا
	بانو:	بگّو نے روک دیا تھا۔
	رحیمو:	آج کیسے آنے دیا؟
عجیب سے انداز میں ہنستی ہے	بانو:	جیب کی بھوک سے مجبور ہو کے......تو بتا منا کیسا ہے؟
	رحیمو:	ٹھیک ہے۔
اشتیاق سے	بانو:	میں نے جو کپڑے دیئے وہ اُسے پہنائے؟
	رحیمو:	ہاں۔
	بانو:	پیارا لگ را تھا؟
	رحیمو:	تو کھود (خود) آ کے دیکھنا

اچانک اُس کا ہاتھ پکڑ کر پُر جوش انداز میں کہتی ہے	بانو:	چل رحیمو ...... ہم بھاگ جاتے ہیں ...... میں' تو ...... منا ......
رحیمو ہاتھ چھڑاتا ہے	رحیمو:	پاگل مت بن بانو ...... کہاں بھاگ جائیں گے؟
مسکراتے ہوئے	بانو:	کہیں بھی ...... کسی جگہ بھی ...... نہ بکّو بندر والا ہو ...... نہ نیامت ہو ...... بس تم میں اور منا ہوں۔
سنجیدگی سے	رحیمو:	یہ اتنا آسان نہیں ہے۔
اُداس ہوتے ہوئے	بانو:	میں اب اُس کے ساتھ نہیں رہ سکتی ...... بوہت ہو گیا ...... اب نہیں رہ سکتی ...... نہ اُس کے ساتھ ...... نہ اُس کی بیوی کے ساتھ۔
سمجھاتے ہوئے	رحیمو:	ایک دو سال کے بعد بھاگ جائیں گے ...... ابھی تو کچھ ہے ہی نہیں میرے پاس ......
بانو اپنی چادر اُتار کر اُس کے ایک سرے کو گردن میں باندھ لیتی ہے۔ رحیمو	بانو:	میرے کو لگتا ہے رحیمو میں تو بندریا بن گئی ہوں ...... بکّو بندر والے کی بندریا
گھبرا جاتا ہے۔ وہ	رحیمو:	کیا کر رہی ہے بانو؟
قہقہہ لگاتی ہے	بانو:	کچھ نہیں ...... تجھے بتا رہی ہوں ...... بندریا کیا کرتی ہے ...... لے یہ پکڑ ......

وہ چادر کا دوسرا سرا رحیمو کے ہاتھ میں دے دیتی ہے۔ رحیمو کچھ سمجھ میں نہ آنے کے انداز میں وہ سرا پکڑ لیتا

ہے۔ بانو بندریا کی طرح بینچ کے گرد چلنے لگتی ہے۔ بھیک والے انداز میں ہاتھ پھیلائے پھر اچانک قہقہہ لگاتے ہوئے دوبارہ بینچ پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

بانو کی آنکھوں میں ہنستے	رحیمو:	تیرا مگج پھر گیا ہے؟
ہنستے اچانک آنسو آ جاتے ہیں۔	بانو:	عورت کی کوئی جندگی نہیں رحیمو ...... کوئی جندگی نہیں ...... جندگی ہے تو بس یہی ہے ...... گلے میں رسی باندھ کر ساری دنیا کے آگے دھیلے دھیلے کے لئے ناچتے پھرنا ...... رسی نے ہمیشہ مرد کے ہاتھ میں ہی رہنا ہے ...... بکّو کے ساتھ رہوں گی تو بھی ...... تیرے ساتھ رہوں گی تو بھی ...... پر دل بس یہ کرتا ہے کہ اگر گلے میں رسی ہی باندھنی ہے تو رسی اپنی مرجی (مرضی) کے مرد کے ہاتھ میں ہووے ...... جس کو دیکھ کر گھن تو نہ آوے۔
کھڑا ہو جاتا ہے	رحیمو:	تیرے سے بڑی باتیں کرنی تھی پر آج تو تو کہیں اور ہی پہنچی ہوئی ہے ...... کل بات کروں گا۔

کہتا ہوا جاتا ہے۔ بانو بینچ پر بیٹھی اُسے جاتے دیکھتی رہتی ہے۔ چادر کا ایک سرا اب بھی اُس کی گردن کے گرد بندھا ہوا ہے۔

// Cut //

منظر: 20

وقت : رات

جگہ : بکّو کی جھونپڑی

کردار : بکّو، نیامت

....

بکّو چھپر کے نیچے چارپائی پر بیٹھا حقہ پیتے ہوئے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔

نیامت بازو کھجاتی جھونپڑی کے اندر سے نکلتی اُس کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

نیامت: تیرے سے ایک بات کرنی ہے۔

کش لگاتا ہے۔

بکّو: کر

نیامت: وہ جنتے ہے نا

بکّو: ہاں

نیامت: وہ اپنا سب سے چھوٹا بیٹا بیچ رہی ہے۔

اکھڑ انداز میں

بکّو: تو؟

منت کرتے ہوئے

نیامت: تو یہ کہ کھرید (خرید) لیتے ہیں ...... ہماری کسمت (قسمت) میں اپنی اولاد تو ہے ہی نہیں

لاپرواہی سے

بکّو: ابھی نہیں ہے کل کو ہو جائے گی۔

غصے سے

نیامت: بانو سے کچھ نہیں ملے گا تجھے وہ بانجھ ہے بانجھ۔

مزے سے

بکّو: میں نے کب کہا کہ بانو سے اولاد ہوگی۔

چونک کر

نیامت: تو پھر کس سے ہوگی؟

بکّو: میں شادی کر رہا ہوں۔

بے یقینی سے

نیامت: کیا؟

بکّو: کیوں؟...... کوئی انوکھا کام کر رہا ہوں؟

نیامت: کس سے کر رہے ہو؟

بکّو: چھمکی سے۔

غصے سے کہتی ہے

نیامت: تین تین جنانیوں کو کہاں رکھو گے ایک جھونپڑی اور چھپر ہے...... اور

بکّو اُس کی بات کاٹتا ہے

بکّو: میں بانو کو بیچ رہا ہوں۔

حیرانگی سے

نیامت: بیچ رہے ہو؟

حقہ پیتے ہوئے

بکّو: ہاں...... اور نہیں رکھ سکتا...... چھمکی کا باپ 40 ہجار (ہزار) مانگ رہا ہے...... میں 40 ہجار کہاں سے لاؤں ...... بانو کو بیچوں گا تو رکم پوری ہو جائے گی۔

آہستہ آواز میں

نیامت: کہاں بیچو گے؟

بکّو: بتا دوں گا...... کاہے کی جلدی ہے۔

مدھم آواز میں

نیامت: پہلے مت بتانا ورنہ بھاگ جائے گی۔

بگّو: بگّو اُسے اُس کی کبر (قبر) سے بھی لے کر آ جائے گا۔ مجھے پھکر (فکر) نہیں ہے...... میری چیج (چیز) ہے میں بیچوں چاہے رکھوں......

اندر بانو جھونپڑی کے بند دروازے کے ساتھ اندھیرے میں لگی کھڑی ہے۔ اُس کے ماتھے پر بل اور سوچ کے آثار ہیں۔

// Cut //

منظر: 21

وقت : رات

جگہ : بگّو کا گھر

کردار : نیامت، بگّو، بانو

....

نیامت صحن میں چولہے کے پاس بیٹھی روٹیاں پکا رہی ہے۔ بگّو بہت غصے میں گھر میں داخل ہوتا ہے۔ نیامت اُسے دیکھتی ہے۔ بگو چھپر کے نیچے پڑی چارپائی پر غصے میں بیٹھ جاتا ہے۔ نیامت دور سے کہتی ہے۔

نیامت: روٹی لاؤں؟

بگّو جواباً کہتا ہے

بگّو: (زہر) جہر لا دے۔

نیامت اُٹھ کر چھپر کے نیچے آ جاتی ہے۔

نیامت: رے کیا ہوا...... اتنے گسے میں کیوں ہے؟

بگّو: میری تو کسمت ہی کھراب ہے...... جو پانسہ پھینکوں اُلٹا ہی گرے ہے۔

اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے

نیامت: کچھ بتا تو سہی کیا ہوا؟

بگّو: بانو کو بیچنے گیا تھا۔

نیامت: پھر؟

بگّو: حرام جادی (حرام زادی)

کی کوئی کیمت (قیمت) ہی نہیں ہے......کوئی چند ہجار (ہزار) سے جیادہ (زیادہ) مول ہی نہیں دے را

بانو جھونپڑی سے نکل آتی ہے اور باتیں سُننے لگتی ہے

نیامت بانو کو دیکھ کر بات ادھوری چھوڑ دیتی ہے۔

نیامت: تُو تو کیا سمجھتا تھا کیا لاکھوں......

بانو: چپ ہونے کی ضرورت نہیں جانتی ہوں کہ مجھے بیچ رہا ہے یہ

غصے سے ہاتھ کو ڈگڈگی کی طرح ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

بکّو: بیچوں گا تو تب نا جب کوئی کیمت ملے گی......کوئی کیمت نہیں رہ گئی بانو تیری......کوئی دو ہجار (ہزار) دے را ہے کوئی چار ہجار (ہزار)

بے اختیار غصے میں کہتی ہے

بانو: جھوٹ بولتا ہے تو......بکواس کرتا ہے۔

غصے سے

بکّو: تو جا......جا کے کھود (خود) دیکھ لے......کہیں جیادہ (زیادہ) کیمت ملتی ہے تو لے آ۔

وہ نیامت کی طرف اشارہ کرتی ہے

بانو: میری کیمت نہیں ملے گی تو کیا اس کی کیمت ملے گی؟

بکّو: یہ بھی بانجھ ہے تو بھی بانجھ ہے......اور بانجھ عورت کی کوئی کیمت......کوئی مول نہیں لگتا

وہ 20 سال کی ہو یا سو سال کی۔

سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے

بانو: بانو بانجھ ہے بے مول نہیں...... تو کہاں بیچنے گیا تھا......میں تجھے بیچ کے بتاتی ہوں......کتنی کیمت چاہیے تجھے......بول کتنی کیمت چاہیے

طنزیہ انداز میں

نیامت: کیوں وہ تیرا یار رحیمو آ کے دے گا کیا؟

غصے سے

بکّو: بلا لے اُس کو......اگر وہ دیتا ہے تو وہ لے جائے تجھے......20 ہجار دے اور لے جائے تجھے......

بکّو بیزاری اور غصے سے کہتا ہوا اُٹھ کر جھونپڑی کے اندر گھس جاتا ہے۔ نیامت اور بانو ایک دوسرے کو دیکھتی رہتی ہیں۔ بانو کے ہونٹ بھینچے ہوئے ہیں۔

// Cut //

منظر: 22

وقت : دن

جگہ : رحیمو کی جھونپڑی

کردار : رحیمو، بانو

....

بانو اور رحیمو جھونپڑی میں آمنے سامنے کھڑے ہیں۔

رحیمو: پر میں 20 ہجار کہاں سے دوں گا...... نہ بانو...... یہ نہیں ہوسکتا...... میں بگّو کے پاس نہیں جا سکتا۔

بانو: میں دوں گی تجھے 20 ہجار

چونک کر — رحیمو: تو کہاں سے دے گی؟ ہیں تیرے پاس؟

منت کرتے ہوئے — بانو: تو اُس سے مہلت تو لے کر آ...... میں بھیک مانگ کر لا دوں گی۔

سر جھٹک کر — رحیمو: کتنی مہلت دے گا وہ 20 ہجار کے لئے تو سال چاہیے

بات کاٹ کر — بانو: نہیں میں چند ہفتوں

میں کمالوں گی

اُلجھ کر — رحیمو: کیسے کمائے گی تو؟

سنجیدگی سے — بانو: میں کمالوں گی......تو اُس سے میرا سودا تو کر...... دیکھ دوبارہ یہ موکا (موقع) نہیں ملے گا۔ ایک بار اُس کے پاس جا اور مجھے کھرید (خرید)......اُس کو پتہ چلے کہ بانو بے مول نہیں ہے......عورت بانجھ ہو تو کیا عورت نہیں رہتی مٹی بن جاتی ہے؟

سوچتے ہوئے — رحیمو: تو مجھے پہلے 20 ہجار لا کے دے...... پھر میں اُس کے پاس جاؤں گا۔

غصے سے — بانو: تب تک وہ مجھے کہیں اور بیچ دے گا...... دو چار (ہزار) ہجار کے لئے۔

سمجھاتے ہوئے — رحیمو: پر بانو......تو کچھ سمجھ......اس طرح سودے نہیں ہوتے

غصے سے — بانو: ہوتے ہیں......اسی طرح ہوتے ہیں...... 20 ہجار میں تجھے میں مل جاؤں گی تو کیا مہنگا سودا ہے...... تیرے بچے کو ماں مل جائے گی......تو کیا مہنگا سودا

ہے......اور تیری جیب سے
جائے گا کیا......ایک روپیہ نہیں
20 ہجار تو بانو کا جائے گا۔

ہتھیار ڈال کر — رحیمو: کتنی مہلت لوں اُس سے؟

بانو: 20 دن کی۔

چونک کر — رحیمو: 20 دن میں 20 ہجار؟

بانو: بانو کو کمانے ہیں......تجھ کو نہیں
کمالے گی بانو۔

رحیمو حیرانگی سے اُس کے چہرے کو دیکھتا رہتا ہے۔

// Cut //

منظر: 23

وقت	:	دن
جگہ	:	بگّو کا صحن
کردار	:	نیامت، بانو

....

صحن میں مرغی اور اُس کے چوزے پھر رہے ہیں نیامت اُن کے پاس ایک چوکی پر بیٹھی اُنہیں دانہ ڈالتے ہوئے بڑی محبت سے اُن چوزوں کو ادھر سے ادھر بھاگتے ہوئے دیکھ رہی ہے۔

بانو نل کے پاس بیٹھی اپنے کپڑے دھو رہی ہے پھر وہ اُٹھ کر تار پر اپنے کپڑے جھاڑ کر لٹکانے لگتی ہے۔ تب نیامت اُسے عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

نیامت: رحیمو کو 20 ہجار کہاں سے
دے گی؟

بانو جیسے کرنٹ کھا کر مڑ کر اُسے دیکھتی ہے۔

بانو: کون سے 20 ہجار؟

نیامت: وہی 20 ہجار جس کے
لئے اُس نے 20 دن کی
مہلت لی ہے بگّو سے

بانو: مہلت اُس نے لی ہے
اور پوچھ تو میرے سے رئی ہے؟

(عجیب مسکراہٹ کے ساتھ) نیامت: رحیمو کنگلا ہے 200 روپیہ کسی کو نہیں دے سکتا 20 ہجار کہاں سے دے گا۔

(اکڑ کر) بانو: تیرے کو کیسے پتہ کہ کنگلا ہے؟

(سر جھٹک کر) نیامت: پوری بستی کو پتہ ہے۔ میرے کو کیسے پتہ نہیں ہوگا۔

بانو: اُس نے کہا ہے تو دے گا۔

(مسکراتے ہوئے) نیامت: جانتی ہوں بانو...... تو دے گی اُسے...... تیرے پاس 20 ہجار ہیں تو بکّو کو دے دے وہ چھمکی کو کھرید لے۔

(طنزیہ انداز میں) بانو: تاکہ میری کبھی تجھ سے اور بکّو سے جان نہ چھوٹے بلکہ چھمکی جیسی ایک اور چڑیل آ کر مجھے چمٹ جائے۔

نیامت: تو ہی دے گی نا رحیمو کو 20 ہجار؟

(سر ہلاتے ہوئے) بانو: ہاں دوں گی...... سو بار دوں گی...... جا یہ بھی بتا دے تو بکّو کو۔

نیامت: ہیں تیرے پاس؟

بانو: کماؤں گی میں۔

نیامت: بھیک مانگ کے؟

بانو جواب دینے کی بجائے پلٹ کر کپڑے تار پر لٹکانے لگتی ہے نیامت عجیب سے انداز میں ہنسنے لگتی ہے پھر ہنستے ہنستے اُسے کھانسی ہونے لگتی ہے۔

// Cut //

منظر: 24

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : بانو، نیامت

....

نیامت سڑک پر بھیک مانگ رہی ہے۔ جب وہ اچانک کچھ فاصلے پر ایک گاڑی کو رُکتے اور اُس کی پچھلی سیٹ سے بانو کو اُترتے دیکھتی ہے بانو نے چہرہ چھپایا ہوا ہے۔ نیامت ٹھٹھک جاتی ہے۔ بانو کے اُترتے ہی گاڑی آگے چلی جاتی ہے۔ بانو نے ابھی نیامت کو نہیں دیکھا وہ سڑک کے کنارے چلنا شروع ہوتی ہے جب نیامت اچانک پیچھے سے آ کر اُسے پکارتی ہے۔

نیامت: بانو...... بانو

(بانو پلٹ کر دیکھتی ہے اور چہرے پر گھبراہٹ اور بیزاری ہے۔) بانو: کیا ہے؟

نیامت: تو گاڑی میں بیٹھ کر کہاں سے آئی ہے؟

بانو: کون سی گاڑی؟ کیسی گاڑی

نیامت: میں نے کھود (خود) دیکھی ہے گاڑی...... اور وہ مرد بھی...... کہاں گئی تھی تو

بانو: تو اپنا کام کر...... میرے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔

بانو چلنے لگتی ہے۔ نیامت اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہتی ہے۔

نیامت: مجھے اپنا دشمن مت سمجھ...... اب تو ویسے بھی تیرا اور میرا رشتہ کھتم (ختم) ہونے والا ہے......

بانو پلٹ کر اُلجھی ہوئی نظروں سے اُسے دیکھنے لگتی ہے۔ نیامت بھی عجیب انداز میں مسکرا رہی ہے۔

....

....

....

....

نیامت: کسی کے ساتھ جانا ہے تو چھپ کے جا...... یوں بیچ باجار (بازار) میں اُترے گی تو میں نہیں کوئی اور دیکھ لے گا...... بکّو کو بتائے گا...... پھر اور وخت پڑے گا تجھے۔

عجیب نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے

بانو: تجھے پتہ ہے۔ کہاں کس کے ساتھ کس لئے گئی تھی؟

نیامت: نیامت کو کیا سمجھتی ہے تو...... 20 ہجار ہاتھ پھیلا کے تو کوئی اکٹھا نہیں کرسکتا ہر عورت وہی کرتی جو تو کر رہی ہے...... بس جو بھی کر...... چھپ کے کر

نیامت پلٹ کر چلی جاتی ہے۔ بانو اُلجھی ہوئی نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 25

وقت : شام

جگہ : سڑک کے کنارے درخت

کردار : بکّو

....

بکّو سڑک کے کنارے پر ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ہے۔ بندریا اُس سے کچھ فاصلے پر بیٹھی ہے اور بکّو کچھ نوٹ گننے میں مصروف ہے۔ نوٹ گننے کے بعد وہ اپنی جیب سے ایک رومال نکال کر اُسے کھولتا ہے اور اُس میں بندھے ہوئے نوٹوں کے ساتھ یہ نوٹ بھی رکھ کر دوبارہ باندھ دیتا ہے۔ اور اسے جیب میں احتیاط سے رکھ لیتا ہے۔ وہ بندریا کو دیکھ کر مسکراتا ہے چندلمحوں کے لئے بندریا چھمکی میں تبدیل ہو جاتی ہے' اُس کے گلے میں بندریا کی طرح رسی بھی بندھی ہوتی ہے۔ بکّو ڈگڈگی اٹھا کر بے اختیار اُسے بجانے لگتا ہے۔ بندریا اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 26

وقت : رات
جگہ : بکّو کی جھونپڑی
کردار : بانو، نیامت

....

نیامت جھونپڑی کے اندر چارپائی پر بیٹھی نوٹ گنتے ہوئے کچھ سوچنے میں مصروف ہے۔ تب بانو اندر داخل ہوتی ہے اور نیامت پر ایک نظر ڈالتی ہے۔ نیامت اپنے روپے اکٹھے کرتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

نیامت: آ گئی تو؟

بانو: ہاں

وہ چارپائی پر بیٹھتی ہے اور اپنا بایاں پاؤں دائیں گھٹنے پر رکھتے ہوئے اُسے دبانے لگتی ہے نیامت کی رقم پر نظر ڈالتے ہوئے وہ کہتی ہے

بانو: تو آج کل بڑے نوٹ گنتی رہتی ہے......

نیامت: چھمکی کے لئے گن رہی ہوں...... بکّو کو دوں گی...... اُس کو چاہیے

مسکراتے ہوئے

بانو: ایک سوکن سے جان چھوٹے گی تو دوسری کا پھندا گلے میں ڈال لے گی۔ پھر اُس کی جندگی اجیرن کرے گی بچے کے لئے۔

جواب دینے کی بجائے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھتی ہے۔

نیامت: تیرے پاس کتنی رکم ہوگئی؟

بانو: ابھی 20 ہجار نہیں ہوئے

نیامت: پانچ دن رہ گئے ہیں

عجیب سے انداز میں

بانو: جانتی ہوں پانچ دن رہ گئے ہیں...... 20 دن میں 20 ہجار نہ ہو سکے تو تو دے گی مجھے کچھ رکم (رقم)؟

نیامت: ہاں دے دوں گی۔

مسکراتی ہے۔

بانو: تیرا دل پچھلے پندرہ دن میں اتنا بڑا کیسے ہوگیا نیامت بی بی:

نیامت: تیرے سے جان چھوٹ جاوے اور کیا چاہیے میرے کو

بانو: اپنے ہاتھ سے پیسہ دے کے جان چھڑاوے گی

نیامت: تیری بھی تو چھوٹے گی

بانو: ہاں میری تو چھوٹے گی...... میری تو جندگی سنور جائے گی...... رحیمو اور منے کے ساتھ

اپنا گھر ہووے گا...... اولاد
ہووے گی...... اور تو تیرا
کیا ہو گا...... وہی رِکل رِکل......
وہی بگو بندر والا...... اور
میری جگہ چھمکی

بانو طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کمرے سے چلی جاتی ہے۔ نیامت اُس کے جانے کے بعد عجیب سے انداز میں مسکراتی ہے۔

// Cut //

منظر: 29

وقت	:	دن
جگہ	:	میدان
کردار	:	بگو

....

بگو ایک میدان میں پوری طاقت سے ڈگڈگی بجاتے ہوئے بندریا کی رسی کھینچ کھینچ کر اُسے ہدایات دے رہا ہے آس پاس کھڑے لوگ تالیاں بجاتے ہوئے زمین پر پھیلی چادر میں روپے پھینک رہے ہیں۔

// Cut //

منظر: 30

وقت : رات

جگہ : بکّو کا جھونپڑا، رحیمو کا جھونپڑا

کردار : بانو، رحیمو، منا

....

بانو نیم اندھیرے میں جھونپڑی کے اندر چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے۔ اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں وہ تصور میں اپنے آپ کو رحیمو کی جھونپڑی میں اُس کے اور منے کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔ وہ منے کو گود میں لئے ہوئے ہے جبکہ رحیمو پیار بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا ہے۔

بانو چارپائی میں لیٹی مسکرانے لگتی ہے۔

// Cut //

منظر: 31

وقت : رات

جگہ : بکّو کی جھونپڑی

کردار : بکّو، چھمکی

....

بکّو اندھیرے میں جھونپڑی کے باہر چھپر کے نیچے پڑی چارپائی پر لیٹا ہوا ہے اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ وہ تصور میں چھمکی کو اپنے صحن میں ایک بچے کو گود میں لئے دیکھ رہا ہے۔ جبکہ وہ خود اُس کے پاس بیٹھا اُسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا ہے

بکّو مسکرانے لگتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

// Cut //

منظر: 32

وقت : رات
جگہ : بگّو کی جھونپڑی
کردار : نیامت

....

نیامت جھونپڑی کے اندر بانو سے کچھ فاصلے پر ایک دوسری چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے۔ اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ تصور میں کچھ دیکھتے ہوئے مسکرا رہی ہے۔ اُس کے کانوں میں کسی بچے کی آوازیں، کھلکھلاہٹیں گونج رہی ہیں۔

// Cut //

منظر: 33

وقت : رات
جگہ : بگّو کی جھونپڑی
کردار : بگّو، نیامت، بانو

....

بانو اور نیامت چھپر کے نیچے بیٹھی چارپائی پر باتیں کر رہی ہیں۔

بانو: آج آکھری (آخری) رات ہے میری تیرے گھر میں

مسکراتے ہوئے — نیامت: لے...... اب یہ صرپھ میرا گھر ہو گیا ہے؟

گہرا سانس لے کر — بانو: ہاں یہ بس تیرا ہی گھر تھا میں تو پتہ نہیں کس (سزا) سجا کو کاٹنے آئی یہاں پر

نیامت: اب تو ایسا نہ کہہ...... اب تو جا رئی ہے یہاں سے

اطمینان سے — بانو: ہاں اب تو جا رئی ہوں یاں سے...... رحیمو صبح آ کے مجھے یہاں سے لے جاوے گا۔

نیامت: 20 ہجار پورا ہے؟

بانو: پورا نہ ہوتا......تو میں اس وقت یہاں بیٹھی ہوتی؟...... سڑکوں پر دربدر نہ پھر رئی ہوتی۔

بکّو گھر کے اندر داخل ہوتا ہے وہ بھی بڑا پرجوش اور خوش نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بانو کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

نیامت: لے بکّو بھی آ گیا

بانو: رحیمو کب آ را ہے پیسے لے کے؟

بانو: رحیمو تو صبح آوے گا...... پر میرے کو 20 ہجار دے گیا ہے...... کہہ را تھا صبح آ کے میں کھود (خود) بکّو کے حوالے کروں گا۔

بکّو: رے یہ تو تو نے بڑی اچھی کھبر (خبر) سنائی۔

وہ کہتا ہوا چھپر کی سیڑھیوں میں بیٹھ جاتا ہے

نیامت: اور تو نے اپنے 20 ہجار کا کیا کیا جو چھمکی کے لئے اکٹھا کر را تھا؟

اپنے تھیلے کو تھپتھپاتا ہے

بکّو: 20 ہجار ہیں میرے پاس...... لے کر آیا ہوں......20 ہجار بانو دے گی اور کل چھمکی یہاں بیٹھی ہوگی۔

نیامت: لا...... میں اندر رکھ آؤں

کھڑا ہوتے ہوئے

بکّو: نہ میں کھود (خود) رکھوں گا۔ تو آج مُرگی (مرغی) پکا...... بھنگ کوٹ...... میں لے کر آیا ہوں آج رات کھوشی (خوشی) منائیں گے۔

کہتا ہوا جھونپڑی کے اندر جاتا ہے۔ بانو اور نیامت ہنسنے لگتی ہیں۔

// Cut //

منظر: 34

وقت : رات

جگہ : بکّو کا جھونپڑا

کردار : بکّو، بانو، نیامت

....

تینوں چھپر کے نیچے دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ باتیں کر رہے ہیں۔ قہقہے لگا رہے ہیں اور بھنگ پی رہے ہیں۔ بکّو اپنی بندریا کو بھی روٹی کے ٹکڑے پھینک رہا ہے۔

// Cut //

منظر :35

وقت : دن

جگہ : بکّو کی جھونپڑی

کردار : بکّو، بانو، نیامت، بچہ

....

بانو چارپائی پر سو رہی ہے جب اچانک بکّو اُس کے بازو کو جھنجھوڑ کر اُسے اٹھاتا ہے

بکّو: بانو...... اے بانو...... اٹھ...... بانو......

بانو کسلمندانہ انداز میں آنکھوں کو ملتے ہوئے آنکھیں کھولتی ہے۔

بانو: صبح...... ہوگئی......

بکّو: دس بج رہے ہیں۔ لا مجھے دے 20 ہجار مجھے چھمکی کے ہاں جانا ہے۔

بانو سر پکڑے ہوئے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ لڑکھڑاتی ہے

بانو: پتہ نہیں سر کو کیا ہوا ہے۔

بکّو: بھنگ پی ہے اُس کا اثر ہے۔

بانو: کون سا پہلی بار پی

ہے پہلے بھی تو پیتی ہوں مگر آج کی طرح......

وہ جاتی ہوئی اپنے صندوق کو کھول کر کپڑے ادھر اُدھر کر کے روپے ڈھونڈنا شروع ہوتی ہے۔ روپے نہیں ملتے وہ کچھ پریشان سی ہو کر ہاتھ مارتے ہوئے کپڑے ادھر اُدھر کرتی ہے۔

بکّو: کیا ہوا؟

بانو: روپے مل نہیں رہے

بکّو: رحیمو دے کر بھی گیا تھا کہ نہیں۔

بانو: دے کے گیا تھا...... دے کے کیوں نہ جاتا۔

وہ اب پریشان سی صندوق کے سارے کپڑے نکال کر باہر اُچھال رہی ہے۔ صندوق خالی ہو جاتا ہے۔ بکّو آگے بڑھ کر صندوق میں جھانکتا ہے اور طیش میں آ جاتا ہے

بکّو: دیکھ بانو میرے ساتھ کوئی چالاکی مت کرنا...... آج مجھے 20 ہجار نہ ملے تو چھمکی کا سودا کھتم (ختم) ہو جائے گا اور اُس کے ساتھ تیرے یار کا بھی۔

روہانسی ہو جاتی ہے۔

بانو: میں سچ کہتی ہوں وہ 20 ہجار دے کے گیا تھا...... میں نے کھود (خود) ادھر

رکھے......اب پتہ نہیں کہاں ہیں

بگّو اپنے صندوق کی طرف جاتا ہے اور اُسے کھول کر اپنی رقم نکالنے لگتا ہے۔ بانو اب صندوق

بگّو: بانجھ عورت......تو اور تیرے مکر......دیکھ لوں گا میں تجھے بھی۔

سے باہر کھلے ہوئے کپڑوں میں اپنی رقم ڈھونڈھ رہی ہے۔ بگّو کو بھی اچانک پریشانی ہونے لگتی ہے۔ اُس کی رقم بھی غائب ہے۔ وہ بھی اپنے صندوق سے کپڑے اضطراب کے عالم میں باہر پھینکنے لگتا ہے۔ بانو چونک کر اُسے دیکھتی ہے۔

بانو: کیا ہوا؟

بگّو: میری رکم (رقم) بھی نہیں ہے

بانو بے اختیار اُس کے صندوق کے پاس چلی آتی ہے اور خود بھی کپڑے باہر پھینکتے ہوئے

بانو: بگّو......دھیان سے دیکھ......رکم کہاں جائے گی۔

رقم کو ڈھونڈنے لگتی ہے۔ صندوق خالی ہو جاتا ہے وہ دونوں سفید چہرے کے ساتھ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگتے ہیں اور تبھی انہیں کمرے کے باہر ایک بچے کے کھکھلانے کی آوازیں سنائی دیتے ہیں۔

وہ دونوں سرپٹ بھاگتے ہوئے جھونپڑی کا دروازہ کھول کر باہر آتے ہیں ۔ صحن میں نیامت رحیمو کا منا اُٹھائے کھڑی ہے۔ بگّو بلند آواز میں اُس سے کہتا ہے۔

بگّو: اندر میرا اور بانو کا پیسا نہیں ہے......کسی نے چوری کر لیا۔

اطمینان سے

نیامت: کسی نے چوری نہیں کیا میں نے لیا ہے۔

چونک کر

بانو: تو نے؟

نیامت: میں نے سودا کیا ہے۔

کھلے منہ کے ساتھ

بگّو: سودا؟

نیامت: رحیمو کو 40 ہجار دے کر یہ بچہ لے لیا ہے۔

چلّا کر

بگّو: کیا؟

آرام سے

نیامت: رحیمو 40 ہجار میں چھمکی کو کھرید کے اُس کے ساتھ بستی چھوڑ کر چلا گیا۔

بانو بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھ کر چیخ مارتی ہے۔ بگّو گالیاں بکتے ہوئے نیامت پر لپکتا ہے اور اُسے پیٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ بانو بلند آواز میں چھپر میں کھڑی رو رہی ہے۔ بچہ نیامت کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر کر رونے لگتا ہے۔ نیامت بگّو سے آرام سے پٹتے ہوئے بانو سے کہتی ہے۔

بگّو: حرام جادی......کتیا......چنڈال......بدجات

نیامت: بچے کو تو اُٹھا لے رو رہا ہے...... 40 ہجار کھرچے (خرچے) ہیں......سودا کیا ہے آکھر (آخر) بچہ ہی تو چاہیے تھا ہم تینوں کو۔

بانو چھپر سے روتے ہوئے اُسے گالیاں دیتے ہوئے اُترتی

بانو: چڑیل، ڈائن، بڑھیا

ہے اور بچے کو زمین سے
اُٹھا کر اُسے پچکارنے لگتی
ہے۔

کتیا...... چنڈال'
بدجات...........
چپ میرا چاند...... چپ
نہ رو...... چپ ہو
جا...... ماں صدکے (صدقے)
ماں واری...... چپ

بگو نیامت کے بال کھینچتے ہوئے
اُسے ایک اور گھونسہ مارتا ہے۔

بگو : 40 ہجار کا بچہ......
40 ہجار کے تو 40 آ جاتے
اس جیسے...... بدجات
......

نیامت مسکراتے ہوئے پٹتی رہتی
ہے۔

// Cut //

لباس

کردار

مرکزی

1- نتاشہ (35 - 40 سالہ لڑکی)

2- ڈیوڈ (35 - 40 سالہ مرد)

3- سارہ (4 - 5 سالہ بچی)

ثانوی

1- نینسی (45 - 50 سالہ عورت)

2- ثریا (45 - 50 سالہ عورت)

3- ماں (50 - 60 سالہ عورت)

4- باپ (50 - 60 سالہ مرد)

لوکیشنز

1- سکول

2- کانونٹ

3- نتاشہ کے ماں باپ کا گھر

4- چرچ

5- نتاشہ کا گھر

منظر:1

(خواب کا منظر)

وقت : دن
جگہ : کچن
کردار : مسز نتاشہ

....

نتاشہ کچن میں انڈہ فرائی کرنے میں مصروف ہے۔ وہ دوپٹہ کندھے پر ڈال کر اُسے کمر کے گرد باندھے ہوئے ہے اور بے حد گھریلو حلیے میں نظر آ رہی ہے وہ انڈہ بناتے ہوئے آواز دیتی ہے۔

نتاشہ: جلدی کرو ڈیوڈ......دیر ہو رہی ہے......ابھی بریک فاسٹ کرنا ہے تمہیں...... جلدی آ جاؤ میں بس ٹیبل تیار کر رہی ہوں۔

وہ انڈہ پلیٹ میں ڈالتے ہوئے پلیٹ لے جا کر کچن میں موجود

چھوٹی ٹیبل پر رکھتی ہے جہاں ناشتہ کا دوسرا سامان بھی پڑا ہوا ہے۔ وہ ان چیزوں کو ارینج کرتے ہوئے پھر آواز لگاتی ہے

نتاشہ: اور پلیز للی کو بھی ساتھ ہی لے آنا......تم ہوتے ہو تو بریک فاسٹ میں کچھ لے لیتی ہے ورنہ اسی طرح سکول چلی جائے گی...... میں اتنی دیر میں ٹونی کو دیکھ لوں......

بولتے ہوئے یک دم کچن سے باہر جاتی ہے

// Cut //

منظر:2

(خواب کا منظر)

وقت : دن
جگہ : بچوں کا کمرہ
کردار : نتاشہ

....

نتاشہ کمرے میں داخل ہوتی ہے، وہ اندر داخل ہوتے ہی ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہی ہے

وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ کارپٹ پر بکھرے کھلونے بھی بڑی برق رفتاری سے اکٹھے کرتی جا رہی ہے اور اس کی توجہ بھی بیڈ کی بجائے ان کھلونوں پر ہی ہے۔ وہ ان کھلونوں کو اٹھاتے ہوئے اُن	نتاشہ:	Come on. Get up Tony. You are getting late. Your bus is going to be here any minute. I don't want it to be honking around.

کی جگہوں پر رکھتی جا رہی ہے۔ اور ساتھ کہہ رہی ہے۔ اب وہ بولتے ہوئے تیزی سے کھڑکیوں کی طرف جا رہی ہے اور پھر کھڑکیوں کے سامنے جا کر دونوں ہاتھوں سے کھڑکیوں کے پردے تیزی سے ہٹاتی ہے نیم تاریک کمرے میں یک دم تیز روشنی داخل ہوتی ہے۔	نتاشہ:	Honey don't make me throw you out of your bed------ See lily is already up. Don't know what has happened to you.

// Cut //

منظر:3

وقت : رات

جگہ : نتاشہ کا بیڈروم

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ یک دم نیم تاریک کمرے میں اپنے چہرے سے ایک جھٹکے سے چادر اُتارتی ہے۔اور قدرے حیرت اور بے یقینی کے عالم میں اپنے آس پاس کے ماحول کو دیکھتی ہے وہ جیسے کسی خواب سے بیدار ہوئی ہے۔ دن ہو چکا ہے مگر کھڑکیوں کے آگے پردے ہونے کی وجہ سے کمرہ ابھی بھی تاریک ہے۔ وہ چند لمحے اُسی طرح مایوسی کے عالم میں بستر پر چت لیٹے جیسے جیسے خواب کے بارے میں سوچتی رہتی ہے جیسے خواب کو یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پھر ایک گہرا سانس لے کر اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ اپنے سینے پر ایک کراس بناتے ہوئے وہ منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتی ہے اپنے بال سمیٹتے ہوئے وہ بستر سے نیچے اُترتی ہے اور کھڑکی کی طرف جا کر پردہ کھینچ دیتی ہے۔ روشنی یک دم کمرے کو چکاچوند کر دیتی ہے۔ وہ اپنی آنکھوں کو بند کر لیتی ہے یوں جیسے روشنی اس سے برداشت نہ ہو پا رہی ہو۔ باہر سبزہ اور لان نظر آ رہا ہے وہ یک دم کھڑکی کی طرف پشت کر کے اپنے کمرے کو دیکھتی ہے۔ کمرے میں برائے نام فرنیچر نظر آ رہا ہے اور یہ بالکل سادگی سے ڈیکوریٹیڈ ہے۔ دیوار پر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی تصویریں نظر آ رہی ہیں نتاشہ نائٹ سوٹ میں ہے اور وہ اسی طرح خالی نظروں سے کمرے کو دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر:4

وقت : دن

جگہ : باتھ روم

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے، وہ اسی نائٹ سوٹ میں ملبوس ہے۔ اور بے حد تھکی ہوئی اور سُتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہے واش بیسن کے سامنے لگے آئینے میں وہ اپنا عکس دیکھتی ہے اور tap کھولتے کھولتے رک جاتی ہے۔ اُس کے بالوں میں جابجا سفید بال نظر آ رہے ہیں اور ان سفید بالوں نے اس کی عمر میں یک دم بہت اضافہ کر دیا ہے اور چند لمحوں تک اپنے عکس پر نظریں جمائے کچھ سوچتے ہوئے غیر محسوس انداز میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہتی ہے۔ یوں جیسے سفید بالوں کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر پھر جیسے کچھ مایوس ہوتی ہے کچھ سفید بال چھپانے کی ہر کوشش کچھ اور نئے بال سامنے لے آتی ہے۔ وہ یک دم بالوں کو چھوڑتے ہوئے tap کھولتی ہے اور اپنے چہرے پر پانی کے چھپاکے مارنے لگتی ہے۔ بیسن پر جھک کر۔

// Cut //

منظر:5

وقت : دن

جگہ : نتاشہ کا بیڈروم

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ نن کا سفید لباس habit پہنے اپنے کمرے کے ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے سر پر پہنے جانے والے سکارف کو pin up کر رہی ہے۔ وہ ایسا کرنے کے بعد ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ایک چھوٹی تسبیح اپنے ہاتھ کے گرد لپیٹتی ہوئی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:6

وقت : دن

جگہ : ڈائننگ روم

کردار : نتاشہ، ثریا، نینسی

....

تینوں ناشتے کے لیے ڈائننگ ٹیبل کے گرد ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ تینوں ہاتھ اٹھائے ہوئے یوں لگتا ہے جیسے کسی دعا کے اختتام پر بیک وقت کہتی ہیں:

تینوں: Amen

پھر تینوں ناشتہ کرنے لگتی ہیں۔ سسٹر ثریا چائے اپنے کپ میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے

ثریا: مجھے رات کو نیند نہیں آئی۔

نتاشہ نظر اٹھا کر دیکھتی ہے پھر چپ رہتے ہوئے سلائس لیتی ہے۔ نینسی بے حد سرسری انداز میں پوچھتی ہے۔

نینسی: کیوں؟

	ٹریسا:	پتہ نہیں...... I wasn't feeling Well.
دوبارہ سرسری انداز میں	نینسی:	کیا ہوا؟...... بلڈ پریشر ہائی ہو گیا؟
اسی طرح بولتی جاتی ہے۔	ٹریسا:	پتہ نہیں...... میں نے چیک نہیں کیا...... شائید......
نینسی سے پوچھتی ہے۔		......تم رات کو بہت دیر تک TV دیکھتی رہی؟
	نینسی:	ہاں...... ایک اچھا پروگرام آ رہا تھا۔
دلچسپی لیتے ہوئے	ٹریسا:	کون سا پروگرام؟
نینسی کچھ دیر چپ رہ کر جیسے نام یاد کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے پھر کہتی ہے۔	نینسی:	نام بھول گیا...... مگر بہت Interesting پروگرام تھا۔
	ٹریسا:	کس چینل پر؟
ایک دفعہ پھر یاد کرنے کی کوشش کرتی ہے پھر کہتی ہے	نینسی:	چینل مجھے یاد نہیں
	ٹریسا:	کس چیز کے بارے میں تھا پروگرام؟

یک دم چڑ کر	نینسی:	تم اس طرح Investigate کیوں کر رہی ہو؟
قدرے ناراضگی سے	ٹریسا:	میں بس ویسے ہی پوچھ رہی ہوں
ناراضگی سے	نینسی:	پہلے تو کبھی تم نے اس طرح نہیں پوچھا۔
ترکی بہ ترکی	ٹریسا:	پہلے تم نے کبھی کسی پروگرام کا ذکر کیا؟
	نینسی:	کیوں نہیں کیا؟...... روز کرتی ہوں...... ڈائننگ ٹیبل پر ہر دفعہ کیا بات کرتے ہیں ہم؟......
ہلکی سی بڑبڑاہٹ	ٹریسا:	جھگڑے کے علاوہ ڈائننگ ٹیبل پر میں نے تمہیں کچھ بھی کرتے نہیں دیکھا۔
ناراضگی سے	نینسی:	اس دفعہ سسٹر انیلا آئیں گی تو میں ان سے یہ ایشو ڈسکس کروں گی...... تم دن بہ دن روڈ ہوتی جا رہی ہو۔

نتاشہ اس تمام گفتگو کے درمیان بالکل چپ چاپ ناشتہ کر رہی ہے یوں جیسے وہاں کچھ بھی نہ ہو رہا ہو۔

// Cut //

منظر:7

وقت : دن
جگہ : سکول
کردار : نتاشہ، چند دوسرے کولیگ

....

نتاشہ چند کتابیں ہاتھ میں پکڑے سکول کے ایک کمرے کی طرف جاتے ہوئے رستے میں بہت سے لوگوں کو مسکراتے ہوئے ہیلو ہائے کر رہی ہے......

نتاشہ: Good Morning!
How are you?

وہ یہ جملہ کلاس تک جاتے ہوئے اپنے بہت سے کولیگز سے کہتی اور سنتی ہے۔ اس وقت وہ بے حد خوش اور مطمئن نظر آ رہی ہے۔

// Cut //

منظر:8

وقت : دن
جگہ : کلاس روم
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

نتاشہ پریپ کے ایک کلاس روم میں کھڑی ایک rhyme گانے میں مصروف ہے۔ وہ اس پر act بھی کر رہی ہے

اس کے ساتھ کلاس کے تمام بچے بھی کھڑے گانے میں مصروف ہیں۔

نتاشہ: If you are happy
And you know it
clap your hands
//
//
//
If you're happy
And you know it
And you really
want to show it
If you're happy

And you know it

Clap your hands

تبھی دروازے پر ڈیوڈ سارہ کو گود میں اٹھائے نمودار ہوتا ہے۔ سارہ بلند آواز سے رو رہی ہے۔ اور ڈیوڈ پریشان نظر آ رہا ہے۔ وہ اسے خاموش کروانے کی کوشش کر رہا ہے اس کے کلاس کے دروازے میں نمودار ہوتے ہی سارہ کلاس کے اندر جھانکتی ہے اور چند لمحوں کے لیے بچوں کو گاتا دیکھ کر خاموش ہو جاتی ہے۔ نتاشہ اسے دیکھ لیتی ہے۔ اور اسی طرح بچوں کو گاتا چھوڑ کر کلاس سے باہر آتی ہے۔

نتاشہ: گڈ مارننگ

ڈیوڈ: گڈ مارننگ

مسکراتے ہوئے سارہ اور ڈیوڈ کو دیکھتے ہوئے

نتاشہ: Can I help you?

ڈیوڈ سارہ کو نیچے اُتارتا ہے اور وہ اس کی ٹانگوں سے چپک جاتی ہے۔

ڈیوڈ: I hope so..... I' m David Sister and this is my daughter, Sarah.

نتاشہ: Is she a new comer?

ڈیوڈ: Yes.

قدرے جھک کر سارہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے جو کچھ اور ڈیوڈ کے ساتھ چپکتی ہے۔

نتاشہ: I see...... گڈ مارننگ سارہ

ڈیوڈ: میں اسلام آباد سے آیا ہوں ایک ہفتہ پہلے ہی میری پوسٹنگ یہاں ہوئی ہے

ابھی بھی سارہ کی طرف متوجہ ہے

نتاشہ: Welcome to your new school Sarah!

نظر اُٹھا کر ڈیوڈ سے کہتے ہوئے دوبارہ سارہ کو دیکھتی ہے۔

نتاشہ: بہتر ہوتا اگر آپ اپنے ساتھ سارہ کی ممی کو بھی لے آتے۔

ڈیوڈ یک دم قدرے افسردگی سے کہتا ہے۔

ڈیوڈ: نہیں لا سکتا تھا۔

نتاشہ: کیوں؟

ڈیوڈ: She is dead.

نتاشہ یک دم چونک کر سیدھی ہو جاتی ہے۔

نتاشہ: Oh___ I'm sorry.

ڈیوڈ: It's alright. دو ماہ پہلے ایک ایکسیڈنٹ میں ربیکا کی ڈیتھ ہو گئی

ہکلاتے ہوئے

نتاشہ: _____I_____I I'm really sorry.

سارہ کو دیکھتے ہوئے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے

ڈیوڈ: سارہ پہلے ربیکا کے ساتھ بہت اٹیچڈ تھی...... اب میرے ساتھ ہو گئی ہے...... وہ

ہوئے		مجھ سے الگ نہیں رہ سکتی ......میری تو سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں اسے سکول میں اکیلا کیسے چھوڑوں......
سارہ کا بازو نرمی سے پکڑتے ہوئے	نتاشہ:	Don't worry David. I can take care of her.
ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ	ڈیوڈ:	I'll be more than glad if you could do that.
سارہ نتاشہ کو دیکھتی ہے	نتاشہ:	آؤ سارہ اندر کلاس میں چلیں......
سارہ کو نتاشہ کی طرف کرتے ہوئے	ڈیوڈ:	جاؤ بیٹا پاپا یہیں کھڑے ہیں

سارہ کچھ دیر اُلجھی نظروں سے نتاشہ کو دیکھتی ہے پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے جو نتاشہ نے بڑھا رکھا ہے۔

نتاشہ مسکراتی ہے۔	نتاشہ:	Good girl...........

اسے لے کر اندر کلاس میں جاتے ہوئے ڈیوڈ کو دیکھ کر مسکراتی ہے ڈیوڈ آہستہ آہستہ دروازے سے ہٹ جاتا ہے۔ اور کھڑکیوں کے سامنے جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ نتاشہ سارہ کو کلاس سے انٹروڈیوس کروا رہی ہے۔

// Cut //

منظر:9

وقت	:	دن
جگہ	:	کوریڈور
کردار	:	نتاشہ، ڈیوڈ

....

نتاشہ کوریڈور میں جا رہی ہے جب اسے اپنے عقب میں ڈیوڈ کی آواز آتی ہے۔

	ڈیوڈ:	سسٹر
وہ یک دم پلٹتی ہے اور پھر ڈیوڈ کو دیکھ کر کچھ حیرانی سے کہتی ہے۔	نتاشہ:	آپ ابھی تک یہیں ہیں؟
قدرے نروس	ڈیوڈ:	ہاں...... میں بس پریشان تھا کہ اگر کہیں میں چلا گیا تو سارہ بعد میں رونے لگے گی۔
مسکرا کر	نتاشہ:	آپ پریشان نہ ہوں اگر وہ رونے بھی لگی

تو ہم لوگ اسے سنبھال لیں گے...... بچے سکولز میں اکثر روتے ہیں۔

کنفیوزڈ

ڈیوڈ: آپ کو یقین ہے میری ضرورت نہیں پڑے گی؟

نتاشہ: بالکل یقین ہے۔

اپنا کارڈ والٹ سے نکال کر

ڈیوڈ: یہ میرا کارڈ ہے اس پر میرا سیل فون نمبر بھی ہے اگر وہ کبھی بھی روئے تو آپ مجھے کال کریں میں فوراً آ جاؤں گا۔

پورے یقین سے کہتے ہوئے مسکراتے ہوئے کارڈ لے لیتی ہے

نتاشہ: وہ نہیں روئے گی...... آپ جا سکتے ہیں......

ڈیوڈ: لیکن کوئی اور پرابلم بھی تو ہو سکتی ہے اسے۔

نتاشہ: میں اسے بھی دیکھ لوں گی...... آپ پریشان نہ ہوں۔

ڈیوڈ: Thank you.......... میں آپ کا نام جان سکتا ہوں؟

نتاشہ: سسٹر نتاشہ

روانی میں کہتا ہے پھر یک دم گھبرا کر تصحیح کرتا ہے

ڈیوڈ: تھینک یو نتاشہ ......سوری سسٹر نتاشہ

نتاشہ چند لمحوں کے لیے بالکل ساکت ہو جاتی ہے۔ ڈیوڈ مڑ کر دور کوریڈور میں اس کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتا ہے جہاں سارہ ہے۔ پھر قدم آگے بڑھاتے ہوئے نتاشہ سے کہتا ہے

ڈیوڈ: گڈ بائے

مدھم آواز میں اسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور دور اس کو جاتا ہوا دیکھتی رہتی ہے

نتاشہ: گڈ بائے

// Cut //

منظر: 10

وقت : دن

جگہ : لائبریری

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ لائبریری میں ایک کتاب اپنے سامنے کھولے بیٹھی ہے مگر اس کے ذہن میں بار بار ڈیوڈ اور سارہ کے ساتھ اس کی ملاقات آ رہی ہے اور پھر ڈیوڈ کا خالی نتاشہ کہنا اس کے کانوں میں بار بار گونج رہا ہے اسے کتاب کے صفحے میں اس ملاقات کا سین نظر آ رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 11

وقت : دن

جگہ : کلاس روم

کردار : نتاشہ، سارہ

....

نتاشہ کے اردگرد سارے بچے بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کچھ کھلونے بھی پکڑے ہوتے ہیں نتاشہ کے بالکل پاس سارہ بیٹھی ہوئی ہے اور نتاشہ ہاتھ میں ایک سٹوری بک پکڑے کہانی سنانے میں مصروف ہے

وہ کہانی سناتے ہوئے	نتاشہ:	Once upon a time
Small پر زور دیتے ہوئے		there was a girl.
ہاتھ کے اشارے سے		.... a "small" girl.
ہر بار بچوں کو Small		The girl lived in
کا معنی سمجھانے کی		a house..... a
کوشش کر رہی ہے۔		"small" house. The
اور ہر بار Small کا		house was in a
لفظ آنے پر بچے کھلکھلاتے		village.....
ہوئے انگلی اور		a "small" village.

انگوٹھے کے اشارے سے Small با آواز بلند کہتے ہیں، سارہ بھی یہی کرنے میں مصروف ہے اور بے حد مسرور نظر آ رہی ہے۔	**The village was near a river..... a "small" river.**

// Cut //

منظر: 12

وقت	:	دن
جگہ	:	پلے گراؤنڈ
کردار	:	نتاشہ، سارہ

....

نتاشہ سارہ اور باقی بچوں کے ساتھ پلے گراؤنڈ میں ہے۔ بچے اور سارہ مختلف جھولوں پر نظر آ رہے ہیں نتاشہ سارہ کے پاس کھڑی اسے ہدایات دیتی ہوئی نظر آ رہی ہے

// Cut //

منظر:13

وقت : دن

جگہ : کلاس روم

کردار : نتاشہ، سارہ

....

تمام بچے اپنے لنچ باکس کھولے لنچ کرنے میں مصروف ہیں۔ نتاشہ باری باری تمام بچوں کے پاس جا کر انہیں ان کے لنچ کے بارے میں ہدایات دے رہی ہے۔ پھر وہ سارہ کے پاس جاتی ہے اور اس کے پاس ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

نتاشہ: آپ کا لنچ باکس کہاں ہے سارہ؟

سارہ کچھ کہنے کی بجائے اپنے بیگ سے ایک لنچ باکس نکال لیتی ہے۔ نتاشہ لنچ باکس اس کے ہاتھ سے لے کر اسے کھولتی ہے۔

اس کے اندر بسکٹ کا ایک پیکٹ، ایک چاکلیٹ اور بازار کے چپس نظر آ رہے ہیں نتاشہ لنچ کی چیزوں کو دیکھتے ہوئے

کچھ سنجیدہ ہو جاتی ہے

نتاشہ: لنچ کس نے دیا؟...... پاپا نے؟

سارہ سر ہلاتی ہے۔

نتاشہ مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے سامنے لنچ باکس رکھ کر اس سے کہتی ہے۔

نتاشہ: لنچ کرنا شروع کریں۔

وہ لنچ باکس پر ایک نظر دوڑا کر نتاشہ سے کہتی ہے

سارہ: I don't like it.

نتاشہ چپ چاپ اس کا چہرہ دیکھتی ہے۔ اس کے چہرے پر تاسف ہے۔

// Cut //

منظر:14

وقت : دن

جگہ : کوریڈور

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

نتاشہ بچوں کو لائن میں کلاس سے باہر نکال رہی ہے۔
تبھی ڈیوڈ آگے آتا ہے اور سارہ بھاگ کر اس کی طرف جاتی ہے۔

سارہ: پاپا

ڈیوڈ مسکراتے ہوئے سارہ کو اٹھالیتا ہے۔

نتاشہ آخری بچے کو باہر نکالتے ہوئے ڈیوڈ سے کہتی ہے۔ — نتاشہ: گڈ آفٹر نون

ڈیوڈ: گڈ آفٹر نون...... میں سارا دن آپ کی کال کا انتظار کرتا رہا۔

بے اختیار سارہ کا منہ چومتے ہوئے — نتاشہ: کیوں؟

ڈیوڈ: مین نے سوچا سارہ آپ کو تنگ کر رہی

ہوگی۔

یک دم سنبھلتے ہوئے — نتاشہ: ......نہیں......سارہ نے تنگ نہیں کیا۔

بے یقینی سے سارہ کو دیکھ کر — ڈیوڈ: سارہ روئی بھی نہیں؟

نتاشہ: نہیں........... She is a good girl.

سارہ سے — ڈیوڈ: Yes. She is ......کیوں سارہ آپ کو سکول اچھا لگا؟

سارہ: ہاں

ڈیوڈ: اور ٹیچر؟

سارہ: وہ بھی۔

نتاشہ: تو سارہ کل سکول آرہی ہے نا؟

سارہ مسکراتے سر ہلاتی ہے۔

ڈیوڈ: thank you...........

نتاشہ: You are welcome.

پھر یک دم موضوع بدل کر — آپ سارہ کو کل سے پراپر لنچ بنا کر دیا کریں...... اسے بسکٹس اور دہ چیزیں پسند نہیں ہیں جو آپ نے آج اسے دی ہیں۔

کچھ حیرانگی سے

ڈیوڈ: میں سارہ کو کیا بنا کر دوں؟

نتاشہ: سینڈوچ......فرنچ فرائیز......

ڈیوڈ: I will try_____ ok

کوئی خیال آنے پر افسردگی سے

...... مجھے کوکنگ نہیں آتی
ربیکا کے ہوتے ہوئے میں
کبھی کچن میں نہیں گیا......

یک دم بات بدل کر

مگر میں کوشش کروں گا۔

نتاشہ: اگر آپ کوکنگ نہیں کر سکتے
تو کسی اور سے کہیں کہ وہ سارہ
کا لنچ تیار کر دے

ڈیوڈ: کوئی اور نہیں ہے...... میں
یہاں اکیلا رہتا ہوں......
میں اور سارہ............

Thank you for your help.

کہتے ہوئے جاتا ہے۔ نتاشہ اسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔

ڈیوڈ: گڈ بائے

// Cut //

منظر: 15

وقت : دن

جگہ : چرچ

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ چرچ میں آلٹر کے سامنے بیٹھی اپنے سینے پر کراس بناتی ہوئی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شبیہہ پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ کیمرہ کراس پر مصلوب شبیہہ کو سر سے لے کر پاؤں تک دکھاتا ہے۔ پھر کیمرہ اسی طرح نتاشہ کو سر سے پاؤں تک دکھاتا ہے۔

// Cut //

منظر:16

وقت : دن
جگہ : کانونٹ کا صحن
کردار : سسٹر نتاشہ، سسٹر نینسی

....

نتاشہ کانونٹ کے بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوتی ہے جب سسٹر نینسی اسے دیکھتے ہی کہتی ہے

نینسی: سسٹر نتاشہ تمہارے پیرنٹس آئے ہیں۔

نتاشہ قدرے چونک کر اسے دیکھتی ہے۔ پھر دور ایک کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتی ہے۔

// Cut //

منظر:17

وقت : دن
جگہ : وزیٹرز روم
کردار : نتاشہ، باپ، ماں

....

نتاشہ کمرے میں داخل ہوتی ہے تو وہاں بیٹھے اس کے ماں باپ دونوں کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کہتے ہوئے ماں کی طرف جاتی ہے وہ بڑی عقیدت	نتاشہ:	گڈ آفٹر نون
سے پہلے اس کا ہاتھ چومتی ہے پھر اس کے گلے میں لٹکا ہوا کراس چومتی ہے	ماں باپ:	گڈ آفٹر نون
اور پھر اسے گلے لگاتی ہے۔	ماں:	کیسی ہے میری بیٹی؟
ماں سے مل کر باپ سے ملتی ہے۔ باپ بھی اسی طرح اس کا ہاتھ اور کراس چوم کر اسے گلے سے	نتاشہ:	میں ٹھیک ہوں آپ دونوں کیسے ہیں؟
لگاتا ہے	نتاشہ:	بیٹھیں ابا...... آج تو

مجھے بتائے بغیر آ گئے آپ لوگ...... مجھے اطلاع بھی نہیں دی۔

دونوں بیٹھتے ہیں نتاشہ بھی مسکراتے ہوئے ان سے کہتی ہے

ماں: بس ہم نے سوچا اسی طرح جا کر تمہیں حیران کریں۔

نتاشہ کی نظر مٹھائی کے ایک پیکٹ پر پڑتی ہے

نتاشہ: یہ مٹھائی کس لیے ہے؟

ماں: تمہارا منہ میٹھا کرنے کے لیے لائے ہیں فری کی شادی طے کر دی ہے۔

ایک لمحہ کے لیے نتاشہ کا چہرہ کچھ پھیکا پڑتا ہے پھر وہ مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

نتاشہ: اوہ...... اچھا...... کب؟......

باپ: ایک ہفتہ پہلے...... اچھا لڑکا ہے...... کویت میں انجینئر ہے۔

پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ

نتاشہ: اچھا...... بہت خوشی ہوئی مجھے......

مسکراتے ہوئے

ماں: بس یہ سب Jesus کی مہربانی ہے...... آخری ذمہ داری بھی سر سے اُتر رہی ہے۔

باپ: تم بتاؤ یہاں سب ٹھیک جا رہا ہے؟

مشینی انداز میں

نتاشہ: ہاں سب ٹھیک جا رہا ہے

بات کاٹ کر

ماں: یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے...... کانونٹ میں تو سب ٹھیک ہی جا رہا ہو گا۔

ہلکا سا ہنس کر

باپ: ہاں...... میں بھی خوامخواہ ہی اس طرح کا سوال کرتا ہوں اس بار تو صحت بھی بہت اچھی لگ رہی ہے بیٹا۔

مسکرا کر

نتاشہ: آپ کو اچھی لگ رہی ہے تو اچھی ہی ہوگی۔

شوہر کو کچھ ڈانٹ کر

ماں: کانونٹ میں صحت اچھی نہیں ہوگی تو اور کہاں ہوگی...... ہر طرح کا آرام ہے اسے یہاں مجید...... پہلی دفعہ تو وہ بیمار ہوگئی تھی اس لیے کمزور لگی۔

باپ: اب تو سر میں وہ درد نہیں ہوتا بیٹا؟

نتاشہ: نہیں...... اب سب کچھ ٹھیک ہے...... جیکب کا فون آتا ہے؟

خوش ہوتے ہوئے

باپ: ہاں ہر ہفتے آتا ہے......

نتاشہ: بہت عرصہ ہوگیا مجھے خط

نہیں لکھا اس نے

باپ: تمہارا بھائی بہت مصروف ہو گیا ہے امریکہ میں...... خط لکھنے کا وقت کہاں ملتا ہے اسے!

(گلہ کرتے ہوئے) نتاشہ: پھر فون کر لیتا مجھے۔

باپ: اس بار فون آئے گا تو میں کہوں گا اس سے

نتاشہ: اور جوزف اس نے بھی بہت عرصہ ہوا مجھے فون نہیں کیا۔

ماں: ہاں...... وہ بھی بہت مصروف ہے روزی کے ساتھ گھر شفٹ کر لیا ہے اس نے ......ہمارے یہاں بھی آنا جانا کچھ کم ہو گیا ہے...... ایسا ہی

(گہرا سانس لے کر) ہوتا ہے بیٹا جب سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں تو ایک دوسرے کے لیے وقت کہاں رہتا ہے

نتاشہ چپ چاپ ماں کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 18

وقت : دن

جگہ : سٹنگ روم

کردار : نتاشہ، ٹریسا، نینسی

....

ٹیریسا اور نینسی TV کے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں۔ نتاشہ ان کے سامنے مٹھائی کا ڈبہ کھولے ہوئے کھڑی ہے۔

(مٹھائی لیتے ہوئے) ٹریسا: یہ کس چیز کی مٹھائی ہے؟

نتاشہ: میری بہن کی بات طے ہوئی ہے۔

(وہ بھی مٹھائی لیتی ہے) نینسی: Congrats.......... یہ آخری بہن تھی نا؟

نتاشہ: ہاں

ٹریسا: پھر تو تمہاری طرف سے بھی مٹھائی due ہے نتاشہ ...... یہ تو تمہارے پیرنٹس لائے ہیں۔

(مسکراتے ہوئے ڈبہ) نتاشہ: Any time

بند کرتی ہے۔

ثریا: سب بہن بھائیوں کی شادی ہو جائے گی اب؟

نتاشہ: نہیں بس ایک بھائی unmarried ہے...... لیکن وہ سٹیٹس میں ہے۔ وہیں شادی کرلے گا...... He has a girl friend there.

(ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ)

نینسی: کافی ملے گی نتاشہ؟

نتاشہ: (مسکرا کر) Sure..... why not!

// Cut //

منظر:19

وقت	:	دن
جگہ	:	کچن
کردار	:	نتاشہ

....

نتاشہ کچن میں ایک کپ میں کافی beat کرنے میں مصروف ہے۔ اس کے سامنے کچن ٹیبل پر مٹھائی کا ڈبہ پڑا ہوا ہے کافی beat کرتے کرتے اس کی نظر اس پر پڑتی ہے پھر اسے ماضی کا ایک سین یاد آنے لگتا ہے۔

// Intercut //

منظر:20

(سترہ سال پہلے)

وقت : رات
جگہ : ایک ٹوٹے پھوٹے گھر کا صحن
کردار : نتاشہ، ماں، باپ

....

نتاشہ صحن کے ایک تخت پر بیٹھی بے حد شاکڈ اپنے ماں باپ کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہہ رہی ہے۔

نتاشہ: پر ابا میں تو nun بنا نہیں چاہتی۔

باپ: مگر ہم تو بنانا چاہتے ہیں

نتاشہ: پر میں نہیں بنا چاہتی۔

خوشی سے — ماں: سسٹر ہیلن نے کہا ہے کہ نتاشہ میں بڑی روحانیت ہے یہ بہت آگے جا سکتی ہے۔

بے حد مضطرب — نتاشہ: پر اماں میں nun بنا نہیں چاہتی...... میں ڈاکٹر

بنا چاہتی ہوں

سنجیدگی سے — باپ: ڈاکٹر بننے کے لیے روپے کی ضرورت ہوتی ہے ......روپیہ کہاں سے آئے گا؟

مسکرا کر — نتاشہ: سسٹر ہیلن نے وعدہ کیا ہے کہ اگر میرے اچھے مارکس آئیں گے تو وہ فادر سے بات کر کے میرے لیے سکالرشپ کا بندوبست کر دیں گی۔

ناراضگی سے — باپ: تمہیں سکالرشپ ملے گا تو صرف تمہارا فائدہ ہو گا......کبھی باقی بہن بھائیوں کا سوچا ہے تم نے؟

نہ سمجھنے والے انداز میں — نتاشہ: ابا......

ماں: بڑی اولاد تو ماں باپ کا بوجھ بانٹتی ہے......اور تم......

بات کاٹ کر — نتاشہ: میں بھی بوجھ بانٹوں گی مگر nun بن کر نہیں۔

ناراضگی سے — ماں: آخر nun بننے میں کیا اعتراض ہے تمہیں؟

یک دم بے حد پریشان اُٹھ کر جاتی ہے۔ — نتاشہ: مجھے نہیں پتہ۔

// Cut //

منظر:19

وقت	:	دن
جگہ	:	کچن
کردار	:	نتاشہ

....

نتا کافی beat کرتے کرتے یک دم جیسے چونک جاتی ہے۔ اس کی آنکھیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ وہ الٹے ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کافی کو دیکھتی ہے۔

// Cut //

منظر:21

وقت	:	رات
جگہ	:	نتاشہ کا بیڈروم
کردار	:	نتاشہ

....

نتاشہ اپنے بیڈروم میں بیڈ پر بیٹھی بائبل پڑھ رہی ہے۔ بائبل پڑھتے پڑھتے وہ کوئی خیال آنے پر جیسے چونکتی ہے پھر وہ بائبل کو بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا ایک چھوٹا سا لیڈیز پرس اٹھاتی ہے اور اسے کھول کر اس میں سے ایک کارڈ نکال لیتی ہے۔ وہ ڈیوڈ کا وزیٹنگ کارڈ ہے۔ وہ چند لمحے پلکیں جھپکائے بغیر اس کارڈ کو دیکھتی رہتی ہے۔ پھر غیر محسوس انداز میں ڈیوڈ کے نام پر اپنی انگلی پھیرتی ہے۔ اسے ماضی کا ایک سین یاد آنے لگتا ہے۔

// Intercut //

منظر:22

(سترہ سال پہلے)

وقت : دن

جگہ : صحن (ٹوٹا پھوٹا)

کردار : نتاشہ، ماں

....

دونوں صحن کے ایک کونے میں پڑے تیل کے ایک چولہے کے پاس بیٹھی ہوئی ہیں۔ ماں روٹیاں پکا رہی ہے۔ اور بے حد غصے میں نتاشہ سے کہہ رہی ہے۔ جو بے حد خائف نظر آ رہی ہے

ماں: ڈیوڈ سے شادی......؟ تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟

نتاشہ: اس میں دماغ خراب ہونے والی کیا بات ہے اماں...... ڈیوڈ اچھا لگتا ہے مجھے...... اور......اور وہ بھی مجھے پسند کرتا ہے۔

ناراضگی سے — ماں: ایک معمولی ڈسپینسر ہے وہ ......دو ہزار لیتا ہے وہ

......اور اس عمر کے لڑکے ہر لڑکی کو یہی کہتے ہیں کہ وہ اسے اچھی لگتی ہے۔

بات کاٹ کر — نتاشہ: معمولی ڈسپینسر ہی سہی مگر ہم سے بہتر گھر ہے اس کا ......ہمارے جیسے برے حالات نہیں ہیں اس کے۔

ناراضگی سے — ماں: تم کس قدر خودغرض ہو گئی ہو نتاشہ......صرف اپنا سوچ رہی ہو......صرف اپنا......

نتاشہ: اماں اپنا کہاں سوچ رہی ہوں......میری شادی ہو گی تو آپ کا بوجھ بھی تو کم ہو گا۔

ناراضگی سے — ماں: کیا بوجھ کم ہو گا...... چار چھ بچے پیدا کر کے مار پیٹ کے بعد ہمارے گھر آیا کرو گی

بات کاٹ کر — نتاشہ: ایسا نہیں ہو گا اماں

بات کرتے ہوئے — ماں: آئزک کی بیٹی نینی کو دیکھو...... اس کے ماں باپ نے اسے ایک بار نن بننے کے لیے کہا...... وہ بن گئی...... اس نے ایک لفظ نہیں بولا

بات کاٹ کر	نتاشہ:	اماں پلیز...... میں نن نہیں بن سکتی
اسی طرح بات جاری رکھتے ہوئے	ماں:	اور جب سے نن بنی ہے وہ پوری کمیونٹی عزت کرنے لگی ہے اس کے ماں باپ کی ......اپنے بھائی کو ملازمت دلوائی ہے اس نے فادر کو کہہ کر......اب گھر کی مرمت کے لیے امداد لے کر دی ہے ......اور ایک ہماری بیٹی ہے
بے حد بے بسی سے	نتاشہ:	اماں میں دنیا نہیں چھوڑ سکتی......
ترکی بہ ترکی	ماں:	ماں باپ اور بہن بھائیوں کے لیے بھی نہیں

دونوں آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک دوسرے کو دیکھتی رہتی ہیں۔

// Cut //

منظر:23

(ماضی)

وقت	:	دن
جگہ	:	چھوٹا سا کمرہ
کردار	:	نتاشہ

....

نتاشہ چھوٹے سے بوسیدہ کمرے کے ایک کونے میں چارپائی پر ایک کتاب ہاتھ میں لیے بیٹھی ہے۔ وہ کتاب کھول کر اس کے اندر سے ایک تصویر نکالتی ہے۔ اس کے گالوں پر آنسو بہہ رہے ہیں تصویر ایک معمولی صورت نوجوان کی ہے۔ نتاشہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہتی ہے۔ پھر تصویر کے ٹکڑے کرنے لگتی ہے۔ وہ تصویر کے پہلے بڑے پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتی ہے۔

// Cut //

منظر:21

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا کمرہ
کردار : نتاشہ

....

کیمرہ نتاشہ کے ہاتھ میں پکڑے کارڈ کو فوکس کیے ہوئے ہے۔ کارڈ کو چند لمحے بعد نتاشہ یوں پکڑتی ہے جیسے اسے پھاڑنا چاہتی ہو مگر پھر وہ رُک جاتی ہے یوں جیسے ایسا نہ کر پا رہی ہو۔ اس کی آنکھوں میں نمی تیرتی نظر آ رہی ہے۔

// Cut //

منظر:24

وقت : دن
جگہ : لونگ روم
کردار : نتاشہ، نینسی، ٹریا

....

نتاشہ اور ٹریا ایک ہی صوفے پر بیٹھی TV دیکھ رہی ہیں جب نینسی اندر داخل ہوتی ہے۔

وہ آتے ہی ایک صوفہ کی طرف جاتی ہے اور بیٹھنے سے پہلے صوفہ کو اچھی طرح جھاڑتی ہے۔ پھر اپنے کپڑوں کو بہت سنبھال کر وہاں بیٹھتی ہے۔

ٹریا اور نتاشہ TV دیکھ رہی ہیں TV پر کوئی میوزک کا پروگرام چل رہا ہے۔

نینسی کی نظر بیٹھنے کے بعد TV پر جاتی ہے۔ پھر وہ یک دم اُٹھ کر ایک ٹشو نکالتی ہوئی TV کی طرف جاتی ہے اور TV کی سکرین صاف کرنے لگتی ہے۔

نینسی: پتہ نہیں برکت کس طرح صفائی کرتی ہے...... ہر چیز اُسی طرح گندی ہے۔

ٹریا اور نتاشہ کچھ ناگواری سے اُس کی اس حرکت کو دیکھتی ہیں مگر خاموش رہتی ہیں۔

TV کی سکرین صاف کرنے کے بعد نینسی TV کے اردگرد کا حصہ بھی صاف کرتی ہے۔ پھر وہ اُسے صاف کرنے کے بعد ٹشو کوڑے کی ٹوکری میں پھینکنے کے بعد دوبارہ صوفے کی طرف آتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے مگر تبھی اُس کی نظر دیوار پر لگی ایک تصویر کی طرف جاتی ہے۔ وہ پھر اُٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے تصویر کی طرف جاتی ہے اور اسے سیدھا کرتے ہوئے پھر جیسے کچھ گرد محسوس کرتی ہے اور دوبارہ ٹشو نکال کر تصویر کا فریم صاف کرنے لگتی ہے۔

// Cut //

منظر:25

وقت : دن

جگہ : سکول کا گیٹ

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

نتاشہ گیٹ سے اندر داخل ہوتی ہے اور اپنے سے کچھ فاصلے پر آگے چلتے ہوئے ڈیوڈ کو دیکھتی ہے وہ سارہ کو کلاس کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ سارہ سے بات کرتے کرتے وہ مڑ کر دیکھتا ہے اور نتاشہ کو عقب میں آتے دیکھ کر رُک جاتا ہے۔ اور مسکراتا ہے۔ نتاشہ بھی مسکراتے ہوئے قریب چلی جاتی ہے۔

نتاشہ: گڈ مارننگ

ڈیوڈ: گڈ مارننگ

نتاشہ: گڈ مارننگ

سارہ: گڈ مارننگ......

نتاشہ: لائیں مجھے دیں سارہ کا بیگ...... میں لے جاتی ہوں اسے کلاس میں

ڈیوڈ سے سارہ کا بیگ لیتے ہوئے

ڈیوڈ: thanks..............................

بیگ دیتے ہوئے نتاشہ کو غور سے دیکھتا ہے

....

وہ اس کی نظریں محسوس کرتی ہے مگر نظرانداز کرتی ہے۔

....

ڈیوڈ: سارہ نے بتایا کل آپ نے اپنا لنچ اس کے ساتھ share کیا تھا۔

نتاشہ: یہ ایسی اہم بات نہیں

ڈیوڈ: میرے لیے اہم ہے...... Thank you

نتاشہ: اس کی ضرورت نہیں......

ڈیوڈ: میں نے آج سارہ کے لئے لنچ بنایا ہے۔

مسکراتے ہوئے سارہ کو دیکھ کر

نتاشہ: اور میں بھی بنا کر لائی ہوں

ڈیوڈ: آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی

نتاشہ: نہیں...... کیوں ہوگی

ڈیوڈ: سارہ کو آپ بہت اچھی لگی ہیں۔

سارہ کو دیکھتے ہوئے مسکراتی ہے۔

نتاشہ: Really?

ڈیوڈ: اس کو آپ ربیکا کی طرح لگی ہیں..

....

یک دم پزل ہوتی ہے

آپ کی smile اور آواز ربیکا جیسی ہے۔

یک دم گھبرا کر نظر چرا کر سارہ

نتاشہ: I think we are getting late.

کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دور کلاس کے دروازے کی طرف دیکھتی ہوئی قدم بڑھاتی ہے۔ ڈیوڈ خاموش رہتا ہے اور اسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔

// Cut //

منظر: 26

وقت : رات

جگہ : چرچ

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ آلٹر کے سامنے گھٹنے ٹیکے بچوں کی طرح رو رہی ہے۔ وہ ساتھ ساتھ دونوں ہاتھ جوڑے دعا کرتے ہوئے بول بھی رہی ہے۔

نتاشہ: Jesus Christ please save me from this sin. Please save my soul.
میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی جس پر میں بعد میں پچھتاؤں .... مجھے اتنا کمزور مت ہونے دیں کہ میری زندگی میں غلطی کا کوئی لمحہ آ جائے.................. پلیز...... پلیز

وہ اب اپنا ماتھا بھی آلٹر پر ٹیک دیتی ہے اور کچھ اور زیادہ رونے لگتی ہے۔

// Cut //

منظر:27

وقت : رات

جگہ : سٹنگ روم

کردار : نتاشہ، نینسی، ثریا

....

تینوں بیٹھی TV دیکھ رہی ہیں جس پر ہیرو اور ہیروئن کوئی رومانٹک سین کر رہے ہیں: نتاشہ بے حد بجھی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ ہیرو کی کسی بات پر ہیروئن مسکراتی ہے نتاشہ کے کانوں میں ڈیوڈ کی آواز آتی ہے۔

ڈیوڈ: آپ کی آواز اور مسکراہٹ
ربیکا جیسی ہے۔

وہ یک دم گھبرا کر نینسی اور ثریا کی طرف دیکھتی ہے یوں جیسے اسے خوف ہو کہ انہوں نے ڈیوڈ کی آواز نہ سن لی ہو۔ وہ دونوں سکرین پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ نتاشہ اپ سیٹ نظر آنے لگتی ہے۔ اس کا ذہن ماضی میں جانے لگتا ہے۔

// Intercut //

منظر:28

(ماضی)

وقت : دن

جگہ : نتاشہ کے ماں باپ کا گھر

کردار : ماں، باپ، نتاشہ

....

نتاشہ صحن میں کپڑے دھو رہی ہے جب بیرونی دروازہ کھول کر اس کا باپ اندر آتا ہے۔ اس کے سارے کپڑے پھٹے ہوتے ہیں اور اس کے سر سے خون نکل رہا ہے۔ نتاشہ اس کو دیکھتے ہی کپڑے چھوڑ کر بے اختیار اٹھ کر اس کی طرف جاتی ہے اور گھبرا کر رونے لگتی ہے

نتاشہ: ابا......ابا......کیا ہوا؟

اس کا باپ صحن کی چارپائی پر جھکے ہوئے انداز میں بیٹھ جاتا ہے۔ نتاشہ پاس آ جاتی ہے تبھی اندر کمرے سے اس کی ماں باہر نکلتی ہے اور اپنے شوہر کی حالت دیکھ کر گھبرا جاتی ہے۔

ماں: کیا ہوا؟......کیا ہوا؟

باپ: جوشوا نے پیٹا ہے مجھے

ماں: پانی لاؤ نتاشہ......
پانی لا کر دو باپ کو

نتاشہ بھاگتے ہوئے پانی لاتی ہے۔ — **باپ:** میں اس زندگی سے تنگ آ گیا ہوں......

ماں: میں فادر کے پاس جا کر جوشوا کی شکایت کروں گی

بے بسی سے — **باپ:** پھر کیا ہوگا؟...... آج جوشوا نے پیٹا ہے...... پچھلی دفعہ سیموئیل نے مارا تھا......

نتاشہ بھیگی آنکھوں سے یہ سب سنتی رہی ہے۔ — اس سے پچھلی بار عمانوئیل نے...... فادر نے کیا کیا ...... وہ میری حمایت کرتے ایک بھنگی کی؟...... یا ان سب کی جن کی جیب میں پیسے ہیں۔

روتے ہوئے — **ماں:** میں پھر بھی فادر کے پاس جاؤں گی۔

باپ: وہ اس بار بھی کچھ نہیں کریں گے...... مجھے ہی صبر کی تلقین کریں گے......منہ غریب کو ہی بند کرنا پڑتا ہے۔

روتے ہوئے دوپٹے سے آنکھیں صاف کرتی ہے — **ماں:** ساری زندگی اسی طرح ذلیل ہوتے دھکے کھاتے گزری ہے ....

بے بسی سے — **باپ:** لوگوں کی گندگیاں اٹھاتے

اٹھاتے مجھے لگتا ہے میں خود گندگی بن گیا ہوں یا کم از کم اپنے سارے لوگ یہی سمجھنے لگے ہیں۔

نتاشہ کو دیکھتے — **ماں:** آج نتاشہ نہ ہوتی تو کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ مجھ پر کوئی ہاتھ اٹھاتا...... ہاتھ اٹھاتا بھی تو فادر ہمارے ساتھ کھڑے ہوتے۔

نتاشہ نظریں چرا لیتی ہے۔ نتاشہ کا باپ بے حد شکوہ بھری نظروں سے نتاشہ کو دیکھتا ہے اور اٹھ کر اندر کمرے میں چلا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے ماں بھی چلی جاتی ہے۔ نتاشہ پانی کا گلاس ہاتھ میں لیے وہیں کھڑی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر:29

وقت	:	رات
جگہ	:	نتاشہ کا گھر
کردار	:	نتاشہ، باپ، ماں، چند بچے

....

رات ہو چکی ہے۔ نیم تاریک ٹوٹے پھوٹے کمرے میں چند چارپائیاں اور فرش پر بہت سے بچے سو رہے ہیں۔ نتاشہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی جاگ رہی ہے۔ وہ بے حد پریشان باری باری اِدھر سے اُدھر دیکھتے ہوئے کمرے کی حالت دیکھ رہی ہے پھر اپنے بہن بھائیوں کو اور اپنے ماں باپ کو اور پھر وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آتی ہے۔

// Cut //

منظر:30

وقت	:	رات
جگہ	:	صحن میں چولہے کی جگہ
کردار	:	نتاشہ

....

نتاشہ اپنا بوسیدہ بیگ لیے چولہے کے پاس بیٹھی ہے اور اس جلتی ہوئی آگ میں باری باری اپنی کتابیں جلا رہی ہے۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا ہے۔ مگر وہ باری باری اپنی کتابوں کو جلاتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر:31

وقت : دن

جگہ : چرچ

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ چرچ میں ایک سیٹ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ چرچ بالکل خالی ہے وہ بے حد خاموشی سے Jesus کی شبیہ کو دیکھ رہی ہے۔

وہ اب نن کے لباس میں ہے اس کی آنکھوں میں بہت زیادہ ویرانی ہے۔

// Cut //

منظر:27

(حال)

وقت : رات

جگہ : سٹنگ روم

کردار : نینسی، ٹریسا، نتاشہ

....

تینوں TV دیکھ رہی ہیں۔ نتاشہ یک دم TV کی سکرین پر کسی کردار کے قہقہے سے چونک کر حال میں واپس آتی ہے۔ نینسی اور ٹریسا ابھی بھی ڈرامہ دیکھنے میں مصروف ہیں۔ وہ ایک نظر ان کو دیکھنے کے بعد دبے پاؤں اُٹھ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔

// Cut //

منظر:32

وقت : دن

جگہ : کلاس

کردار : نتاشہ، سارہ

....

نتاشہ اپنی میز کے پیچھے کھڑی نوٹ بکس اوپر نیچے رکھ رہی ہے جب سارہ اس کے پاس آتی ہے اور ایک پیکٹ اس کی طرف بڑھاتی ہے

نتاشہ حیرانگی سے پیکٹ کو دیکھ کر کہتی ہے

حیرانگی سے — نتاشہ: یہ کیا ہے؟

مسکراتے — سارہ: **Happy Birthday Sister Natasha.**

یک دم مسکرا کر — نتاشہ: **Thank you** ......مگر یہ کس لیے؟

سارہ: یہ پاپا نے آپ کے لئے دیا ہے۔

نتاشہ کا بڑھا ہوا ہاتھ یک دم کپکپانے لگتا ہے۔

نتاشہ: اُن کو میری برتھ ڈے کا کیسے پتہ چلا؟

سادگی سے — سارہ: آپ نے کل مجھے بتایا اور میں نے ان کو بتایا

نتاشہ دم سادھے اُس پیکٹ کو دیکھتی رہتی ہے

// Cut //

منظر:33

وقت : رات

جگہ : نتاشہ کا بیڈروم

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ اپنے بیڈ پر بیٹھی بے حد محتاط انداز میں وہ پیکٹ کھول رہی ہے۔

پیکٹ کے اندر چاکلیٹس کی ایک ٹرے ہے۔ نتاشہ اسے ہاتھ میں لیے اس پر نظر جمائے بیٹھی رہتی ہے پھر کچھ دیر بعد مسکرا دیتی ہے۔

// Cut //

منظر:34

وقت : دن

جگہ : کچن

کردار : نینسی، ٹریسا، نتاشہ

....

ٹریسا ٹیبل پر بیٹھی ہے جب کہ نتاشہ کافی بنا رہی ہے۔ تبھی نینسی غصے میں کچن میں آتی ہے اور آتے ہی کہتی ہے۔

	نینسی:	میرے کمرے میں کون گیا تھا؟ ...... کس نے میری وارڈ روب کھولی ہے؟
	ٹریسا:	تمہارے کمرے میں کون جا سکتا ہے...... تمہارا کمرہ لاکڈ ہوتا ہے۔
لڑنے والے انداز میں	نینسی:	میرا کمرہ کھلا ہوا تھا
	ٹریسا:	مگر وارڈ روب تو لاکڈ تھی۔
مشکوک ہوتے ہوئے	نینسی:	تمہیں کیسے پتہ کہ میری وارڈ روب لاکڈ تھی؟
لفظوں پر زور دیتے ہوئے	ٹریسا:	کیونکہ تمہاری وارڈ روب

ہمیشہ لاکڈ ہوتی ہے۔

بحث کرتے ہوئے	نینسی:	میری وارڈ روب کھلی ہوئی تھی۔
کندھے اُچکا کر	ٹریسا:	تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟
غصے میں کہتے ہوئے چلی جاتی ہے۔	نینسی:	میں سسٹر انیلا کو بتاؤں گی کہ یہاں میری کوئی چیز بھی محفوظ نہیں ہے ...... ہر وقت کوئی نہ کوئی میری چیزوں کی تلاشی لیتا رہتا ہے۔
ناراضگی میں بڑبڑاتی رہی ہے۔	ٹریسا:	ہر وقت اسے یہی شبہ رہتا ہے کہ ہم میں سے کوئی نہ کوئی اس کی چیزوں کی تلاشی لیتے رہتے ہیں...... سسٹر نینسی Cynical ہوتی جا رہی ہے...... پہلے اُسے یہ لگتا تھا کہ ہر چیز گندی ہے اور اب اُسے یہ وہم بھی ہونا شروع ہو گیا ہے کہ کوئی اُس کی عدم موجودگی میں اُس کے کمرے میں جاتا ہے......
غصے میں کہتے ہوئے کمرے سے چلی جاتی ہے۔		......Crack pot......

نتاشہ بے حد عجیب تاثرات کے ساتھ کافی beat کرتے ہوئے کھڑی ہے۔

// Cut //

منظر:35

وقت : دن

جگہ : سکول

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

نتاشہ سارہ اور ڈیوڈ کے ساتھ چل رہی ہے۔ وہ سارہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے۔ مگر وہ ڈیوڈ کی طرف نہیں دیکھ رہی اور اس سے نظریں چرا رہی ہے۔ ڈیوڈ ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

ڈیوڈ: سارہ آپ سے بہت مانوس ہوگئی ہے گھر میں بھی آپ کی باتیں کرتی رہتی ہے۔ ...... مجھے اب اسے صبح سکول لانے کے لیے زبردستی نہیں کرنی پڑتی

نتاشہ یک دم ٹھوکر کھاتی ہے — نتاشہ..................

ڈیوڈ یک دم مسکرا کر — سوری سسٹر نتاشہ پتہ نہیں کیوں میں ہمیشہ یہ غلطی کرتا ہوں۔

معذرت خواہانہ انداز میں تصحیح کرتا ہے نتاشہ کچھ کہنے کی بجائے بے حد گھبرائے ہوئے انداز میں سارہ کے بال سہلاتی ہوئی ساتھ چلتی ہے۔

// Cut //

منظر:36

وقت : دن

جگہ : کلاس روم

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

نتاشہ اور ڈیوڈ سارہ کے ساتھ کلاس روم کے باہر کھڑے ہیں سارہ نتاشہ کو ایک بکے دے رہی ہے۔ نتاشہ بے حد خوشی کے عالم میں اس سے پھول لے رہی ہے

ڈیوڈ: کل آپ سکول نہیں آئیں تو میں نے سسٹر مریم سے آپ کے بارے میں پوچھا...... انہوں نے کہا کہ آپ کو کچھ بخار ہے۔

نتاشہ: ہاں بس کچھ فلو ہوگیا تھا...... مگر ان پھولوں کی ضرورت نہیں تھی۔

ڈیوڈ: کیوں نہیں تھی......

انہیں دیکھ کر آپ بہت
فریش ہوں گی اور دوبارہ
چھٹی بھی نہیں کریں گی
...... میں نے اور سارہ
نے کل آپ کو بہت
مس کیا...... کیوں سارہ
......نتاشہ کو بتائیں
......سوری......

کہتے کہتے سارہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ پھر مسکرا کر نتاشہ سے کہتا ہے۔ وہ بھی اس بار مسکرا دیتی ہے۔

// Cut //

منظر:37

(خواب کا منظر)

وقت : دن
جگہ : کچن
کردار : نتاشہ، سارہ، ڈیوڈ

....

نتاشہ گھریلو حلیے میں سین نمبر ایک والے حلیے میں کچن میں ناشتہ کی ٹیبل تیار کر رہی ہے۔ اور ساتھ کہہ رہی ہے

نتاشہ: ڈیوڈ پلیز جلدی آ جاؤ...... تمہیں دیر ہو رہی ہے اور سارہ کو بھی

تبھی ڈیوڈ سارہ کو لے کر کچن میں داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

ڈیوڈ: آ رہا ہوں یار......
تم بھی ہر دس منٹ

کے بعد وقت بتاتی
رہتی ہو...... ہمارے
گھر میں الارم نہیں ہونا
چاہیے......تمہاری
موجودگی کافی ہے۔

سارہ کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے — نتاشہ: میں نہ ہوتی تو تم دونوں روز لیٹ ہوتے

مذاق اُڑانے والے انداز میں — ڈیوڈ: تو کیا ہوتا؟

نتاشہ مصنوعی ناراضگی سے اسے گھورتی ہے

// Cut //

منظر:36

وقت	:	رات
جگہ	:	نتاشہ کا بیڈروم
کردار	:	نتاشہ

....

نتاشہ یک دم آنکھیں کھول دیتی ہے وہ خواب دیکھ رہی تھی وہ کچھ دیر اسی طرح نیم تاریک کمرے میں چھت کو دیکھتی رہی ہے۔
پھر کروٹ موڑ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے پھولوں کو دیکھتی ہے اور پھر مسکرانے لگتی ہے

// Cut //

منظر:38

وقت : دن

جگہ : ڈائننگ روم

کردار : نتاشہ،نینسی،ثریا

....

تینوں لنچ کر رہی ہیں تبھی نینسی اچانک کھانا کھاتے کھاتے کہتی ہے۔

نینسی: سسٹر نتاشہ آجکل تم بہت خوش نظر آرہی ہو۔

یک دم نروس ہو کر
نتاشہ: میں؟......نہیں...... ایسی کوئی بات نہیں

ثریا: ہاں یہ تو میں نے بھی نوٹس کیا ہے...... بہت glow ہے آجکل سسٹر نتاشہ کے چہرے پر

دلچسپی لیتے ہوئے کچھ عجیب انداز میں
......واقعی کیا بات ہے بھئی؟

نتاشہ: نہیں......نہیں...... میں

تو صرف...........

نینسی: میں تو صرف کیا؟

مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے
نتاشہ: کچھ نہیں......آپ کو وہم ہو رہا ہے

نینسی: وہم کس بات کا؟

ثریا: ہاں وہم کس بات کا؟

چھیڑنے والے انداز میں
نینسی: سسٹرز کو کس بات کا وہم ہو سکتا ہے؟

ہکلاتے ہوئے
نتاشہ: میں......میرا یہ مطلب نہیں تھا

بے حد سنجیدہ
نینسی: کیا مطلب؟

نتاشہ: میرا مطلب تھا جو آپ سمجھ رہی ہیں

نینسی: ہم کیا سمجھ رہی ہیں؟

نتاشہ کچھ دیر کنفیوزڈ اور بے بسی کے انداز میں اُن دونوں کے چہروں کو دیکھتی رہتی ہے۔

پھر یک دم ثریا اور نینسی قہقہہ مار کر ہنستی ہیں۔ نتاشہ

حیرانگی سے اُنہیں
دیکھتی ہے۔

ثریا: مذاق کر رہے تھے۔ ہم دونوں
......ہمیں پتہ ہے تم آجکل
اپنے اس کورس کی وجہ
سے خوش ہو جو تمہیں
امریکہ میں جا کر کرنا ہے۔

نتاشہ مسکرانے کی
کوشش کرتی ہے۔

// Cut //

منظر:39

وقت	:	دن
جگہ	:	کلاس روم
کردار	:	نتاشہ، سارہ

....

نتاشہ کلاس میں سارہ کے پاس بیٹھی اُسے ڈرائنگ کروانے میں مصروف ہے تبھی سارہ اس سے کہتی ہے۔

سارہ: میری ممی چوڑیاں پہنتی
تھی آپ چوڑیاں کیوں
نہیں پہنتی؟

نتاشہ چند لمحوں کے لیے کچھ ساکت ہو کر اسے دیکھتی ہے۔ پھر کچھ کہنے کے لیے جیسے لفظ تلاش کرتی ہے۔

نتاشہ: میں......

جواب سے پہلے ہی
نتاشہ: اور میری ممی لپ
اسٹک بھی لگاتی تھیں
آپ کیوں نہیں لگاتیں؟

نتاشہ بے اختیار اپنے ہونٹوں کو بھینچتی ہے

نروس ہو کر
سارہ: میری ممی گرین کلر کے

کپڑے پہنتی تھی کیونکہ
پاپا کو گرین کلر پسند تھا۔

یک دم قدرے ہکلا کر موضوع بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے

نتاشہ: apple..... apple
ٹھیک نہیں بنا......
دوبارہ سے بناتے ہیں

سارہ کے ہاتھ سے پینسل لیتی ہے۔ اور ٹیبل پر جھک کر کاغذ پر کچھ draw کرنے لگتی ہے۔ وہ apple بنا رہی ہے۔ تبھی اس کے کانوں میں کوئی بائبل کی ایک کہانی سنانے لگتا ہے سیب کے بارے میں.............. نتاشہ سیب بناتے بناتے رک جاتی ہے وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔

// Cut //

منظر:40

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا بیڈ روم
کردار : نتاشہ

....

نتاشہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی نائٹ سوٹ میں ملبوس اپنے بالوں میں برش چلا رہی ہے۔ اس کے کانوں میں ڈیوڈ کی آواز آتی ہے۔

ڈیوڈ: آپ کی آواز اور مسکراہٹ
ربیکا جیسی ہے۔

نتاشہ چند لمحے آئینے کو دیکھتے ہوئے کھڑی رہتی ہے۔ پھر ہلکا سا مسکراتی ہے۔ یوں جیسے اپنی مسکراہٹ دیکھنا چاہتی ہو۔ پھر یک دم کچھ خیال آنے پر وہ برش ڈریسنگ پر رکھ کر پلٹ کر کمرے کی وارڈ روب کی طرف جاتی ہے اور اسے کھول کر اندر کچھ تلاش کرتی رہی ہے۔
پھر کچھ دیر بعد وہ ایک چھوٹا سا بیگ نکالتی ہے اور اسے ڈریسنگ ٹیبل پر لا کر رکھ دیتی ہے۔ اسے کھول کر وہ اندر سے ایئر رنگز نکالتی ہے اور انہیں کانوں میں ڈال لیتی ہے۔ پھر ایک لپ اسٹک نکال کر اپنے ہونٹوں پر لگاتی ہے۔ کچھ دیر تک وہ خود کو آئینے میں دیکھتی رہتی ہے پھر دوبارہ وارڈ روب کی طرف جاتی ہے اور اندر سے کچھ دیر کی تلاش کے بعد ایک سبز سوٹ نکال لیتی ہے۔ اس سوٹ کو ہاتھ میں پکڑ کر وہ مسکراتی ہے۔

// Cut //

منظر: 41

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا بیڈ روم
کردار : نتاشہ

....

نتاشہ گرین لباس میں ملبوس ہلکا میک اپ کیے اور چند زیورات پہنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی آئینے میں اپنے عکس کو دیکھ رہی ہے وہ بے حد مسرور نظر آ رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 42

وقت : دن
جگہ : سبزی مارکیٹ
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

نتاشہ سبزی مارکیٹ میں ایک ریڑھی والے کے پاس کھڑی سبزی اُٹھا کر دیکھ رہی ہے اس کے ہاتھ میں ایک تھیلا ہے۔
تبھی وہ ڈیوڈ کے ساتھ سارہ کی آواز پر چونکتی ہے۔

سارہ: گڈ مارننگ مسز نتاشہ

نتاشہ بے اختیار چونک کر دیکھتی ہے اور کچھ فاصلے پر ڈیوڈ اور سارہ کو کھڑا دیکھ کر حیران ہوتی ہے۔

نتاشہ: گڈ مارننگ............ **What a pleasent surprise!** آپ یہاں............

مسکراتے ہوئے — ڈیوڈ: ہم لوگ یہاں سبزی

خریدنے آئے ہیں۔

نتاشہ: میں بھی...... ہمیشہ یہیں پر سبزی اور پھل خریدنے آتی ہوں۔

(اس کے خالی تھیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)
ڈیوڈ: لگتا ہے ابھی آپ نے خریداری شروع نہیں کی۔

(نتاشہ مسکراتی ہے۔)
نتاشہ: ہاں ابھی تو صرف دیکھ رہی ہوں۔

ڈیوڈ: یعنی میری طرح ہی ہیں۔ میں نے ابھی سبزی خریدنی شروع نہیں کی......چلیں اکٹھے خریداری کرتے ہیں۔
(مسکراتے ہوئے نتاشہ سے کہتا ہے۔)

نتاشہ مسکراتے ہوئے سارہ کا ہاتھ تھام لیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 43

وقت	:	دن
جگہ	:	سبزی مارکیٹ
کردار	:	نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

تینوں مختلف جگہوں پر سبزیاں اور پھل دیکھتے نظر آرہے ہیں۔ ڈیوڈ بھاؤ کرواتا نظر آرہا ہے۔
نتاشہ بے حد مسرور نظر آرہی ہے۔

// Cut //

منظر:44

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

ڈیوڈ گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ نتاشہ برابر میں بیٹھی ہے۔ سارہ پیچھے بیٹھی ہے۔

ڈیوڈ نتاشہ سے کہہ رہا ہے۔

ڈیوڈ: میرا اپارٹمنٹ یہاں پاس میں ہی ہے......... مجھے خوشی ہوگی اگر آپ چائے کے لیے ہمارے گھر آئیں۔

نتاشہ کچھ متامل نظر آتی ہے۔ پچھلی سیٹ سے

سارہ: پلیز سسٹر چلیں نا۔

نتاشہ: اوکے...... مگر زیادہ دیر نہیں۔

مسکراتا ہے۔

ڈیوڈ: don't worry...... میں آپ کو جلدی ڈراپ کر دوں گا۔

// Cut //

منظر:45

وقت : دن

جگہ : ڈیوڈ کا اپارٹمنٹ

کردار : ڈیوڈ، نتاشہ، سارہ

....

دروازہ کھلتا ہے اور ڈیوڈ نتاشہ اور سارہ کے ساتھ اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ سبزی کا تھیلا اٹھائے ہوئے ہے۔

آگے بڑھتے ہوئے

ڈیوڈ: پلیز آئیں

نتاشہ بڑی مسرور ہے اس گھر کو پسندیدہ نظروں سے دیکھتی ہوئی آگے بڑھتی ہے سارہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے۔

نتاشہ: آپ کا گھر بہت اچھا ہے۔

سٹنگ روم کے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

ڈیوڈ: Thanks........... بیٹھیں پلیز۔

نتاشہ ایک صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔ سارہ بھی اس کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔ ڈیوڈ کچن کارنر کی طرف جاتے ہوئے نتاشہ سے کہتا ہے۔

ڈیوڈ: آپ کیا لیں گی چائے یا کافی؟

نتاشہ: کافی۔

مسکراتے ہوئے کچن میں کام کرتے ہوئے — ڈیوڈ: میں چائے سے کافی زیادہ اچھی بناتا ہوں۔

نتاشہ: اچھا؟

ڈیوڈ: Sarah is mad about You سکول سے آنے کے بعد سارا وقت آپ کی باتیں کرتی رہتی ہے۔

مسکراتے ہوئے سارہ کو تھپتھپاتی ہے۔ — نتاشہ: She is very cute and sweet.

ڈیوڈ: مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ آپ کے ساتھ اس طرح اٹیچ ہو جائے گی

آپ بسٹر نہ ہوتیں تو ....

بات ادھوری چھوڑ کر مگ اٹھانے لگتا ہے۔

پوچھتی ہے — نتاشہ: تو............؟

گردن جھٹک کر — ڈیوڈ: کچھ نہیں............

کر مسکراتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے نتاشہ اسے دیکھتی رہتی ہے۔ تبھی سارہ کہتی ہے۔

سارہ: پاپا سسٹر نتاشہ کو اپنا بیڈ روم دکھاؤں؟

ڈیوڈ: Oh sure!

سارہ نتاشہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

// Cut //

منظر: 46

وقت : دن

جگہ : سارہ کا بیڈ روم

کردار : سارہ' ڈیوڈ، نتاشہ

....

کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور سارہ نتاشہ کا ہاتھ پکڑے اس کمرے کے اندر آتی ہے جو کھلونوں سے بھرا ہوا ہے۔ نتاشہ بے حد خوشی سے اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

نتاشہ: You've a lovely room Sarah.

ہلکا سا شرما کر — سارہ: Thank you.

نتاشہ ابھی کھڑی اِدھر اُدھر نظریں دوڑا رہی ہے تبھی اس کے عقب میں ڈیوڈ کی آواز آتی ہے وہ کھلے دروازے سے اندر آیا ہے۔

ڈیوڈ: سارہ کبھی کسی کو اپنا بیڈ روم نہیں دکھاتی......مگر آپ کو تو سیدھا یہیں لائی ہے۔

نتاشہ مسکراتے ہوئے سارہ کو دیکھتی ہے جواب ایک فوٹو فریم اٹھا کر نتاشہ کے پاس لاتی ہے۔ اس میں کلاس کے بچوں کے ساتھ سارہ بھی ہے۔ نتاشہ اس تصویر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سارہ اور ڈیوڈ کو دیکھتی ہے۔

// Cut //

منظر: 47

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : ڈیوڈ، سارہ، نتاشہ

....

تینوں گاڑی میں بیٹھے ہیں ڈیوڈ گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے جبکہ نتاشہ برابر بیٹھی ہے سارہ پچھلی سیٹ پر ہے۔

ڈیوڈ: I' m so grateful. کہ آپ نے ہمارے گھر آ کر ہمارے ساتھ کچھ وقت گزارا۔

نتاشہ: مجھے بہت اچھا لگا وہاں آ کر...... یوں لگا جیسے اپنا گھر ہے۔

بے اختیار اس کے ہونٹوں سے نکلتا ہے پھر وہ یک دم جیسے کچھ شرمندہ ہو کر ڈیوڈ کو دیکھتی ہے۔ ڈیوڈ مسکرا کر کہتا ہے۔

ڈیوڈ: اگر واقعی وہ آپ کو اپنا گھر لگا ہے تو......

I' m honoured.

نتاشہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتی ہے۔ کچھ دیر خاموشی رہتی ہے پھر وہ کہتی ہے۔

نتاشہ: مجھے ایک سال کے لیے

چرچ امریکہ بھجوا رہا ہے۔

(بے حد پریشان ہو کر) ڈیوڈ: What? ...... کیوں؟

نتاشہ: اس کیوں کا کیا مطلب ہے؟

ڈیوڈ: But what are we going to do without you?

نتاشہ کی آنکھوں میں چمک آ جاتی ہے۔ ڈیوڈ کچھ بھی نوٹس کیے بغیر کہتا رہتا ہے۔

Sarah has become so attached to you and even I......

بات کرتے کرتے ادھوری چھوڑ دیتا ہے۔ پھر کچھ دیر کے بعد کہتا ہے۔

آپ کو نہیں جانا چاہیے۔

(ہلکی آواز میں) نتاشہ: یہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(لجاجت سے) ڈیوڈ: پلیز............ مجھے تو ویسے بھی چند دنوں تک آپ سے ایک بہت اہم بات کرنی ہے۔

نتاشہ چپ چاپ اسے دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر:48

وقت : دن
جگہ : کچن
کردار : نتاشہ، نینسی

....

نتاشہ کچن میں سبزیاں رکھنے میں مصروف ہے جب سسٹر نینسی اندر داخل ہوتی ہے اور تشویش کے عالم میں نتاشہ سے کہتی ہے۔

نینسی: اتنی دیر سسٹر نتاشہ...... ہم لوگ پریشان ہو رہے تھے۔

نظریں چراتے ہوئے اپنے کام میں مصروف

نتاشہ: بس سبزی خریدتے ہوئے دیر ہوگئی...... پھر ایک دوست مل گئی۔

نینسی: کون دوست؟

نتاشہ: ایک سکول فرینڈ

نینسی: لیکن تمہیں احساس ہونا چاہیے تھا کہ

تمہیں واپس آنا ہے۔

نتاشہ: I'm sorry

عجیب سے انداز میں

اس وقت مجھے یاد نہیں رہا کہ مجھے واپس آنا ہے۔

سخت لہجے میں

نینسی: یاد رکھنا چاہیے تھا تمہیں............ You're a nun. You can't be irresponsible.

مدھم آواز میں

نتاشہ: I know that

کہتے ہوئے جاتی ہے

نینسی: You better be careful next time.

نتاشہ چپ چاپ اسے جاتا دیکھتا رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 49

وقت	:	رات
جگہ	:	نتاشہ کا بیڈ روم
کردار	:	نتاشہ

....

نتاشہ اپنے بیڈ روم پر ایک کتاب کھولے بیٹھی ہے۔ مگر اس کا ذہن کہیں اور ہے۔
اس کے ذہن میں ڈیوڈ کے ساتھ ملاقات آ رہی ہے۔

// Intercut //

منظر: 50

وقت	:	دن
جگہ	:	ڈیوڈ کا گھر
کردار	:	سارہ، ڈیوڈ، نتاشہ

....

تینوں ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ڈیوڈ اور نتاشہ چائے پی رہے ہیں۔ ڈیوڈ کہہ رہا ہے۔

ڈیوڈ: سارہ اکثر مجھ سے پوچھتی ہے کہ آپ ہمیشہ وائٹ ڈریس کیوں پہنتی ہیں......

نتاشہ مسکرا کر سارہ کو دیکھتی ہے۔

ڈیوڈ: ...... میں نے اسے بتایا کہ آپ نن ہیں اس لیے

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ۔

نتاشہ: ہاں وہ مجھ سے بھی اکثر یہ سوال کرتی رہتی ہے۔

ڈیوڈ: اگر آپ برا نہ مانیں تو آپ سے ایک بات پوچھوں

نتاشہ: Sure

سوچتے ہوئے	ڈیوڈ:	آپ nun کیوں بنیں؟
کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتی ہے۔	نتاشہ:	مجھ پر بہت ساری ذمہ داریاں تھیں...... کسی دوسرے طریقے سے میں انہیں پورا نہیں کرسکتی تھی۔
	ڈیوڈ:	تو یہ calling نہیں تھی؟
	نتاشہ:	نہیں۔
چائے پیتے ہوئے	ڈیوڈ:	آپ کو nun نہیں بنا چاہیے تھا...... پتہ نہیں مجھے آپ کو دیکھ کر کیوں لگتا ہے کہ آپ کو ڈاکٹر ہونا چاہیے تھا۔
بے اختیار	نتاشہ:	میں ڈاکٹر بنا چاہتی تھی
	ڈیوڈ:	Really?
بات کرتے کرتے خاموش ہو جاتی ہے۔ اس کی آنکھیں بجھ جاتی ہیں۔	نتاشہ:	ہاں......... مگر.........

// Cut //

منظر: 49

وقت : رات

جگہ : نتاشہ کا بیڈروم

کردار : نتاشہ

....

نتاشہ اپنے بیڈ پر کتاب کھولے بیٹھی ہے۔ پھر وہ کتاب بند کر کے اپنے بیڈ سے اُتر کر کھڑکی میں آ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس کے کانوں میں اب ڈیوڈ کا جملہ گونج رہا ہے۔

ڈیوڈ کی آواز: مجھے چند دنوں تک ویسے بھی آپ سے بہت اہم بات کرنی ہے۔

نتاشہ یک دم مسکرا دیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 51

وقت : رات

جگہ : برآمدہ/ لان

کردار : نتاشہ

....

رات کو برآمدے کی کرسی پر ثریا بیٹھی ہوتی ہے۔ وہ نائٹ سوٹ میں ملبوس ہے اور صحن میں پڑے ہوئے گملوں میں لگے پودوں کو دیکھ رہی ہے۔ برآمدے میں نیم تاریکی ہے اور صحن میں ایک بلب جل رہا ہے۔

تبھی نائٹ سوٹ میں ملبوس نتاشہ برآمدے میں نکلتی ہے۔ وہ نیم تاریکی میں ثریا کو نہیں دیکھ پاتی اور کرسیوں کی طرف آتی ہے مگر پھر یک دم چونک جاتی ہے اور واپس اندر جانے کے لئے پلٹتی ہے مگر تبھی ثریا اُسے آواز دیتی ہے۔

ثریا: سسٹر نتاشہ

پلٹ کر کچھ گھبرا کر

نتاشہ: اوہ سسٹر ثریا

ثریا: اتنی رات کو...... تم سوئی نہیں۔

نتاشہ: بس ایسے ہی...... نیند نہیں آ رہی تھی...... گرمی لگ رہی تھی...... میں باہر آ گئی...... آپ اس وقت......

بات ادھوری چھوڑتی ہے

ثریا: میں بس اندر جانے والی تھی...... مجھے بھی نیند نہیں آ رہی تھی۔

نتاشہ چلتے ہوئے پاس آ کر دوسری کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔ چند لمحے دونوں صحن میں رکھے پودوں کو دیکھتی رہتی ہیں پھر ثریا اسی طرح پودوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ثریا: تم نے کبھی کسی سے محبت کی ہے نتاشہ؟

گھبرا کر چونکتی ہے اور ثریا کو دیکھتی ہے مگر ثریا اُس کی طرف متوجہ ہیں پہلے اٹکتی ہے پھر رٹے رٹائے انداز میں ہنسنے لگتی ہے۔

نتاشہ: میں...... وہ...... ہاں Jesus سے...... گاڈ سے...... مدر میری سے...... humanity سے اور......

....

بات کاٹ کر

ثریا: میں "محبت" کی بات

"محبت" پر زور دیتے ہوئے نتاشہ پھر چونک کر اُسے دیکھتی ہے ثریا بھی اُسے دیکھتی ہے۔ دونوں کے درمیان خاموشی کا ایک لمبا وقفہ آتا ہے پھر ثریا دوبارہ کہتی ہے۔ مگر مدھم آواز میں		کر رہی ہوں
	ثریا:	میں "محبت" کی بات کر رہی ہوں
نظریں چُرا کر صحن کو دیکھتی ہے۔	نتاشہ:	نہیں
ہلکا سا مسکرا کر خود بھی صحن دیکھتی ہے۔	ثریا:	حیرت ہے۔
جیسے جتانے والے انداز میں	نتاشہ:	I'm a nun.
ہلکا سا مسکرا کر بے اختیار	ثریا:	So am I. ....
دونوں کے درمیان پھر خاموشی کا لمبا وقفہ آتا ہے پھر ثریا کہنا شروع		

ہوتی ہے صحن کے پودوں کو دیکھتے ہوئے	ثریا:	آج میں نے چرچ میں ونسٹن کو دیکھا۔
ثریا کو دیکھتے ہوئے	نتاشہ:	ونسٹن؟
ابھی بھی صحن کو دیکھتے ہوئے جیسے کسی ٹرانس میں بول رہی ہے۔	ثریا:	میرا فیانسی تھا...... nun بننے سے پہلے...... اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ آیا ہوا تھا......اُس نے مجھے اپنے بیوی بچوں سے ملوایا......25 سال کے بعد میں اُس سے ملی......اور چند لمحوں کے لئے مجھے ایسا لگا جیسے............ ....
	نتاشہ:	جیسے؟
ہلکی سی بھرائی آواز کے ساتھ	ثریا:	جیسے...... I'm a loser He has every thing...... ......Kids......wife...... good Job......home And I have just one...... thing......loneliness absolute loneliness
دونوں ایک دوسرے کو بہت دیر تک دیکھتی ہیں۔ دونوں کی آنکھوں		

میں نمی ہے...... چند لمحے خاموشی...... پھر ثریا بھرائی ہوئی آواز میں کہتی ہے

ثریا: انسان "ہوتے ہوئے" انسان "نہ بننے" کی کوشش بہت مشکل ہے...... بہت زیادہ ...... ونسٹن کو دیکھنے کے بعد یہاں کانونٹ واپس آنا بہت مشکل تھا...... بہت زیادہ مشکل......

نتاشہ: But you love Jesus, don't you?

ثریا: Yes I do. But ....I love Winston too.

نتاشہ اُسے دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 52

وقت : دن

جگہ : سکول

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

سارہ کلاس کے اندر جارہی ہے۔ نتاشہ اور ڈیوڈ دروازے کے پاس کھڑے اسے کلاس کے اندر جاتا دیکھ رہے ہیں پھر ڈیوڈ نتاشہ سے کہتا ہے۔

ڈیوڈ: آپ آج میرے گھر آسکتی ہیں؟...... آج سارہ کی برتھ ڈے ہے صرف میں اور سارہ ہی مل کر اسے سیلبریٹ کر رہے ہیں...... آپ کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں۔

کہتی ہے۔

نتاشہ: Sure...... میں ضرور آؤں گی۔

ڈیوڈ: اور...... میں آپ

سے ایک اور بہت اہم بات بھی کرنا چاہتا ہوں...... آپ آئیں گی تو پھر بات ہوگی......

گڈ بائے

یک دم دور سے کچھ ٹیچرز کو آتا دیکھ کر بات بدل دیتا ہے۔ اور کہتا ہوا جاتا ہے۔

نتاشہ: گڈ بائے

بے حد گھبرا کر کہتی ہے اور اسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 53

وقت	:	دن
جگہ	:	نتاشہ کا بیڈ روم
کردار	:	نتاشہ

....

نتاشہ بے حد نروس سی ہو کر اپنے کمرے میں آتی ہے اور ہاتھ میں پکڑا بیگ اور کتابیں رکھتی ہے۔ وہ کچھ دیر یوں کھڑی رہتی ہے جیسے اسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ اسے کیا کرنا ہے۔ پھر یک دم وہ اپنی وارڈ روب کی طرف جاتی ہے اور اس کے اندر موجود وہ رنگین لباس نکال کر دیکھتی ہے جو وہاں موجود واحد رنگین لباس ہے۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہتی ہے پھر اسے دوبارہ وہیں لٹکا دیتی ہے۔ پھر وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جاتی ہے اور سر پر لیا اسکارف اتار دیتی ہے کچھ دیر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اپنا عکس دیکھتی رہتی ہے۔

// Intercut //

منظر: 53

وقت : دن
جگہ : نتاشہ کا بیڈروم
کردار : نتاشہ

....

نتاشہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بے اختیار کہتی ہے۔

نتاشہ: ہاں

پھر چونک کر جیسے اردگرد کے ماحول کو دیکھتی ہے۔ اور کچھ پریشان نظر آتی ہے۔ پھر وہ یہیں کھڑے کھڑے سوچنے لگتی ہے۔

نتاشہ کی آواز: یہ میرے لیے لائف
ٹائم چانس ہے.......... میرے لیے ایک
موقع ہے کہ میں اس تنہائی کے کرب سے
نجات حاصل کرلوں
......ایک گھر بنالوں
......ایسا گھر جہاں پر
میرے ساتھ میرا شوہر
میرے بچے ہوں..........
صرف nuns اور Priests

منظر: 54

(خیال)

وقت : رات
جگہ : ڈیوڈ کا گھر
کردار : ڈیوڈ، نتاشہ

....

ڈیوڈ کا لاؤنج ڈیکوریٹڈ ہے بیلونز اور buntings کے ساتھ۔ نتاشہ ایک خوبصورت گرین لباس میں ڈیوڈ کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل کی کرسیوں پر بیٹھی ہے۔ ڈیوڈ اس سے بہت سنجیدگی سے کہہ رہا ہے۔

ڈیوڈ: میں جانتا ہوں یہ بات آپ کو بہت
بری لگے گی مگر میں دل کے ہاتھوں مجبور
ہوں نتاشہ.......... میں تم سے شادی کرنا
چاہتا ہوں.......... (نتاشہ یک دم شاکڈ نظر آرہی ہے۔)
میں چاہتا ہوں تم کانونٹ چھوڑ کر اس گھر میں
آجاؤ...... میں تم اور سارہ تینوں اکٹھے
بہت اچھی زندگی گزاریں گے...... کیا تمہیں
میرا پرپوزل قبول ہے؟

نتاشہ ابھی بھی شاکڈ ہے اور کچھ کہہ نہیں پا رہی۔

// Cut //

نہیں.......... میں جانتی
ہوں میری کیمونٹی مجھے
بہت ملامت کرے گی
......پھر بھی...... پھر بھی
......میری فیملی کو اب
میری ضرورت نہیں ہے
ان سب کی اپنی زندگیاں
اپنے گھر ہیں...... چند سال
بعد ان میں سے کسی کو یاد بھی نہیں رہے گا کہ
کبھی کوئی نتاشہ مجید تھی
جس نے ان کے لیے اپنی
پوری زندگی کو رہن رکھ دیا تھا.......... جس
کو کرسمس اور ایسٹر کے ایک
کارڈ اور سال میں ایک
آدھ بار کی جانے والی
کال کے علاوہ بھی کچھ اور
چاہیے.......... تھوڑی سی
محبت........، چند رشتے..........
اپنے اردگرد کے ہجوم میں چند
شناسا لوگ..........
میں جانتی ہوں یہ گناہ
ہے Jesus ...... مگر میں مجبور ہوں

وہ کہتے ہوئے اپنی انگلی میں پہنے ہوئے ویڈنگ بینڈ کو اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 55

وقت : دن
جگہ : بوتیک
کردار : نتاشہ

....

نتاشہ ایک بوتیک میں ایک گرین لباس دیکھ رہی ہے۔ پھر لباس کو لے کر پہننے کے لیے ایک کمرے میں چلی جاتی ہے۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ باہر نکلتی ہے تو گرین لباس میں ملبوس ہے۔ اس کا habit اب اس کے شولڈر بیگ میں ہے۔ وہ میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 56

وقت : دن

جگہ : ڈیوڈ کا گھر

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

....

دروازے پر بیل ہوتی ہے۔ ڈیوڈ دروازہ کھولتا ہے اور نتاشہ کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ وہ حیران سے زیادہ شاکڈ ہے۔ نتاشہ بے حد نروس اور کنفیوزڈ انداز میں مسکرا رہی ہے۔ ڈیوڈ کی سمجھ میں چند لمحوں تک کچھ نہیں آتا پھر وہ کہتا ہے۔

ڈیوڈ: میں نے آپ کو بالکل نہیں پہچانا.......... **You look so different.**

وہ کہتے ہوئے دروازے سے ہٹتا ہے۔ نتاشہ ایک گفٹ اور اپنا بیگ پکڑے اندر آ جاتی ہے۔ ڈیوڈ اس کے پیچھے چلتا ہوا عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہا ہے۔ سارہ دور سے بھاگتی ہوئی آتی ہے مگر نتاشہ کو دیکھ کر ٹھٹھک جاتی ہے یوں جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کرے۔

ڈیوڈ: سارہ بھی آپ کو دیکھ کر حیران ہو رہی ہے۔

گفٹ سارہ کی طرف بڑھاتے ہوئے۔ سارہ بڑے محتاط انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اس سے گفٹ لیتی ہے۔ تبھی ایک کمرے سے ایک لڑکی بولتے ہوئے باہر آتی ہے۔

نتاشہ: **Happy Birthday! Sarah** یہ میں آپ کے لیے لائی ہوں

نتاشہ کو ہیلو کہتے ہوئے ڈیوڈ سے کہتی ہے۔ نتاشہ چونک کر اسے دیکھ رہی ہے۔

صوفی: سسٹر نتاشہ آئی ہیں؟ ہیلو...... میں نے سوچا شاید سسٹر نتاشہ آئی ہیں...... ....ڈیوڈ مجھے بتا دینا جیسے ہی وہ آتی ہیں......

کچھ جھینپ کر کہتا ہے۔

ڈیوڈ: یہ سسٹر نتاشہ ہیں

صوفی کچھ شاک اور بے یقینی کے عالم میں نتاشہ کو دیکھتی ہے پھر مسکرانے کی کوشش کرتی ہے۔ ڈیوڈ نتاشہ سے صوفی کا تعارف کرواتا ہے۔

ڈیوڈ: یہ صوفی ہے.......... میری وائف..........

نتاشہ کے ہاتھ سے بے اختیار بیگ نیچے گرتا ہے۔ ڈیوڈ کچھ چونک کر بیگ اٹھاتا ہے اور نتاشہ کی طرف بڑھاتا ہے۔

نتاشہ شاکڈ انداز میں پلکیں جھکائے بغیر ڈیوڈ کو دیکھ

ڈیوڈ: میں نے اور صوفی نے کل ہی کورٹ میرج کی.......... میری فیملی اس شادی پر رضامند نہیں تھی مگر

رہی ہے۔ اس کے جسم میں لرزش ہے۔ تبھی صوفی آ گئے آ کر نتاشہ سے گلے ملتی ہے اور کہتی ہے

میں نے سوچا میں آپ کے ذریعے اپنے پیرنٹس کو سمجھاؤں گا............ وہ ایک نن کی بات رد نہیں کر سکتے............

صوفی: میں آپ کو دیکھ کر کنفیوز ہو گئی...... کیونکہ میں نے یہی سنا تھا کہ nuns ہمیشہ سفید لباس ہی پہنتی ہیں............ ڈیوڈ آپ کا بہت ذکر کرتے ہیں...... وہ کہتے ہیں آپ ان کی بیسٹ فرینڈ ہیں۔

مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے ......لڑکھڑاتی زبان میں بات کر رہی ہے۔

نتاشہ: ...... ہاں...... میں...... واقعی...... ڈیوڈ اور میں بہت...... بہت اچھے دوست ہیں...... nuns...... واقعی سفید لباس پہنتی ہیں...... میں سارہ کے لئے یہ لباس پہن کر آئی ہوں۔

صوفی اور ڈیوڈ ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہیں نتاشہ شکست خوردہ انداز میں سارہ کو دیکھتی ہے

سارہ: پر آپ مجھے وائٹ لباس میں زیادہ اچھی لگتی ہیں۔

ڈیوڈ: But you look really pretty. میں صوفی سے شادی نہ کر چکا ہوتا تو ابھی آپ کو پروپوز کر دیتا۔

صوفی اس بات پر قہقہہ لگاتی ہے۔

صوفی: ڈیوڈ کا سینس آف ہیومر بہت اچھا ہے۔ ....تم جو چاہے کرتے سسٹر نتاشہ کبھی تم سے شادی نہ کرتیں............ nuns شادی تو نہیں کرتیں۔

آنکھوں میں ہلکی نمی کر............ اسی طرح کہتے ہوئے

نتاشہ: You're right ......nuns شادی نہیں کرتیں............ میں............ مجھے دیر ہو رہی ہے............ بس یہ گفٹ دینا تھا............ باہر گاڑی میں سسٹرز

ڈیوڈ: میں آپ کو چھوڑنے آؤں

نتاشہ: نہیں............اس کی ضرورت نہیں............

صوفی: آپ ٹھہرتی تو ہمیں اچھا لگتا۔

نتاشہ: پھر کبھی سہی۔ ابھی مجھے "واپس" جانا ہے۔

کہتے ہوئے بہت تیزی سے باہر جاتی ہے۔

// Cut //